TIGHT BINDING BOOK

TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222341
UNIVERSAL
LIBRARY

۷۸۶

هو الوہاب

تخلقوا باخلاق اللہ

(مثنوی)

حمایت الاخلاق

(باجازت خاص)

بادشاہ دکن محی الملت والدین ناصر الاسلام والمسلمین یار وفادار سلطنت برطانیہ
ہز اگزالٹیڈ ہائنس نواب میر عثمان علیخان بہادر اَللّٰھُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ

(معنون و موسوم)

بنام نامی اسم گرامی شہزادہ فرخندہ فال بلند اقبال اعظم جاہ نواب میر حمایت علیخان بہادر
اَبْقَاہُ اللّٰہُ تَحْتَ ظِلِّ السُّلْطَانِ

(مصنفہ)

محمد عبدالوہاب عندلیب حیدرآبادی

اِس تصنیف کے صلہ میں پیشگاہ خسروی سے مصنف کو پچاس روپیہ ماہوار اور چار سو روپیہ نقد عطا ہوے اور الکھٹی دو ہزار ایکسو ستائیس جلدیں خرید فرمائی گئیں شُکْرًا لِلْاِحْسَانِہٖ
سرکار انگریزی نے بھی ازراہ قدردانی مدراس یونیورسٹی کے نصاب ایف اے میں اس کتاب کو شریک فرمایا۔ اور دربار عالیہ ریاست بھوپال نے اظہار تشکر کیا۔

باہتمام محمد عبدالعظیم قلندر

مطبع اعظم جاہی میں چھپی
حیدرآباد دکن

نمبر طبع (۴۰)

بار دوم دو ہزار | رجسٹر شدہ نمبر ۱۹ سنہ ۱۳۲۷ف | قیمت (عہ)

۳۱۲۹
۹۱۵۳۴۶

فہرست مضامین

نمبرشمار	مضمون	صفحہ	نمبرشمار	مضمون	صفحہ
۱	حمد	۱	۲۰	امانت	۶۵
۲	نعت	۳	۲۱	ایفائے عہد	۷۰
۳	مدح	۶	۲۲	خودداری	۷۳
۴	تمہید کتاب	۱۰	۲۳	غبطہ	۷۶
	فضائل			رذائل	
۵	طاعت واطاعت	۱۸	۲۴	تعصب	۷۷
۶	اطاعت والدین	۲۵	۲۵	کینہ	۸۲
۷	وقت	۲۸	۲۶	تمسخر	۸۴
۸	صبر واستقلال	۳۰	۲۷	ظلم	۸۶
۹	علو ہمت	۳۲	۲۸	سخن چینی وچغلخوری	۸۹
۱۰	آہستگی	۳۴	۲۹	غیبت	۹۳
۱۱	حلم	۳۶	۳۰	نفاق	۹۸
۱۲	تواضع وملنساری	۳۹	۳۱	نخوت وتعلی	۱۰۰
۱۳	انکسار	۴۱	۳۲	دکھاوا اور شہرت پسندی	۱۰۶
۱۴	کم گوئی	۴۵	۳۳	حرص وطمع	۱۱۰
۱۵	حیا	۴۷	۳۴	رشک وحسد	۱۱۴
۱۶	توکل	۵۱	۳۵	بہتان	۱۱۷
۱۷	قناعت	۵۵	۳۶	خوشامد	۱۱۹
۱۸	ایثار وکرم	۶۰	۳۷	بدگوئی	۱۲۱
۱۹	رحم	۶۴	۰	تمت	۰

Checked 1975

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ومولانا وشفیعنا وملاذنا وملجانا محمد بعدد کمال

حمد

یارب تری حمد کیا رقم ہو
جب لوح پہ سرنگوں قلم ہو

ذرہ ذرہ ہے تیرا مظہر
پتہ پتہ ہے تیرا دفتر

تجھ سے ہی نہال ہر شجر ہے
ہر شاخ تجھی سے بارور ہے

پتلی میں ہے صورتِ نظر تو
ہے نورِ نظر میں جلوہ گر تو

لذت ہے تجھی سے ہر ثمر میں
رونق ہے تجھی سے بحر و بر میں

کعبہ کا نہ عرش کا مکیں ہے
تو دل میں بشر کے جاگزیں ہے

پھولونمیں بسی ہی تیری خوشبو
بلبل کی زباں میں نغمہ زن تو

ہر آنکھ کو تیری جستجو ہے
ہر قلب کو تیری آرزو ہے

توہی بیکس کا ہے سہارا
بیچاروں کا ہے تجھی سے چارا

تو ہی اندھوں کا رہنما ہے — لنگڑے لولوں کا تو عصا ہے
تو سارے جہان کا ہی رزاق — محتاج ترا تمام آفاق
ہو مورِ ضعیف یا سلیماں — سب ہیں تری زیر بارِ احساں
سب کی روزی کا تو ہی ضامن — حیواں ہو آدمی ہو یا جن
ہے خلق پہ فیضِ عام تیرا — رزاق، کریم، نام تیرا
رحمت کا در کھلا ہوا ہے — بے مانگے خزانہ بٹ رہا ہے
خالق ہے جہان کا پاک ہی تو — رفعت دہِ مشتِ خاک ہی تو
تو مالکِ ملک لایزالی — دارائے ردائے بے مثالی
ہر گل میں نہاں ہے تیری صنعت — ہر شے میں عیاں ہے تیری حکمت
جتنے نیرنگ ہیں جہاں کے — پردوں میں زمین و آسماں کے
تیری صنعت کے ہیں کرشمے — تیری حکمت کے ہیں یہ چشمے
دیکھے جو چمن کے بیل بوٹے — آنکھوں نے مزے مزے سے لوٹے
پودوں کی یہ پُر بہار وردی — گویا اطلس ہے لاجوردی
ہر برگ و شگوفہ تر زباں ہے — تیری صنعت کا ترجماں ہے
جو چاہا وہ تو نے کر دکھایا — کُن سے کونین کو بنایا
مانا کہ بہت بلند ہے عقل — ادراک میں ارجمند ہے ؏
گو عقل نے لاکھ سر کھپایا — لیکن ترا بھید کچھ نہ پایا
خورشید سے تا بہ ذرہ ذرہ — سرگرم ثنا ہے روز مرہ
ہو ماہ، سما، سمک کہ ماہی — دیتے ہیں سبھی تری گواہی

پرتو جو پڑا ترے کرم کا — جگنو کا بھی نصیب چمکا
ہر سمت پہ وہی تیری ہستی — حاصل ہے تجھی کو چیرہ دستی
توفیق تری نہ ہو جو یاور — بندوں کا چلے نہ کام دم بھر
تیرے ہی کرم کا آسرا ہے — انسان ضعیف ورنہ کیا ہے
گر فضل ترا ہو شاملِ حال — جھک جھک کے کرے سلام اقبال
چمکے جو تری عطا کا خورشید — نکلے دل شب سے صبح امید
اُمڈے جو تری سخا کا بادل — گل سرو کو بید کو ملے پھل
سرسبز ہے مدعا تجھی سے — پاتی ہے اثر دعا تجھی سے

نعت

ساقی چشم کرم کا صدقہ — اپنے فیض اعم کا صدقہ
صدقہ رندان بے ریا کا — صدقہ پیران پارسا کا
قربان نگاہ مست بھر دے — ساغر میں مئے الست بھر دے
ساغر مرا قلب باصفا ہو — مے عشق رسولِ کبریا ہو
ہاں تہمت عقل و ہوش کب تک — اندازۂ نا و نوش کب تک
سودائے سر خمار تا چند — کیفیتِ انتظار تا چند
اے باعثِ شان مے پرستاں — جان و ایمان مے پرستاں
کوثر ترا سلسبیل تیری — تا حشر رہے سبیل تیری
ہو جائے نگاہِ لطف ادھر بھی — ٹھنڈا مرا دل بھی ہو جگر بھی

دے بھر خدا مجھے گلابی
کھو دے جو حجاب و بیحجابی

جو رنگ دوئی کو صاف دھو دے
فرق من و تو کو دل سے کھو دے

عالم یہ مرے سرور کا ہو
رنگ آتشِ تر میں نور کا ہو

محفل میں بندھے ہوائے قلقل
ہو صلِ علیٰ صدائے قلقل

پاس ادب و سر حیا ہو
توبہ کی شکست بے صدا ہو

ملحوظ ادب ہو ہر نظر سے
ساغر بھی یہاں چلے تو سر سے

نظریں پڑتی ہوں مجیبؐ کی
میں نعت پڑھوں حبیبؐ کی

اے صلِ علیٰ رسولِ اکرمؐ
وجہ تکوینِ جملہ عالمؐ

کس کا ذکر آگیا زباں پر
پہنچا ہے دماغ آسماں پر

اس نام پہ میری جان صدقے
کیا جان مری جہان صدقے

وہ دُرِّ یتیم بحرِ سرمد
وہ احمدؐ و حامدؐ و محمدؐ

وہ جلوہ گرِ مقامِ محمود
وہ فرعِ وجود و اصلِ مقصود

وہ مظہرِ ذاتِ پاک برحق
شکل انسان و نورِ مطلق

وہ کامل و اکمل و مکمل
سب کے بعد اور سب سے اول

پیغام خدا کا لانے والا
کونین کی آنکھ کا اجالا

آیا اکسیر ساتھ لایا
کھوٹے کو کیسا کھرا بنایا

نقشے سب شرک کے مٹائے
رستے توحید کے دکھائے

کی ظلمتِ کفر ایسی کافور
ہر سو نظر آیا نور ہی نور

سر جھک گیا کفر کے علم کا — اسلام کا آفتاب چمکا
چھائی تھی جو گرد شرک و بدعت — تھا قطرہ زن اسپہ ابر رحمت
آیا جو قدم حبیبِ حقؐ کا — نکلے کعبے سے لات و عزیٰ
عالم سے مٹی صنم پرستی — معدوم ہوئی بتوں کی ہستی
ناقوس بجا کے کوس رحلت — یکسر ہوئے بتکدوں سے رخصت
کثرت نے دکھائی شکلِ وحدت — بجنے لگی پنجگانہ نوبت
اٹھا وہ غلغلہ اذاں کا — گنبد گونج اٹھا آسماں کا
زردشتی زرد ہوگئے سب — آتشکدے سرد ہوگئے سب
اللہ ری سرزمین عرب کی — مولد جو بنی حبیبِ ربؐ کی
پہلے تھی پست تر سمک سے — باتیں کرنے لگی فلک سے
اس خسروِ دیں کے چار تھے یار — صادق عادل ولی حیادار

وہ رکن رکینِ دینِ یزداں
بوبکرؓ عمرؓ علیؓ و عثماںؓ

اس ماہ کے گرد چاروں اختر — تھے ایک ہی نور سے منور
شیوہ یارانِ باصفا کا — صدق و عدل و ولا حیا تھا
پروانۂ شمع مصطفےٰؐ تھے — دلدادۂ نورِ کبریا تھے
پابندِ طریقۂ شریعت — جاندادۂ قوم و ملک و ملت
بندے تسلیم کے رضا کے — محکوم تھے مرضیٔ خدا کے
حکمِ محکم کے دل سے محکوم — ان کے رتبے خدا کو معلوم

افضل بعد نبی تھے چاروں	جانِ اُمت یہی تھے چاروں
بے شبہ ہیں اُمہات امت	ازواج مطہرات حضرت
آل امجاد و عترت پاک	سُرمہ مرا اُنکے پاؤں کی خاک
صدقے ہوں حسینؓ پر حسنؓ پر	قربان ہوں دل سے پنجتن پر
کیونکر نہ تصدق اُنپہ ہو جاں	جنکی الفت ہو جزو ایماں

جب حب جناب فاطمہؓ ہو
ایمان پہ کیوں نہ خاتمہ ہو

مدح

اعلیحضرت قدر قدرت فلک رفعت ملک درجت خورشید سپہر سلطنت و کامرانی نیر اعظم جہانبانی و کشورستانی اختر برج عظمت و تاجداری گوہر درج حشمت و شہریاری رونق فزائے بزم سلاطین زمن مسند آرائے تاجداران مملکت دکن آصفجاہ سابع مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ نواب میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ جی۔ سی۔ ایس آئی ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی فرمانروائے اعلائے دولت آصفیہ دام اللہ اقبالہ و اجلالہ

ہاں بلبل فکر نغمہ زن ہو	شہرہ تیرا چمن چمن ہو

نغمہ وہ کہ گل کے دلنشیں ہو
غنچہ کی زباں پہ آفریں ہو

دلچسپ ترانہ اس قدر ہو
مرغ سدرہ کے دل میں گھر ہو

پیدا نہیں گو نظیر تیرا
خامہ تو ہے ہم صفیر تیرا

وہ خامہ زباں کو جس پہ ہو ناز
وہ خامہ روش ہو جسکی اعجاز

مضمون کہن ہوں جس سے تازہ
ہو چہرۂ نظم کا جو غازہ

وہ نظم سخن کی جس سے تزئیں
ہو جس پہ نثار نظم پرویں

وہ نظم جو حاصل سخن ہو
وہ نظم ہو شمع انجمن ہو

وہ نظم جو جان شاعری ہو
زیبندۂ شان شاعری ہو

وہ نظم دلوں میں جو سما جائے
لذت جسکی نہ عمر بھر جائے

وہ نظم کہ روشنی نگہ کی
وہ نظم ثنا ہو جس میں شہ کی

وہ شاہ جو آسماں حشم ہے
رشک دارا و خسرو و جم ہے

وہ شاہ جو معدن سخا ہے
وہ شاہ جو سایۂ خدا ہے

آصف لقب و نظام سابع
سیارۂ ہفت گانہ تابع

عثمان علی فیض گنجور
اعلیحضرت حضور پرنور

فرمانفرمائے ملک و کشور
فرمانبردار شرع انور

پابند شریعت محمد ﷺ
سرمایۂ نازش اب و جد

کشاف رموز نکتہ دانی
شاہنشہ کشور معانی

ہے نظم کا اب نظام اس سے
کیا ہو کوئی ہمکلام اس سے

پیکر ہے جو فن یہ جان فن ہے
سلطان قلمرو سخن ہے

خورشیدِ سپہر کامگاری
رونق دہِ تاجِ شہریاری

زیبِ اورنگ بادشاہی
صدرِ بزمِ جہاں پناہی

فیاض و کریم و بندہ پرور
دانا و فہیم و عدل گستر

تسخیر کنندۂ دل و جاں
ہے عہد کا اپنے یہ سلیماں

ابرِ گلزارِ آصفی ہے
یہ جانِ بہارِ آصفی ہے

دریائے کرم رواں ہوا ہے
سیراب اِس سے جہاں ہوا ہے

گلشن گلشن ہے نزہت اسکی
معدن معدن سخاوت اسکی

ملجائے جہاں ہے کنگ کوٹھی
ماوائے جہاں ہے کنگ کوٹھی

کہتا ہے زمانہ ہوکے دلشاد
آباد رہے یہ حیدرآباد

انصاف کے در کھلے ہوئے ہیں
ہر شام سحر کھلے ہوئے ہیں

بیداد کی مٹ گئی ہے بنیاد
آتی نہیں اب صدائے فریاد

پرسوز نہیں فغانِ بلبل
اب نغمے ہیں اور ساغرِ گل

دنیا سے مٹا ہے نام آزار
نرگس بھی نہیں چمن میں بیمار

کیا بات ہے آصفی عطا کی
آرام سے خلق ہے خدا کی

فتنہ ہے نہ شور ہے نہ غل ہے
آہنگ زمانہ صلحِ کل ہے

مومن، ترسا، یہود، کافر
آپس میں ہیں مثلِ شیر و شکر

ہے شاہ کو آرزو تو یہ ہے
گر کوئی ہے جستجو تو یہ ہے

پہنچے خلقِ خدا کو آرام
روشن رہے مثلِ صبح ہر شام

بجلی کے چراغ جل رہے ہیں
آرام سے لوگ چل رہے ہیں

سڑکیں بھی وسیع و دلکشا ہیں
سازش کا اثر نہیں دکن میں
اے داورِ حشر تا قیامت
شاداں ہو حصول مدعا سے
گلزار شہی بہار پر ہو

بازار ہیں سب جتنے خوشنا ہیں
کانٹا نہیں کوئی اس چمن میں
یہ شاہ یہ ملک یہ رعیت
سرسبز ہو رحمتِ خدا سے
صد مایۂ فرحتِ نظر ہو

شاداں فرحاں ہو آل اولاد
دشمن پامال دوستاں شاد

تمہید کتاب

مشہور ہیں حاسدانِ اسلام
رکھتے ہیں وہ دشمنی سے الزام

کرتے ہیں یہ حاسدانہ تقریر
پھیلا ہے یہ دیں بزورِ شمشیر

تاریخ میں رکھتے ہیں تو دخل
اتنا بھی نہیں کیا تامل

اسلام کا بانیِ مبانی
وہ ختمِ رُسل نبیِ امی

رکھتا تھا نہ پاس مال دنیا
لشکر تھا، نہ زر، نہ زورِ صلا

جب قوم نے دی بہت اذیت
دکھ درد سہے، سہی مصیبت

آفات وطن کا وہ مہاجر
راہِ حق میں ہوا مسافر

طائف میں گیا وہ نیک فرجام
پایا نہ وہاں بھی جب کچھ آرام

ڈالا یثرب میں اپنا ڈیرا
طیبہ نام اُس کا رکھ کے ٹھیرا

تھا بحرِ کرم جو موج در موج
داخل ہوئے لوگ فوج در فوج

اسکی صحبت میں تھی وہ تاثیر
کرلیتی تھی جو دلوں کی تسخیر

گرویدہ ہوئے کچھ ایسے انصار
سر دینے کو جان و دل سے تیار

آپس میں کئے معاملے بھی
دشمن سے کئے مقابلے بھی

تھم تھم کے پڑے ہیں تہلکوں میں — جم جم کے لڑے ہیں معرکوں میں
دشمن تھے نبی کے جتنے کفار — کیا کیا نہ رہے ہیں گرم پیکار
جتنے تھے قبیلے والے اظلم — کرنے لگے حملہ ہائے پیہم
لیکن وہ خدا کا نام لیوا — توحید کا جاں نثار و شیدا
دل میں نہ ہوا ذرا ہراساں — گو جنگ کا تھا نہ کچھ بھی ساماں
لیکر ہمراہ چند انصار — ہر دم تھا مدافعت پہ تیار
تاریخ میں واقعے ہیں لکھے — کی جنگ نبی نے کس طرح سے
ابطال کا تھا معارض احقاق — شمشیر کے تھے مقابل اخلاق
حضرت کے معین تھے جو انصار — تھے مومن و متقی و دیندار
ہر اک ان میں تھا فرد یکتا — میدان وفا کا مرد یکتا
وہ خوئے حسن وہ نیک سیرت — کرتی تھی اسیر دام الفت
اخلاق سے پیش آتے تھے یوں — دل ہوتے تھے کافروں کے مفتوں
ان کے وہ نعرہ ہائے تکبیر — کرلیتے تھے دلوں کو تسخیر
حقانیت کا ایسا تھا جوش — اڑ جاتے تھے کافروں کے سب ہوش
یوں نصرت حق ہوئی نمودار — مغلوب ہوئے تمام کفار
حقانیت سے دل پسیجا — باطل کو دکھایا حق نے نیچا
قبضے میں جو صرف ہوتی تلوار — کب ہوتا کوئی یوں مددگار
ہوتے ہجرت پہ کیوں وہ مجبور — ہوتے اپنے وطن سے کیوں دور
آغاز میں زور تھا نہ زر تھا — وہ دُرِّ یتیم بے پدر تھا

ہمراہ نہ فوج تھی نہ لشکر | قبضے میں نہ مال تھا نہ کچھ زر
توحید کا وعظ راہبر تھا | اسلام کا جوش ہی سپر تھا
اخلاق حسن کا یہ کرشمہ | قطرہ قطرہ تھا چشمہ چشمہ
کمزور تھی ابتدائے اسلام | لیکن تھا قوی غذائے اسلام
یوں دین ہدیٰ جہاں میں پھیلا | ہونے پایا رواں نہ میلا
اسلام کی وجہ شان و شوکت | قرآن کی ایک ایک آیت
اسلام کی ہے یہی صداقت | شمشیر کی بھی چلی نہ طاقت
تھے اہل کتاب صاحب تاج | تھا ظلم وستم کا ہر طرف راج
شمشیر کا زور تھا جہاں میں | بیداد کا شور تھا جہاں میں
اسلام ہوا جب انکے روشن | جھکنے لگی آپ انکی گردن
تلواریں ہوتی کچھ جو طاقت | ہوتی نہ دلوں کو حق سے الفت
باطل کی طرف تھا زور شمشیر | باطل کی ہر طرف تھی جہانگیر
بیدینی و شرک و بت پرستی | قتل و غارت زنا و مستی
القصہ یہ سب ذلیل رسمیں | جاری تھیں عرب تھا انکی بس میں
جب دین ہدیٰ ہوا نمودار | تابندہ ہوئے قلوب انصار
اخلاق کا اک نمونہ بنکر | کونین کو کر لیا مسخر
عزم بالجزم فوج و لشکر | فتح و نصرت تھی یار و یاور
دین حق کی معین و حامی | تھی بعد خدا کے نیکنامی
جب تک رہی بعد کو مسلماں | پابند اصول پاک قرآں

جب تک رہے دین حق پہ محکم — شیرازہ ہوا نہ ان کا برہم
ہر جا رہا ان کا بول بالا — دشمن کا مُنہ ہوا ہے کالا
کچھ ایسی ہوئی مدد خدا کی — دین و دنیا اُنھیں عطا کی
لیکن بدلی جب انکی حالت — پیدا ہوئی قوم میں ضلالت
اِسلام کے وہ ستودہ اخلاق — تسخیر ہوا تھا جن سے آفاق
ہونے لگے غیر اِن کے پابند — اِسلام سے سیکھ کر پند
معراج کمال پر ہیں وہ آج — ساری دنیا ہے انکی محتاج
لے لیکے اصول اہلِ اسلام — پایا یورپ نے اِسقدر نام
دیکھو قرآن کے اوامر — تمیسر ہوگی یہ بات ظاہر
اہل یورپ کی خوبیاں سب — قرآن کی آیتوں کا مطلب
لیکن وہ نہیں زبانسے قائل — دیکھے کوئی انکا چیر کر دِل
کہتے ہیں حسد سے ہوکے دلگیر — پھیلا ہے یہ دیں بزور شمشیر
غیروں نے اصول ہم سے لیکر — حاصل کئے ملک و دولت و زر
اسلام سے لیکے اچھے اخلاق — وہ تو دنیا میں ہوگئے طاق
لیکن ہم نے بھلا دیا سب — معنٔے مفہوم لفظ مطلب
ہے عادتِ پاک ربِ یکتا — حالت نہیں قوم کی بدلتا

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم (الرعد ع ۲) خدا (نعمت) کسی قوم کو خدا کیطرف سے) حاصل ہو جبتک وہ (قوم) اپنی ذاتی صلاحیت کو نہ بدلے خدا اس (نعمت) میں اسیطرح تغیر (و تبدل) نہیں کرتا ۱۲

جب تک کہ وہ خود نہ بدلے حالت — جاری ہے اسی پہ حق کی عادت
بدلا جب سے ہمارا احوال — ہاتھوں سے ہوئے ہم اپنے پامال
جاتی رہی سب ہماری شوکت — ہم ہوگئے خوار و بے بضاعت
فکر دنیا میں پڑ گئے ہم — کیسے بنکر بگڑ گئے ہم
جب دین کا کام بن نہ آیا — دنیا سے بھی کوئی پھل نہ پایا
اب بھی اگر اچھی عادتیں ہوں — بگڑی ہوئی یوں نہ حالتیں ہوں
پہلے جیسے تھے ہوں اگر ہم — پھر ہم ہوں وہی وہی ہو عالم
جب ہم میں وہی کمال ہوگا — دنیا میں وہی جلال ہوگا
عالم ہو جائیگا ہمارا — چمکیگا نصیب کا ستارا
دنیا پھر زر خرید ہو جائے — جو صبح ہو صبح عید ہو جائے
پھر اوج کمال پر ہو اقبال — اچھے ہوں اگر ہمارے اعمال
تعمیل اوامر و نواہی — آنے دیگی نہ پھر تباہی
جب امر خدا کو جان لینگے — جب حکم رسولؐ مان لینگے
جب جرم سے اجتناب ہوگا — خوف و خطر عذاب ہوگا
ہر امر پہ ہم عمل کریں جب — تعمیل ہو حسب خواہش رب
اخلاق حسن ہوں دل میں قائم — قرآن پہ جب عمل ہو دائم
ایمان قرآن پر جو لائیں — سیکھیں سمجھیں پڑھیں پڑھائیں
عادت جو بری ہو چھوڑ دیں ہم — اس عیب کا نام بھی نہ لیں ہم
جس کو اچھا کہا خدا نے — یا ہادی شرع مصطفےٰؐ نے

اس کو ہم جان و دل سے مانیں — احکام کو اسکے فرض جانیں
اخلاق نہ ہوں جو بد ہمارے — اپنی بگڑی عدو سنوارے
ہم سے راضی اگر ہے رب — اپنے ہیں زمین و آسمان سب
ناراض اگر ہے نہ مولا — پھر تو بن جائے دین و دنیا
اخلاق ہے اصل مذہب اپنا — خوشنود اسی سے ہی رب اپنا
اخلاق ہیں واقعی بڑی چیز — اخلاق ہیں بیگماں دلاویز
اچھے عادات اچھے اعمال — پیدا کرتے ہیں جاہ و اقبال
انسان ہے ایک بے بہا دُر — اخلاق سے اُسکو ہے تفاخر
انسان کو خُلق سے شرف ہے — یہ اک موتی ہے وہ صدف ہے
اوصاف حسن میں اس کے مقصود — جسمیں ہے رہ نجات موجود
اوصاف بشر کے جبکہ ہوں نیک — دلدادہ بنے پھر اُسکا ہر ایک
اس بات کی ہی بڑی ضرورت — ہم کو اسکی ہے سخت حاجت
اخلاق میں ہم ہوں پہلے کامل — پھر ہمکو عروج ہوگا حاصل

جو بات کہ بچپنے میں ہو یاد — قائم رہتی ہے اسکی بنیاد
کر لیتا ہے دل قبول تاثیر — دل میں ہو جاتی ہے وہ جاگیر
طفلی میں جو بات دل میں جائے — ممکن نہیں پھر مٹائے مٹ جائے
جو بات کہ دل میں مرتسم ہو — پھر اس کا اثر کبھی نہ کم ہو
بچپن ہی میں ہے یہ قابلیت — طفلی ہی میں ہے فقط یہ ندرت
ہے قابل قدر یہ زمانہ — دولت یہی ہے یہی خزانہ

جب ذہن میں جم گئی کوئی بات — اچھی ہو وہ کہ ہو بُری بات
نکلیگی نہ دل سے مرتے دم تک — چھوڑیگی نہ ساتھ وہ عدم تک
بچپن میں جو بات دلنشیں ہو — پتھر کی لکیر ہے سمجھ لو
رہتا ہے یہ بچپنے میں دل صاف — جسطرح کہ آئینہ ہو شفاف
آئینہ میں منعکس ہو جو شے — دیکھوگے بعینہ وہی ہے
شیشہ ہو مگر جو زنگ آلود — ہوجائیگا انعکاس مفقود
اکثر نادان باپ اور ماں — بچوں کے سبب سے ہیں پریشاں
بچپن میں جو تربیت نہیں کی — خوگر نہ ہوئی طبیعت اُن کی
نیکی جو انھیں نہیں سکھائی — پیدا ہوئی ان میں ہر برائی
ماں باپ پہ اسلئے ہے لازم — اولاد کے حق میں ہوں نہ ظالم
ہے ظلم اگر نہ تربیت ہو — ٹوکو جو خلاف مصلحت ہو
بچپن ہی سے ہو اٹھان ایسی — پہچان لیں جس سے قدر نیکی
نیکی کا خیال راہبر ہو — نیکی شمشیر ہو سپر ہو
بچپن میں تخم بود جائیں — تا بڑھ کے جہاں میں پھول پھل لائیں
ہوجائیں وہ دلنشیں جو دل میں — تا ساعتِ مرگ پھر نہ نکلیں
بچپن ہی میں آدمی بناؤ — اس عمر میں چاہے جو سکھاؤ
دشوار ہو پھر تو انکی اصلاح — مشکل ہے بہت مسن کی اصلاح
میں نے یہ کہی اصول کی بات — اسپر نہ چلے کوئی تو ہیہات
بڑھکر اولاد سے ہے کیا شے — ناداں ہے جو اس سے بیخبر ہے

نظمیں لکھی ہیں میں نے جو چند — ہے ان میں بیانِ خلق پابند
ہر خلق ہر ایک امر تادیب — ان میں منظوم ہے بہ ترتیب
جو کچھ کہ برا بھلا لکھا ہے — تاثیر ہو اسمیں یہ دعا ہے
بچوں کو اگر یہ یاد ہو جائے — ماں باپ کا دل بھی شاد ہو جائے
ہوں ذہن نشیں اصول اخلاق — کام آئیں ہمیشہ بنکے تریاق
سکہ نیکی کا بیٹھ جائے — دل سے نہ مٹے کبھی مٹائے
بچپن میں سکھائیں نیک اسلوب — کونلی ڈالی مُڑتی ہے خوب
سوکھی ڈالی خماؤ جھٹ سے — دو ٹکڑے ٹوٹ کر ہو جھٹ سے
نیکی کا خیال آئے جب سے — نقشہ یہ دل پہ نقش ہو جائے
لنگر اُٹھ جائے ہر بدی کا — جھنڈا اگر جائے راستی کا
بچے جس دم جوان ہو جائیں — اچھے اخلاق اپنے میں پائیں
سیکھو اخلاق پہلے بچو! — اقبال کا راز اسکو سمجھو
بتلاتے ہیں ہم جو کام اچھے — تم سیکھ لو انکو شوق دل سے
کرنے کے جو کام ہیں کرو تم — ممنوع امور سے ڈرو تم
اس ذکر سے فائدہ اٹھاؤ — دستور عمل اسے بناؤ
تم اس پہ عمل اگر کروگے — آفاق میں نیکنام ہوگے
پاؤگے نتیجہ نیک اس کا — حاصل تمہیں ہونگے دین و دنیا
دنیا میں بھی کامیاب ہوگے — عقبےٰ میں بہت ثواب لوگے

شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن
رمضان ۱۳۳۷ھ (بار دوم)

محمد عبدالوہاب عندلیب

طاعت و اطاعت

لوگو رب کی کرو عبادت — حاصل ہوگی تمہیں سعادت
جس نے بخشی تمہیں یہ ہستی — اور اگلے زمانیوالوں کو بھی
سب کا ہے وہی بنانے والا — ہے مارنے اور جلانے والا
جب دل سے کرو خدا کی طاعت — حاصل ہو تقوئے و طہارت
مشہور ہے یہ مثل کہ انساں — ہے بندۂ جود و لطف و احساں
تم پر جو کرے کوئی عنایت — دل سے کرتے ہو اسکی عظمت
ماں باپ ہوں یا ہو پیر اُستاد — یا حاکمِ وقت صاحبِ داد
یا دوست ہو کوئی یا مربّی — جسنے بچپن میں پرورش کی
ہو جاتے ہو تم غلام سب کے — پھر کیوں نہ ہو بندے اپنے رب کے
بندے ہو تو بندگی ہے لازم — احکام خدا کے ہو ملازم
جو طرز ہے اُسکی بندگی کی — حضرت نے سکھائی ہم نے سیکھی

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۵

لوگو اپنے پروردگار کی عبادت کرو جسنے تمکو اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں پیدا کیا عجب نہیں کہ تم پرہیزگار بنجاؤ

سمجھے ہر ایک دل سے مانے
فرمایا حبیب کبریا نے
کرتا ہوں میں جسطرح عبادت
یونہی کرو تم بھی اسکی طاعت
ہے آپ کا قول و فعل سنت
سنت کے خلاف ہو تو بدعت
سنت کی تلاش میں رہو تم
بدعت کا نام تک نہ لو تم
خود حق نے کیا ہے ہم سے ارشاد
لازم ہے کہ ہم رکھیں اسے یاد
جملہ اوصاف ہیں نبی میں
آسکتے نہیں ہیں جو کسی میں
کرتے رہو پیروی انہیں کی
ملجائیگی ہر طرح کی نیکی
اسلام کے ہونہار لڑکو!
ایمان کو اپنے تم سنبھالو
اعمال اچھے کیا کرو تم
تکلیف بھی ہو تو جھیل لو تم
دنیا کی نہیں ہے کچھ بھی عزت
عقبےٰ کی بڑی ہے شان و شوکت
دنیا کے لئے نہ دین کھونا
ورنہ ہو گا ہمیشہ رونا
اللہ نے کی وجود بخشی
عزت بخشی نمود بخشی
ممتاز کیا ہے نعمتوں سے
رہتے ہو مدام راحتوں سے
لازم ہے تمہیں بھی اسکی طاعت
ہو جسمیں ادائے شکر نعمت
ہے شکر سے ازدیاد نعمت
اور کفر سے ہوتی ہے ہلاکت
وہ ختم پیمبران مرسل
مخلوق ہوئے جو سب سے اول

سه صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ ۱۲- (ترجمہ) پورا شعر

سه لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ - (احزاب ۳۶) مسلمانو!
تمہارے لئے (پیروی کرنیکو) رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے - ۱۲

تھے مولتے نیاز میں آپ | پاؤں پہ ورم نماز میں آپ

لوگوں نے یہ عرض کی ادب سے | رتبہ میں ہیں آپ بڑھکے سب سے

پھر کیوں اتنی جفاکشی ہے | جس سے صحت بگڑ گئی ہے

حضرتؐ نے کہا بلطف احسان | بے شک مجھپر ہے فضل یزداں

جب مجھپہ ہے اسقدر عنایت | واجب ہے کروں زیادہ طاعت

کیونکر نہ بنوں میں عبد شاکر سہ | محروم ہے نعمتوں سے کافر

محبوب خدا کا جب یہ تھا حال | لازم ہے چلیں انھیں کی ہم چال

طاعت سے دلوں کو شاد رکھیں | اپنے منعم کو یاد رکھیں

جس سے ہو ہمارا بول بالا | حاصل ہو رضائے حق تعالیٰ

حضرتؐ کو ہوا خطاب رب سے | کہدو میرا یہ حکم سب سے

تم کو ہے اگر خدا سے الفت سہ | تم میری کیا کرو اطاعت

محبوب خدا کی پیروی سے | محبوب خدا کے تم بنوگے

قرآن میں یوں کہا خدا نے سہ | بندوں کی طرف خطاب کرکے

اللہ کی جو نشانیاں ہیں | جنمیں سب خوبیاں عیاں ہیں

سہ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ۱۲ ترجمہ پورا مصرع ۔

سہ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ۴۰) (اے پیغمبر اُن لوگوں سے) کہدو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ اللہ (بھی) تم کو دوست رکھے ۱۲

سہ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ (الحج ۲۶) جو شخص ان چیزوں کا ادب ملحوظ رکھے جو خدا سے نامزد ہیں تو یہ دلوں کی پرہیزگاری میں داخل ہے ۱۲

اُن کی تعظیم جو کرے گا　　حاصل ہو گا دلو میں تقویٰ
کیا کیا ہیں نشانیاں خدا کی　　جنمیں ہے صفت عیاں خدا کی
جیسے کہ تمام انبیاء ہیں　　جنکے سردار مصطفےٰ ہیں
اور جملہ صحائف سماوی　　جنمیں قرآں ہے سب سے عالی
لوحِ محفوظ کا نمونہ　　قرآن کو بے وضو نہ چھونا
علم و عرفان سے ہے لبریز　　قرآن شریف ہے بڑی چیز
ایمان ایقان کو بڑھاؤ　　تعظیم کرو پڑھو پڑھاؤ
تعمیر خلیل ابن آذر　　اللہ کی قسم خدا کا ہے گھر
تعظیم اس کی بھی دل سے کرنا　　ہاں سوچ سمجھ کے پاؤں دھرنا
عظمت کے نہ کچھ خلاف کرنا　　صدقے ہونا طواف کرنا
تم بول و براز کو جو بیٹھو　　قبلہ کو نہ پیٹھ ہو نہ رُخ ہو
ذرہ ذرہ ہے رو کش ماہ　　چپہ چپہ شعائر اللہ
مروہ ہو صفا ہو یا ہو مشعر　　عظمت ہر اک کی ہے مقرر
قربانی جو مکہ بھیجی جائے　　وہ بھی ہے شعائر خدا سے
وہ دُرِ یتیم کا دفینہ　　کعبے کا بھی کعبہ وہ مدینہ
توقیر جہاں کی ہے حضوری　　تعظیم اُسکی بھی ہے ضروری
ہیں اسکے سوا بھی جو معابد　　بیت الاقصیٰ ہو یا مساجد
جتنے کہ خدا کے اولیاء ہیں　　وہ سارے شعائر خدا ہیں
جتنی ہیں مذہبی کتابیں　　تفسیر ہو یا حدیث انمیں

یا فقہ کے نہیں ہوں مسائل — توحید خدا کے ہوں دلائل
یا سیرت اولیا بیاں ہو — یا سنت انبیا عیاں ہو
عزت کی نظر سے سب کو دیکھو — عظمت کی نظر سے سبکو دیکھو
تاج اپنے سروں کا تم بناؤ — اور پاؤں نہ اسطرف بڑھاؤ
واجب ہے ان سبھوں کا اکرام — یہ سارے تعبدی ہیں احکام
جس دل کو دیا خدا نے تقویٰ — پابند رہیگا وہ ادب کا
اصحاب نبی سے سیکھو تعظیم — کرتے تھے نبی کی کیسی تکریم
حضرت کے حضور میں اصحاب — رہتے تھے سرنگوں بہ آداب
جنبش کرتے نہیں تھے اصلا — گویا بیٹھی ہے سر پہ چڑیا
چلا کے کبھی نہ بولتے تھے — ہیبت سے زباں نہ کھولتے تھے
حضرت نے کیا ہی ہے یہ ارشاد — لڑکو ہر دم اسے رکھو یاد
چھوٹوں پہ جو کرے نہ شفقت — اور اپنے بڑوں کی دلسے عظمت

ع كَاَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ ۱۲ ترجمہ پورا مصرع۔

سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ. ترمذی

جناب ابن عباس کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا وقر نہ کرے وہ ہمارے طریقے پر نہیں اور (اسی طرح) جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے وہ بھی ہمارے طریقے پر نہیں ۱۲

تو اُس کو حقیقت جاننا تم — مومن ہرگز نہ ماننا تم
حضرت نے ادب ہمیں سکھایا — ورنہ نہ ملتی اپنی کایا
فرماتے ہیں یوں رسول اکرمؐ — رحمت ہو خدا کی اُنپہ ہر دم
بھیجا[1] گیا میں اسی غرض سے — نیکی کے بتاؤں سب طریقے
اخلاق تمہارے نیک کر دوں — نورِ عرفاں سے دل کو بھر دوں
اے فرد فرید برگزیدہ — مثل تو نہ دید ہیچ دیدہ
جسم آداب ہے شریعت — جان اخلاق ہے طریقت
فرمایا حبیب کبریا[2] نے — ماں باپ ہمارے اُنپہ صدقے
جنت مخفی ہے طاعتوں میں — دوزخ ہو نہاں ہی شہوتوں میں
طاعت ہے عبادت الٰہی — شہوت میں ہے نفس کی تباہی
قرآں میں یہ ہے خدا کا ارشاد — بندوں کو کیا ہے اسطرح شاد
جس[3] شخص نے نفس کو کیا پاک — ہر خواہش بد پہ ڈالدی خاک

[1] بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ ۱۲ (ترجمہ) دو شعر

[2] حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ ۱۲ (ترجمہ) پورا شعر

[3] قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (الشمس ۲۶) جس نے اپنی روح کو (شرک اور بداخلاقی کی گندگی سے) پاک کیا (وہ) ضرور اپنی مراد کو پہنچا۔ اور جس نے اس کو دبایا (وہ) ضرور گھاٹے میں رہا۔ ۱۲ (دبا دینے سے مُراد یہ ہے کہ اسکے عیوب کی اصلاح تو نہیں کی بلکہ اُس گندگی پہ خاک ڈالدی تاکہ اُسکی فضیحت ظاہر نہ ہو)

بے شک وہ ہو خدا کا پیارا — عقبیٰ میں مراد کو وہ پہنچا
اور جسنے کیا خلافِ مولا — ہوکر رہا خواہشوں کا بندا
جسنے بیج اسطرح کا بویا — دنیا پائی تو دیں کھویا
ناکام رہیگا عاقبت میں — پھل پائیگا کچھ نہ آخرت میں
پچھتائیگا اپنا سر دُھنیگا — دوزخ کی وعید وہ سنیگا
لڑکو! تم بھی یہ یاد رکھو — دل طاعتِ حق سے شاد رکھو
عصیاں کیطرف کبھی نہ جانا — طاعت ہی میں اپنا دل لگانا
ناٹک کا مذاق، ناچ اور رنگ — بدکاری و فحش کا ہر اک ڈھنگ
چوسر، شطرنج، نرد بازی — بدعہدی و فسق و حیلہ سازی
آوارہ و بے شعور لڑکے — خوش ہوتے ہیں [illegible] لڑ جھگڑ کے
نفس بد کا ہے یہ تقاضا — اِن سب سے بچنا ہے [illegible]
طاعت کے امور بھی بتادوں — انکی تفصیل بھی سنادوں
مسجد میں پنجگانہ طاعت — ہر وقت ہو باخلوصِ نیت
قرآں کی تلاوت و وظائف — تفسیر و حدیث کے لطائف
اوراد، درود اور دلائل — اور وعظ شریف کے محافل
تحصیل علوم میں ہو شاغل — تکمیل نفوس میں رہے دِل
تدبیر معاش و خانہ داری — بیوہ، بیکس کی غمگساری
اللہ کی یاد صدقِ دل سے — اور چھوٹنا قید آب و گل سے
مُرشد، ماں باپ اور اُستاد — رکھنا خدمت سے سب کا دل شاد

سلطان کی چاہیئے اطاعت ‌ ‌ ‌ رہ جائے نہ تم سے حقِ خدمت
اولاد و تلامذہ کی تعلیم ‌ ‌ ‌ پیروں کی مشایخوں کی تعظیم
تعمیل حدیث مصطفےٰ کی ‌ ‌ ‌ تعظیم ائمہ ہدے کی
سنت کے خلاف کچھ نہ کرنا ‌ ‌ ‌ بدعت پر کان تک نہ دھرنا

اطاعتِ والدین

اے قوم کے ہونہار لڑکو! ‌ ‌ ‌ باتیں بچپن کی اپنی سُن لو
رکھتے تھے نہ کچھ بھی تم لیاقت ‌ ‌ ‌ تھی نام کو بھی نہ کوئی طاقت
بستر پہ پڑے بلکتے تھے تم ‌ ‌ ‌ کروٹ بھی بدل نہ سکتے تھے تم
حاجت ہر وقت تھی مدد کی ‌ ‌ ‌ مطلق تھی سمجھ نہ نیک و بد کی
دیتے تھے نہ ہاتھ پاؤں یاری ‌ ‌ ‌ چلنے پھرنے سے تم تھے عاری
تھی ایسی تمہاری حالتِ زار ‌ ‌ ‌ مکھی کا اڑانا بھی تھا دشوار
ہر طرح سے جبکہ تم تھے لاچار ‌ ‌ ‌ ماں باپ ہی تھے تمہارے غمخوار
بیحد رنجوریاں تھیں تم کو ‌ ‌ ‌ لاکھوں مجبوریاں تھیں تمکو
کچھ بول نہ سکتے تھے زباں سے ‌ ‌ ‌ واقف نہ تھے سود و زیاں سے
تھا فضلِ خدائے پاک تم پر ‌ ‌ ‌ ماں باپ تھے سر پہ سایہ گستر
ماں باپ کا گر نہ ہوتا سایا ‌ ‌ ‌ زندہ رہنا محال ہوتا
چھوٹے سے بڑا کیا ہے کس نے ‌ ‌ ‌ رتبہ یہ تمہیں دیا ہے کس نے

کس نے سمجھا عزیز تمکو — جب کچھ بھی نہ تھی تمیز تمکو
تم قطرہ سے دُرِ بے بہا ہو — سوچو تو ذرہ کہ کیا سے کیا ہو
مانباپ کو رات دن ستایا — خود سوتے رہے انہیں جگایا
اب نام خدا بڑے ہوئے ہو — مانباپ کے حق کو اب تو سمجھو
کرنی مانباپ کی اطاعت — بے شک ہے داخلِ عبادت
جبتک مانباپ کا یہ دم ہے — جتنی عزت کرو وہ کم ہے
لازم ہے اُن کی دستگیری — تم ہو اُن کے عصائے پیری
جو قدر کرے وہ جنتی ہے — ناشکر جو ہو وہ لعنتی ہے
مانباپ کی گر کروگے عزت — تم پر ہوگی خدا کی رحمت

ـــه وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا (احقاف ۲۶) اور ہم نے انسان کو اپنے مانباپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے کہ مشکل سے اس کی ماں نے اسکو پیٹ میں رکھا اور مشکل ہی سے اسکو جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور اس کے دودھ کا چھوٹنا تیس مہینے (میں تمام ہوتا ہے)

ـــه عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ قَالَ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (صحیحین) حضرت ابن مسعود کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ خدا کو کونسا عمل بہت پسندیدہ ہے فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے کہا پھر کونسا عمل، فرمایا مانباپ سے سلوک کرنا میں نے کہا پھر کونسا، فرمایا۔ راہِ خدا میں جہاد کرنا۔

ماں باپ جو سامنے ہوں موجود — نیچی ہو نگاہ شرم آلود
کچھ پوچھیں بھی تو مسکرا کر — جب بات کرو تو سر جھکا کر
پہلوئے ادب نہ جانے پائے — شوخی کا نہ رنگ آنے پائے
ذی عقل ہو ذی شعور ہر چند — آخر ماں باپ کے ہو فرزند
ہر چند ہے باپ ماں سے اول — لیکن ماں باپ سے ہے افضل
ارشاد رسول کبریا ہے — جنت ماؤں کے زیر پا ہے
رکھو گے جو والدین کو شاد — چاہے گی تمہیں تمہاری اولاد
ثمرہ اس کا یہیں ملے گا — گل نخل مراد کا کھلے گا

لہ فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ (بنی اسرائیل ع ۳۰۶) اُن کے آگے ہوں بھی نہ کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور اُن سے کچھ کہنا (ہو تو) ادب کے ساتھ کہنا اور محبت سے خاکساری کا پہلو اُنکے آگے جھکائے رکھنا۔

عہ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ (ترمذی) بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں کس کے ساتھ سلوک کروں۔ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا پھر کسکے ساتھ فرمایا ماں کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا پھر کس کے ساتھ۔ فرمایا ماں کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا پھر کسکے ساتھ فرمایا اپنے باپ کیساتھ۔ پھر جو زیادہ قریب ہو اسکے ساتھ سلوک کرو۔ هَلُمَّ جَرًّا۔

سہ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ أُمَّهَاتِكُمْ۔ ترجمہ پورا مصرع۔

سوچو سوچو تم اپنے ہی آپ
ماں ماں ہے اور باپ ہے باپ

ان دونوں کا ہے دم غنیمت
ماں باپ ہیں بہترین نعمت

پل پل کی خبر تم مناؤ
یہ وہ نہیں جنکو کھو کے پاؤ

ماں باپ کا دل دکھانیوالے
دوزخ کی آگ کے حوالے

ماں باپ کا دل رکھے جو خورسند
دختر ہے وہی وہی ہے فرزند

وقت

اے باغ جہاں کے نونہالو
بیکار نہ اپنا وقت ٹالو

ہے وقت تمہارا بیش قیمت
تم وقت کو جان لو غنیمت

جو کچھ کرنا ہے آج کر لو
کرنا ہے جو کام کل آج کر لو

جس نے بیکار وقت کھویا
ادبار کا بیج اس نے بویا

گھاٹے میں پڑا رہا ہمیشہ
اور رنج و الم سہا ہمیشہ

تم دل سے کرو جو وقت کی قدر
پھر تم سے کرے نہ ہمسری بدر

تم وقت کے قدرداں اگر ہو
اقبال تمہارا راہبر ہو

بنجائیں تمہارے کام سارے
مقصد بر آئیں سب تمہارے

اک مصلح قوم کا ہے ارشاد
کیا بات کہی ہے قابلِ داد

بازار جہاں میں اے عزیزو
سب کچھ ملتا ہے تم جو چاہو

اچھا بھی ملیگا یاں برا بھی
کھوٹا بھی ملیگا اور کھرا بھی

بدلہ ہر شے کا کام زیادہ
ملتا ہے کرو جو استفادہ

ہو سکتی نہیں مگر ذرا بھی — گزرے ہوئے وقت کی تلافی
گذرا جو وقت پھر نہ آیا — صد حیف اگر عبث گنوایا
ہے اس کے گزرنے میں وہ تعجیل — ملتی نہیں جسکی کوئی تمثیل
بادل بجلی ہوا کہ پانی — ان میں ایسی کہاں روانی
ہے جھٹ سے کہاں جو تار برقی — غربی تھا ابھی ابھی ہے شرقی
چلتا ہے اسطرح دبے پاؤں — غائب جیسے ہو شام کی چھاؤں
دن ہوگیا ختم رات آئی — ساعت جو گئی نہ ہاتھ آئی
جب رات گزر گئی دن آیا — کل کو نہ کسی نے آج پایا
دن رات کی ہے یہی الٹ پھیر — آنے جانے میں کچھ نہیں دیر
رکتے ہیں رکے نہ جو کہ دم بھر — پھر اسکو فضول کھوئیں کیونکر
ہے عمر کو کم جو کرنے والا — وہ وقت ہی ہے گذرنیوالا
ہر ایک گھڑی ہے جانیوالی — ہرگز نہ گنواؤ اس کو خالی
روشن کرنا ہے نام تم کو — کرنے ہیں بہت سے کام تم کو
کرلو چستی سے کام پورا — غفلت میں نہ چھوڑنا ادھورا
اے قوم کے پیارے ہونہارو — بیکار نہ وقت کو گزارو
گذرے گر کام میں نہیں غم — ورنہ ہے محل غم ہر اک دم
ہو جانے نہ وقت کی تباہی — ہمت دے ہم کو یا الٰہی
یارب قدیر تو ہے دانا — بیکاری سے وقت کو بچانا
توفیق ایسی ہمیں عطا کر — بیکار کبھی رہیں نہ دم بھر

یا صبح کا یا ہو شام کا وقت | ہو وقت کا کام کام کا وقت

صبر و استقلال

اے قوم کے ہونہار پودو! | ہونا جو نہال چاہتے ہو
ثابت قدمی سے کام لو تم | بے صبری کا نہ نام لو تم
جم جاؤ گے مستقل جو ہو کر | بگڑی بنجائے گی مقرر
مردوں کی کھلی ہوئی کرامت | استقلال اور استقامت
ہر وقت قدم نہ ڈگمگائے | دل میں اصلا نہ خوف آئے
جس دل میں ثبات کی کمی ہے | اسکے کاموں میں برہمی ہے
انسان کو چاہیئے کہ پیہم | کرتا رہے قصد کو مصمم
جس دل کا ضعیف ہو ارادہ | جو لیت و لعل کرے زیادہ
اس سے کوئی کام ہو سکے کیا؟ | وہ تخم عمل کا بو سکے کیا؟
جس میں نہ ہو مستقل مزاجی | وہ ہے پر کاہ اور آندھی
ہو کام کے وقت جسکا منہ فق | کب اس سے ادا ہو کام کا حق
مشکور نہیں ہے سعی اسکی | ہر کام میں اسکے ہے خرابی
جس کام کا حق نہ ہو گا پورا | بے شک رہ جائیگا ادھورا
میدان میں دکھاؤ استقامت | مشکل میں رہو گے تم سلامت

ــه اَلاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ - استقامت کا درجہ کرامت سے بڑھا ہوا ہے -

بزدل ہے جو مستقل نہیں ہے — ڈرتا ہے جو دل وہ دل نہیں ہے
پڑجائے اگر کوئی مصیبت — آئے کوئی ناگہاں جو آفت
ہو جاؤ نہ مضطرب خدارا — ڈھونڈو اللہ کا سہارا
جانے نہ دو ہاتھ سے متانت — قائم رکھو سب میں اپنی وقعت
ہو جائے جو اضطراب پیدا — چہرے سے ہو خوف گر ہویدا
بزدل کہنے لگینگے سب لوگ — تشنیع کرینگے بے ادب لوگ
تم اپنا قرار دو یہ پیشہ — تم صبر سے کام لو ہمیشہ
جیسی پڑجائے جھیل لو تم — ہو جاؤ نہ اضطراب میں گم
ثابت قدمی رہی نہ جب سے — پیچھے ہم ہو گئے ہیں سب سے
یارب دے ہم کو استقامت — پیدا کر قوم میں شجاعت
قوت ادراک کی عطا کر — بھر دے ہمت دلوں کے اندر
ہر اچھی صفت کے ہم ہوں حاکم — نصرت ہو قوم کی ملازم
جس سمت اٹھے قدم ہمارا — چمکے تقدیر کا ستارا
جس کام میں ہاتھ ڈالدیں ہم — پورا کردیں اسے مصمم
گر قصد ہو یہ فلک پہ چڑھیے — ہمت کیجے اور آگے بڑھیے
توفیق وہ دے ہمیں الٰہی — کھودے جو قوم کی تباہی
افسوس نہیں ثبات ہم میں — ہمت کی کوئی بات ہم میں

؎ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ (انفال ۴۶) اور صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنیوالوں کا ساتھی ہے

پہلے تو عطا کر استقامت — پھر دل میں ہماری دے وہ قوت

ہر شخص ہو دین کا سپاہی — ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا الٰہی

کھویا پہلے ثبات ہم نے — پھر صبر پہ ماری لات ہم نے

مردہ کہتے ہیں غیر ہم کو — شرماتے ہیں اہل دیں ہم کو

تو دیکھ رہا ہے سب الٰہی — اسلام کی آجکل تباہی

جاتی رہی ہم سے استقامت — ہیں اسلئے مورد ملامت

ہم کرتے ہیں آج جو ارادہ — کل ہوتا ہے زیر پا فتادہ

بس صبر و ثبات کی کمی ہے — اِس سے ہر بات کی کمی ہے

عُلُوِّ ہمّت

اِنساں کی ہو گر بلند ہمت — بڑھ جاتی ہے اسکی شان و شوکت

ہمت سے تم جو کام لوگے — ہر امر میں کامیاب ہوگے

ہمت اپنی بلند رکھنا — نیت بھی بے گزند رکھنا

رکھی جس نے بلند ہمت — تلخی میں ملی ہے اسکو لذت

کیسی تھی پیمبروں کی ہمت — دنیا میں اٹھائی کتنی زحمت

لیکن رہی اپنے کام کی دُھن — وہ نیک تھی انکے نیک تھے گُن

ہمت اپنی کبھی نہ ہاری — حق سے رکھی امیدواری

ﮯ الٰہی! ہم کو ثابت قدم رکھ ۱۲

مقبول صدا تھے کام اُنکے
مشہور جہاں میں نام اُنکے

مُنہ موڑتے تھے نہ آفتوں سے
گھبراتے نہ تھے مصیبتوں سے

عالی ہمت علو ہمت
جانِ نصرت ہی شانِ نصرت

پھر کیوں نہ وہ کامیاب ہوتے
عقبیٰ میں نہ کیوں مثاب ہوتے

ہمت سے ہے اعتبار انساں
ہمت سے ہی اقتدار انساں

جسکی ہمت بلند ہوگی
عزت اُسکی دوچند ہوگی

ہمت سے دکھاؤ اپنے جوہر
کشتی کا اٹھاؤ اپنے لنگر

ہمت سے ذرا قدم بڑھاؤ
ہو مرد تو معرکہ میں آؤ

انساں جو ہو طالبِ تفوق
ہے اُس کو کمال سے تعلق

یہ فکر کہ ہم کریں ترقی
بے شک ہے دلیل برتری کی

انسان کو چاہیئے کہ ہم
تحصیل کمال کا بھرے دم

ہے خواہش سروری مبارک
ہمت کی ہو برتری مبارک

کوشش ہو کہ ہم ہوں سب سے فائق
سب سے بڑھکر ہمیں ہوں لائق

محمود ہے خواہش تفوق
لیکن نہ ہو عجب اور تملق

اکثر دیکھا گیا ہے ایسا
ہو جاتا ہے اس سے عجب پیدا

بڑھنے کی ہے تم میں گر عزیمت
سمجھو اس وصف کو غنیمت

لیکن تم میں غرور پیدا
بڑھنے کی ہوس میں ہو نہ اصلا

ہمت جیسی بڑھائے عزت
ویسے ہی غرور سے ہو ذلت

آہستگی

ہر کام ہو سونچکر سمجھ کر	تعجیل میں ہے زیاں سراسر
جلدی میں خرابیوں کا ہے ڈر	ہر کام کا وقت ہے مقرر
زیبا نہیں تم کو جلد بازی	پہلے ہی سے کر لو چارہ سازی
لیکن جلدی میں جب کوئی کام	اپنی غلطی سے پائے انجام
بے شک وہ ناتمام ہوگا	بے سود و تباہ و خام ہوگا
آہستگی ہے لذیذ میوہ	آہستگی ہے خدا کا شیوہ
جلدی شیطان کی ہے عادت	اس سے ہوتا ہے کام غارت
عجلت سے جو کام تم کروگے	اکثر ناکامیاب ہوگے
جب کام نہ ہوگا حسب خواہش	ظاہر ہے کہ تم کو ہوگی کاہش
پھر اسکی ہے ایسی کیا ضرورت	آخر کیوں مول لو خجالت
پہلے لازم ہے سونچ لینا	پھر چاہیئے اس میں دخل دینا

ے عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ (ترمذی) سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاموں میں آہستگی اختیار کرنا خدا کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان کی طرف سے ہے۔ ۱۲

ہوتا ہے غضب میں جبکہ انساں | قائم نہیں رہتے اسکے اوساں
اکثر وہ فرط خود سری سے | اور زعم و خیال برتری سے
جلدی میں بگاڑتا ہے ہر کام | ہوتا ہے خراب جس کا انجام
نصرت حاصل کبھی نہ ہوگی | جب تک آہستگی نہ ہوگی
ہو جاتے ہیں کام کے شرائط | اکثر جلدی میں حذف و ساقط
جلدی سے ہے بُری نماز بھی | ہے گرچہ نماز سب سے اچھی
باقی رہتی نہیں ہے تعدیل | زیبا نہیں آدمی کو تعجیل
آہستہ پڑھو پڑھو جو قرآں | قرآن میں صاف ہی یہ فرماں
ترتیل کی خاص وحی آئی | پڑھنے کی روش یہی بتائی
چھ دن میں کئے خدا نے پیدا | عالم کے تمام پست و بالا
اتنے دن جو ہوئے مقرر | اسمیں کچھ تو ہے راز مضمر
وہ تو ہے بڑی ہی شان والا | اس کا ہر کام ہے نرالا
کچھ عجز کی اس میں بو نہیں ہے | سستی کی اس میں خو نہیں ہے
اِک لحظہ میں کیا بنا نہ سکتا | یہ نقشہ زمین و آسماں کا

عہ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (مزمل ع۱) اور قرآن کو خوب ٹھیرا ٹھیرا کر پڑھا کرو - ۱۲

ہے اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ (السجدہ ع۱) اور اللہ ہی وہ (قادر مطلق) ہے جس نے چھ دن میں آسمان و زمین اور ان چیزوں کو پیدا کیا جو آسمان و زمین کے بیچ میں ہیں ۱۲

سہ اِنَّمَا اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ (ختم یسین شریف) اسکی تو شان ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس وہ اس سے (اتنا ہی) فرما دیتا ہے کہ ہو وہ ہو جاتی ہے - ۱۲

گیا ساتھ ہی اسکے چاہنے کے — پیدا ارض و سما نہ ہوتے
تعلیم آہستگی کی یوں دی — ترکیب بتائی یوں عمل کی
تعلیم تھی ہم کو صرف مقصود — ہم بندے ہیں اسکے وہ ہے معبود
سبحان اللہ وہ ہے خالق — سب حمد و ثنا ہے اسکے لائق

حِلم

گر چاہتے ہو خدا کی رحمت — رحمت کی ہے گر تمہیں ضرورت
خوشنودی رب اگر ہے منظور — تم اپنا قرار دو یہ دستور
غصہ شربت کی طرح پی لو — خاموش رہو لبوں کو سی لو
غصہ میں برا بھلا نہ کہدو — منہ میں جو آگیا نہ کہدو
وہ شخص نہیں دلیر ہرگز — جو غصہ کے ہاتھ سے ہو عاجز

عن ابنِ عُمَرَ قالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ جُرْعَۃِ غَیْظٍ یَکْظِمُھَا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ (مشکوٰۃ) ابن عمر کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص نے غصہ کے گھونٹ سے جسے وہ صرف خدا کی خوشنودی اور رضامندی کیلئے پیتا ہے بہتر و افضل کوئی چیز نہیں پی ۔۱۲

عن اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ مَنْ یَّمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ (صحیحین) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے کہ جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے

لیکن وہی مرد ہے بہادر — دریائے شرف کا بے بہا دُر
جو نفس پہ اپنے جبر کرکے — سختی پہ کسی کی صبر کرکے
بیہودہ و بدسخن نہ بولے — غصہ میں کبھی زباں نہ کھولے
قرآن میں حق نے لکھ دیا وصف — مذکور ہے کظمِ غیظ کا وصف
غصہ میں جو فرطِ بیخودی سے — بیہودہ کلام منہ سے بکدے
اس نے اپنا ہی کچھ بگاڑا — خود نخلِ مراد کو اکھاڑا
لیکن جو حلم کا ہے عادی — جس میں نہیں کچھ بھی کج نہادی
جس شخص نے آپ کو سنبھالا — غصے میں نہ حرفِ بد نکالا
مالک ہو جو نفس کا غضب میں — راضی جو رہے رضائے رب میں
اس شخص پہ رحمتِ خدا ہے — جنت اس حلم کی جزا ہے
خوشنودی کبریا ہے حاصل — رحمت ہوتی ہے اسپہ نازل
بیزار ہوں اپنے اور پرائے — اتنا غصہ نہ تم کو آئے

عـہ وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ (آل عمران ۱۳۶) اور (مسلمانو) اپنے پروردگار کی مغفرت اور جنت کی طرف لپکو جس کا پھیلاؤ (اتنا بڑا ہے) جیسے زمین اور آسمان (کا پھیلاؤ یعنی سمائی) ان پرہیزگاروں کے لئے تیار ہے جو خوشحالی اور تنگدستی (دونوں حالتوں) میں (خدا کے نام خرچ کرتے) اور غصہ کو روکتے اور (لوگوں کے قصوروں سے) درگذر کرتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ نیکی کرنیوالوں کو اللہ دوست رکھتا ہے ۱۲

لوگوں کی خطا معاف کر دو — غصے کا غبار صاف کر دو

ڈرتے رہو حالتِ غضب سے — تم مانگو پناہ اپنے رب سے

غصہ ایمان کا ہے دشمن — ہے راہِ نجات کا یہ رہزن

ہو جاتا ہے شہد جیسے کڑوا — ملجائے جو ایلوا ذرا سا

غصہ میں اسی طرح مری جاں — ہو جاتا ہے صاف نقصِ ایماں

اللہ کی مغفرت جو چاہو — بیجا غصے سے باز آؤ

لیکن اتنا بھی یاد رکھو — اک وصف ہی یہ جو وقت پر ہو

غصہ بھی ہے داخلِ شجاعت — ہے اس کا وجود بھی غنیمت

ہے یہ سببِ قیامِ ہستی — ہوتی ہے عدو پہ چیرہ دستی

آلہ ہے یہ جلبِ منفعت کا — ہے دافعِ جور ہائے بیجا

غیروں کی اگر زیادتی ہو — ہرگز ہرگز نہ تم طرح دو

جو قوم کے حق میں رخنہ زن ہو — تم غیظ سے صاعقہ فگن ہو

عَنْ بَہزِ ابْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ لَیُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا یُفْسِدُ الصَّبْرُ الْعَسَلَ (مشکوٰۃ) بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ ایمان کو اسی طرح خراب کر دیتا ہے جسطرح ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے ۱۲-

سہ جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُهَا (الشوریٰ ۳۹) اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ۱۲ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ (نحل ۱۲۶) اور سختی بھی کرو تو ویسی ہی سختی کرو جیسی تمہارے ساتھ کیگئی ۱۲

جب مالک و ملک پر ہو حملہ — لازم ہے کہ آئے تم کو غصہ
مذہب کیلئے تو جان دیدو — غصے کے صلہ میں خلد لے لو
غصہ ہے اگرچہ اضطراری — تفریط افراط سے ہو عاری
افراط کا نام ہے تہور — تفریط ہے جبن بے تفکر
جس میں ہو معتدل حرارت — کہتے ہیں اسی کو سب شجاعت
لیکن ہے حلم اس سے افضل — اشجع سے ہے حلیم اول

تواضع اور ملنساری

گردن کو جھکاؤ اپنی ہر دم — مل جل کے رہو ہر اک سے باہم
کتنا ہی کوئی نہ کیوں ہو مفلس — سمجھو تم اس کو اپنا مونس
بھائی سمجھو غریب کو بھی — چاہو اس بدنصیب کو بھی

سہ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِہٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ (جزو۔ ترمذی) جو شخص اپنے دین کی خاطر مارڈالا جائے وہ شہید ہے ۱۲

سہ لَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (المائدہ ۱۲۶) اور حد سے (بھی) نہ بڑھو کیونکہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۱۲

سہ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور مسلمانوں سے (گو وہ کیسے ہی غریب ہوں ہمیشہ) جھک کر ملنا (ج ۶۶)

اس سے ملو ایسے بے رکھائی — جیسے ملتے ہیں بھائی بھائی
جو لوگ کہ صبح و شام تم سے — رہتے ہیں مدام ملتے جلتے
کرتے ہیں عمل جو حکم رب پر — رکھتے ہیں نگاہ لطف سب پر
جویا ہیں فقط رضائے حق کے — پیرو ہیں انبیائے حق کے
بر لاؤ ہر ایک کی تمنا — اپنا ہو کوئی کہ ہو پرایا
ہر حال میں ہو رفیق انکے — ہر کام میں ہو شفیق انکے
ان کو چشم کرم سے دیکھو — ان پر دولت نثار کردو
ایسے یاروں کا پاس رکھنا — ہرگز نہ انہیں اداس رکھنا
تم پر ہے جبکہ فضل باری — کرتے رہو تم بھی غمگساری
پیش آؤ نہ بے توجہی سے — ہر ایک پہ مہرباں ہو جی سے
جو شاخ درخت کی ہو مثمر — جھکجاتی ہے بار سے وہ آخر
تم بھی رہو اس طرح ملنسار — پہنچے نہ کسی کو تم سے آزار
پہنچے نہ کسی کو تم سے زحمت — تم پر ہوگی خدا کی رحمت
جھک کر ملنا بڑی صفت ہے — عزت ہے قدر و منزلت ہے
نرمی کی اگر صفت نہ ہوگی — لیگا نہ تمہارا نام کوئی
ہر ایک کا دل رہے اگر شاد — پھر تم سے رہیگا ہر بشر شاد
ہر دم ہوگی تمہاری پھر قدر — سمجھینگے تمہیں کو اپنا سب صدر
آنکھوں کے تمہیں ہو گے تارے — سب کے تم ہو گے سب تمہارے
جو شخص ہو نیک اور ملنسار — ہوں سب کو پسند جسکے اطوار

اسپر ہوتا ہے فضلِ مولا
پاتا ہے مُراد دین و دنیا

لازم ہے کہ ہم کریں تواضع
تا رحمتِ حق کی ہو توقع

اخلاق میں جیت لیں جو بازی
اللہ سے پائیں سرفرازی

ہم سے روشن ہو نامِ اجداد
ہوں مایۂ فخر بہرِ اولاد

اخلاقِ حسن کے ہم ہوں عامل
اچھے ہوں ہمارے سب خصائل

اخلاق سے قدر ہے بشر کی
وقعت نہیں مال و سیم و زر کی

اخلاقِ حسن کے پاک جوہر
ہیں قدر میں شاہوار گوہر

جس دم ہوتی ہے قحط سالی
ہو جاتے ہیں سب خزانے خالی

یا جنگِ عظیم جب ہو برپا
روٹی کا ملے نہ پاؤ ٹکڑا

پھیلے جب ملک میں بغاوت
لیجائے متاع و مال و دولت

سیلاب کا جوش ہو جو یکدم
برہم ہو جائے نظمِ عالم

مفلس ہو جاتے ہیں تونگر
برپا ہوتا ہے شور گھر گھر

لیکن اصحابِ جود و اخلاق
رہتے ہیں رئیس ملک و آفاق

اخلاق ہے لازوال دولت
آتی نہیں اسپہ کوئی آفت

اِنکسار

اپنوں سے مقابلے میں خود کو
لازم ہے ہمیشہ کم ہی سمجھو

دنیا میں بڑے حکیم و دانا
لوگوں نے جنھیں بزرگ مانا

مشہور ہے انکسار ان کا / تھا عجز فقط شعار ان کا
کرتے تھے ہمیشہ خاکساری / ہر بات میں عاجزی تھی پیاری
تھی عجز و نیاز انکی عادت / تھی پاس اگرچہ لاکھ دولت
سب سے اچھے تھے سب سے افضل / ہر خصلت نیک میں تھے اول
اپنے کو سمجھتے تھے مگر کم / رکھتے تھے خیال عجز ہر دم
توصیف کمال ہے یہ انکی / یکتائی کی چال ہے یہ انکی
اک شخص[عہ] رسول دوسرا سے / حضرت پیغمبر خدا سے
کہنے لگا اے جہاں کے رہبر / مخلوق میں سب سے تم ہو بہتر
حضرت نے کہا زراہ تعظیم / اس شان کے شخص ہیں براہیم
سب سے[عہ] اچھا کہو نہ مجھ کو / اللہ کا مجھکو بندہ سمجھو

عہ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ
(مسلم) حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا اے بہترین مخلوق سو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وصف خاص ابراہیم کا ہے - ۱۲

عہ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ -
(صحیحین) عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو تم میری مدح میں مبالغہ نہ کرنا جسطرح نصاری نے مریم کے بیٹے مسیح کی مدح میں مبالغہ کیا میں تو خدا کا ایک بندہ ہوں تو تم مجھے خدا کا بندہ اور اسکا رسول کہو - ۱۲

یہ امر نہیں کبھی سزاوار — مجھکو سمجھو ہر اک کا سردار
یہ بات نہیں تمہارے لائق — یونس سے جو سمجھو مجھکو فائق
حضرت کا ذرا شعار دیکھو — یہ عجز یہ انکسار دیکھو
حالانکہ تھے آپ فخر عالم — سردار جمیع نسل آدم

عہ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ هُوَ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَ اَفْضَلُنَا فَضْلًا وَّ اَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ (ابوداود) عبداللہ بن شخیر کے بیٹے مطرف سے روایت ہے کہ میں بنی عامر کے قبیلہ کی ہمراہی میں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا (جب ہم سب لوگ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو) ہم نے کہا آپ ہمارے سردار ہیں۔ فرمایا سردار خدا ہے۔ ہم نے عرض کیا اور فضائل وخصائل کے اعتبار سے آپ ہم سے برتر اور قدرت و وسعت کے لحاظ سے بزرگ تر ہیں پیغمبر صاحب نے فرمایا خیر یہ کہنا درست ہے (یعنی اتنے کہنے کا مضائقہ نہیں) بلکہ اس سے کمتر کہو تو بہت بہتر ہے۔ چاہیے کہ شیطان تمہیں اپنا وکیل نہ بنائے (کہ جو چاہو بے تامل کہنے لگو) ۱۲

عہ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَقُوْلَ اِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ (بخاری) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کو لائق نہیں کہ میری نسبت یہ بات جائز رکھے کہ میں متی کے بیٹے یونس سے بہتر و افضل ہوں اور ایک روایت میں یوں آیا ہے پیغمبر صاحب نے فرمایا جو شخص میری نسبت کہے کہ میں متی کے بیٹے یونس سے افضل و بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے ۱۲

لیکن یہ عجز کی تھی حالت — ہوتی ہے بیاں ہے جسکے حیرت
ہو تم میں جو وصف خاکساری — پھر تو کیا بات ہے تمہاری
حق کی رحمت ہو تم پہ نازل — کر دے تم کو وہ فرد کامل
انسان میں عاجزی کی خصلت — سمجھو کہ ہے جوہر شرافت
عزت جو ملے تو سر جھکا دو — جب آنکھ ملے نظر جھکا دو
ہے منکسری و خاکساری — انسان کے حق میں فضل باری
اے قوم کے ہونہار لڑکو! — دربار خدا میں تحفہ بھیجو
یہ نذر تمہاری ہو نرالی — جس سے ہے خزانہ حق کا خالی
وہ نذر ہے عجز و خاکساری — انساں کی ہے جسمیں بختیاری
جو صاحب انکسار ہوگا — محشر میں نہ شرمسار ہوگا
ہو مد نظر جو نقص افعال — معلوم ہو اپنے عجز کا حال
یہ عز و شرف یہ شان و شوکت — سب بخشش حق کی ہے بدولت
تم کو جو خدا نے دی یہ نعمت — تم شکر کرو بحد طاقت
جو کچھ تم کو عطا ہوا ہے — اللہ کا سب دیا ہوا ہے
اس واسطے جو ہیں باسعادت — جھکجاتے ہیں اور پاکے عزت
جھکجاتے ہیں بارور شجر بھی — پاتے ہیں اسلئے ثمر بھی
جھکنا ان کا ہے اضطراری — کرتے ہیں وہ شکر رب باری
زینت ہے بشر کی خاکساری — عزت ہے اسی میں بس ہماری
ہے دانش و عقل سے وہ عاری — جھکنے میں جو سمجھے اپنی خواری

کم گوئی

باتیں نہ کیا کرو زیادہ — کرتے رہو سُننے کا استفادہ
ہو کم سخنی اگر بشر میں — ملحوظ ہو فرق خیر و شر میں
محفل میں جو بولنے پہ تم آؤ — دیکھو کہیں یاوہ گو نہ بنجاؤ
اکثر ساکت رہا کرو تم — باتیں نہ بہت کیا کرو تم
کم گوئی کی ہے صفت حمیدہ — ہو جاؤ گے اس سے برگزیدہ
کھولو نہ زبان بے ضرورت — انسان کی اسمیں ہے فضیلت
جو شخص زیادہ بولتا ہے — راز اپنے وہ آپ کھولتا ہے
کہدیتا ہے جو زباں پر آئے — باقی رہے آبرو کہ جائے
باتوں باتوں میں کہدیا کیا — اتنا بھی نہیں خیال رہتا
ہو جاتا ہے دل سیاہ اس سے — ہوتے ہیں بہت گناہ اس سے
رُوکے رہو تم زباں کو ہر دم — چپ رہنے میں ہے ضرر بہت کم
بے سمجھے سے زباں نہ کھولو — سب کی سنو اپنی کچھ نہ بولو
کم گوئی کا وصف ہی بہت خوب — کم گو انساں ہے سبکو محبوب
کہنے کے عوض میں کچھ کرو تم — بیجا نہ کیا کرو تکلم
جس شخص میں ہو زیادہ گوئی — سنتا نہیں اسکی بات کوئی
کہتے ہیں کہ بے سبب یہ اکثر — کھولا کرتا ہے اپنے دفتر

شیخی یونہیں یہ بگھارتا ہے | اوقات عبث گذارتا ہے
ہے سخت مرض فضول گوئی | جسمیں کوئی نہیں نکوئی
اس میں ہے ضرر یقین مانو | اس روگ کو تم عذاب جانو
باتیں کرتا ہے جو زیادہ | ممکن نہیں اس سے استفادہ
کھوتا ہے وہ اپنا وقت بیکار | پھیلاتا ہے سب میں اپنا آزار
جس نے باتیں زیادہ کی ہوں | ممکن ہے کہیں جھوٹ بھی ہوں
غیبت بھی کسی کی ہوگئی ہو | ذلت بھی کسی کی ہوگئی ہو
ہر گز نہیں یاوہ گوئی بہتر | خاموش رہو خدا سے ڈر کر
حضرتؐ سے کسی نے جاکے پوچھا | مقبول جو کام ہے وہ ہے کیا؟
ارشاد ہوا کہ بس خموشی عـه | سب سے بہتر ہے سب سے اچھی
ہو جاتا ہے اس سے دور شیطاں | بن جاتی ہے خامشی ہی درماں
تم کو اس سے مدد ملیگی | دینی کاموں میں نفع دیگی
ہو کم سخنی کی تم کو عادت | بہتر نہیں اس سے کوئی خصلت
جو شخص کہ بات کم کریگا | لغزش کا کبھی نہ غم کریگا
ہاں وقت پہ بولنا ہے خوبی | حاجت کچھ بولنے کی ہو بھی

عـه عَلَیْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِلشَّیْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰی اَمْرِ دِیْنِكَ (مشکوٰۃ)
تو بہت سکوت اور خاموشی کو اپنے اوپر لازم کرلے کیونکہ اس سے شیطان بھاگ جائیگا اور تیرے دینی کام پر تجھے مدد ملیگی (جزو حدیث ابوذر)

جس وقت ہے مصلحت کہ بولو
تم بھی اپنی زبان کھولو

موقع جسے دم ہے گفتگو کا
اچھا نہیں پھر خموش رہنا

چُپ رہنے میں پھر ضرر ہے یکسر
تم کام زباں سے لو برابر

کہنے کی اگر ہے کچھ ضرورت
چُپ رہنا ہے خلافِ حکمت

کہنا ہے اگر ہزار حکمت
چُپ رہنا ہے شمارِ حکمت

ہے ایک زبان، کان ہیں دو
جب دو سنلو تو ایک بولو

حیا

دنیا میں عمل ہیں جتنے اچھے
ہیں قرب خدا کے سب وسیلے

ہر وصف کریم مغتنم ہے
ہر عادتِ نیک محترم ہے

ہر خلق کہ جس میں ہو بھلائی
عالم کے لئے ہے رہنمائی

ہر فعل جمیل آدمی کا
مرغوب ہے اور پسند مولا

ہر عادت نیک ہے فضیلت
دنیا میں ہے جادۂ ہدایت

لیکن لب لباب سب کا
ہے شرم و حیا کا وصف زیبا

زیور ہے حیا برائے انساں
مشہور ہیں اس صفت میں عثمانؓ

تم جانتے ہو حیا کو کیا ہے
اللہ کی یہ بڑی عطا ہے

انسان میں مادہ حیا کا
لاریب عطیہ ہے خدا کا

ہے وصف حیا بشر کے لائق
کرتا ہے یہ آدمی کو فائق

آپسمیں ہیں یوں حیا و ایماں
جسطرح بہم ہیں جسم اور جاں

پیوستہ ہیں ہمرکاب دونو
آپسمیں ہیں بیحجاب دونو

ایماں ہے جڑ حیا ہے ڈالی
ایمان ہی سے حیا نکالی

جب انمیں سے ایک سلب ہوجائے
تو ساتھ ہی دوسرا بھی کھوجائے

فرمان حبیب کبریا ہے
ارشاد جناب مصطفےٰ ہے

ہر دین میں اک صفت ہے پنہاں
ہر دین کی جس سے شوکت شاں

اسلام میں جلوہ گر حیا ہے
ایمان حیا کا رہنما ہے

عہ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَیَاءَ وَالْاِیْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُھُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُھُمَا تَبِعَہُ الْاٰخَرُ (مشکوٰۃ) ابن عمر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا اور ایمان دونوں بہم پیوستہ (اور ایک دوسرے کو لازم) ہیں تو جب کسی شخص سے ان میں کا ایک اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی فوراً اٹھالیا جاتا ہے ابن عباس کی روایت میں یوں آیا ہے کہ جب انمیں سے ایک سلب کرلیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اسکے پیچھے لگ لیتا ہے (یعنی وہ بھی سلوب ہوجاتا ہے)

عہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ (ترمذی) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا ایمان کی ایک شاخ ہے اور ایمان (یعنی اہل ایمان) بہشت میں ہیں اور بیحیائی اکھڑپن ہے اور اکھڑوں کا ٹھکانا دوزخ ہے ۱۲

سہ عَنْ زَیْدِ بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَیَاءُ (موطا) زید ابن طلحہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دین کیلئے ایک صفت ہوا کرتی ہے (جو سمیں عمدہ اور غالب ہوتی ہے) اسلام کی صفت (جو دین اسلام میں غالب اور عمدہ ہے) حیا ہے۔ ۱۲

اک خلق ہر ایک دین کا ہے — اسلام کا خلق خوش حیا ہے
خُلُقُ الْاِیْمَانِ ذُالْحَیَاءُ — اٰیْنَ الْاِسْلَامُ وَالْبَذَاءُ
ہر وصف پہ کیوں نہ ہو یہ غالب — ایماں ہے حیا کا دل سے طالب
ایمان حیا کا ہے جگر بند — ایمان سے ہے حیا کا پیوند
زینت ایمان کی حیا ہے — رحمت رحمان کی حیا ہے
ایثار و کرم سخا شجاعت — ہر اک کیلئے ہے اک نہایت
ہر اک میں ہے اعتدال مطلوب — ورنہ وہ صفت ہے نہ مرغوب
تفریط بھی بد ہے اور افراط — اس واسطے آدمی ہو محتاط
لیکن ہے حیا تو سر سے پا تک — مستحسن و محترم مبارک
تم اپنے ہی رہنما کو دیکھو — حضرتؐ کی ذرا حیا کو دیکھو
کرتے تھے حیا رسولؐ باری — جیسے لڑکی کوئی کنواری

سہ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ (صحیحین) عمران بن حصین کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا سے بھلائی ہی بھلائی پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ہر قسم کی حیا نیک ہی ۱۲

سہ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا یَکْرَھُہٗ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْہِہٖ (صحیحین) ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم والے تھے جو پردے میں بیٹھی رہتی ہے۔ پیغمبر صاحبؐ جب کسی ایسی چیز کو دیکھتے جو آپ کو ناگوار ہوتی تو (اگرچہ آپ شرم کی وجہ سے ناگواری کا اظہار نہ کرتے مگر) ہم لوگ اسے آپ کے چہرۂ مبارک میں معلوم کر لیتے تھے۔ ۱۲

ہوتی تھی جو کوئی شرم کی بات
اسکے لئے صرف تھے اشارات

گر ہوتی وہ ناگوار خاطر
کرتے نہ کبھی زباں سے ظاہر

ہوجاتا تھا چہرۂ مبارک
آشفتہ و خشمگیں یکایک

اصحابؓ میں تھی جو ذی بصیرت
بے شرم کو کرتے تھے نصیحت

کس درجہ حضورؐ میں حیا تھی
گویا شرم آپکی ردا تھی

تم بھی تو اُنہیں کے اُمتی ہو
سمجھو فرض اُنکی پیروی کو

انساں میں حیا ہے ایک جوہر
انساں کیلئے حیا ہے زیور

جس شخص کو ہو حیا کی عادت
رہتی ہے دلوں میں اسکی وقعت

عاقل نہ ہو کیوں حیا کا تابع
ہر ایک بُرائی سے ہے مانع

بنیاد ہے خانۂ کرم کی
کنجی ہے یہ جنت ارم کی

یہ روکتی ہے بُرائیوں سے
مانع ہے یہ کج ادائیوں سے

انساں ہو حیا سے گر مزین
بنجاتا ہے نیکیوں کا معدن

ہو جس میں حیا وہ باادب ہے
اور اہل حیا پہ فضل رب ہے

ہاں شرم کو ہاتھ سے نہ دینا
سو جاں سے حیا کو مول لینا

عاقل ہے وہی جو شرمگیں ہے
بے عقل ہے گر حیا نہیں ہے

رہتی ہے مگر حیا نگہباں
ہونے نہیں دیتی یہ پشیماں

ہوجاؤ گے تم خدا کے مقبول
کر لو جو حیا کو اپنا معمول

جتنے ہیں خصائل حمیدہ
ان سب میں حیا ہے برگزیدہ

ایمان ہے اصل اور حیا فرع
ایمان ہے تخم اور حیا زرع

مومن کی حیا سے آبرو ہے — توقیر حیا کی چار سو ہے
عزت کی طلب ہی گر عزیزو — زنہار حیا سے منہ نہ موڑو
ذرا حیا سے کام رکھو — مشہور جہاں میں نام رکھو
بے شرم کا نام بے ادب ہے — حاصل کب اُسے رضائے رب ہے

توکُّل

انسان کو چاہیئے توکل — ڈھونڈھے اللہ سے توسل
انسان ہے اصل میں وہ انساں — رکھے جو بھروسہ حق پہ ہر آں
ہر اک مشکل میں ربِّ یزداں — بنجاتا ہے اس کا میر ساماں
جس کا نہ ہو کوئی بھی مددگار — خالق اس کا ہے حامیٔ یار
جس نے چھوڑا خدا پہ ہر کام — اس کا ہوتا ہے نیک انجام
انساں کیلئے یہی ہے بہتر — ہر دم رکھے بھروسہ حق پر
جو کام کرو تم اے عزیزو — نصرت کی دعا خدا سے مانگو
انساں کا رہے اگر بھروسہ — اللہ کی ذات پر ہمیشہ

ع۵ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا (الطلاق ۱۶) اور جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھیگا تو خدا اسکی (دلی مشکلات کے حاصل کرنے کو) کافی ہے بیشک جو خدا کو منظور ہوتا ہے وہ اسکو پورا کرکے رہتا ہے (اور) اللہ نے تو ہر چیز کا ایک اندازہ ٹھیرا ہی رکھا ہے

اسکی ہو ہر اک مشکل آساں
ہرگز نہ ہو وہ کبھی پریشاں

لیکن کوشش میں تم عزیزو
اپنی طاقت کو صرف کردو

کرلو ممکن ہو جس قدر سعی
ہرگز نہ رہیگی بے اثر سعی

تم نے کوشش جو پہلے کرلی
ہر طرح کی مشکل اپنے سر لی

رکھو امید اب خدا سے
ہو شاد حصول مدعا سے

پھر کام ادا ضرور ہوگا
اس میں نہ کبھی فتور ہوگا

اس طرح یقین ہو جو تم کو
لاریب کفیل کار رب ہو

ہو جس کا اعتماد حق پر
کیونکر نہ خدا ہو اس کا یاور

پورا ہو اگر یقیں تمہارا
بے شک ہو خدا معین تمہارا

اس پر جس نے کیا بھروسہ
رہتا ہے وہ سرخرو ہمیشہ

حق سے ہو اگر تمہیں توقع
اسپر ہو یقیں بلا تصنع

حاجت نہ تمہاری رد کریگا
ناصر ہوگا مدد کرے گا

جب تم کو خلوص ہو کسی سے
امید ہو اس کی دوستی سے

جب اسپہ ہو اعتماد اتنا
اپنے ہمدرد پہ ہو جتنا

کیا پھر نہ کرے گا حسب طاقت
ہر طرح تمہاری وہ اعانت

اسپر ایسا ہو جب بھروسہ
کیونکر نہ بنے گا وہ وسیلہ

کیونکر نہ اُسے خیال ہوگا
بے شک وہ شریک حال ہوگا

ہوگا آمادہ وہ مدد پر
بنجائے گا وہ معین و یاور

اسپر مجبور جب ہے انسان
خالق کی تو ہے بہت بڑی شان

ساری مخلوق کا وہ رب ہے
مخفی کوئی راز اس سے کب ہے

جس نے پیدا کیا ہے تم کو
وہ کیوں تم پہ نہ مہرباں ہو

جب تم کو خدا پہ ہو توکل
ہر بات میں اس سے ہو توسل

اسپر ہو اگر یقین کامل
انسان انسانؔ دل بنے دل

تم نے کی ہو جو پوری محنت
ممکن ہی نہیں کہ ہو اکارت

عہ جب سونپ دے خدا کو سب کام
ہو جبکہ کفیل رب علام

بے شک امداد وہ کرے گا
تم کو دلشاد وہ کرے گا

عسہ معنیٰ توکل شریعت
واللہ یہی ہیں فی الحقیقت

اپنی کوشش تمام کرلو
انجام خدا پہ چھوڑ بیٹھو

مانا کہ خلاف مصلحت ہو
انجام میں ناموافقت ہو

نقصان نہ ہوگا منفعت میں
پاؤگے ثواب آخرت میں

بے بوئے جو بیوقوف کاٹے
بے آگ جلائے کچھ پکائے

عہ وَمَنْ یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (انفال ع۱۶) اور جو خدا پر بھروسہ رکھیگا تو (وہ قوی دل ہو ہی گا کیونکہ اسکا مددگار) اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے ۱۲

عسہ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ (آل عمران) جب تمہارے دل میں ایک بات ٹھن جائے تو (اسکو کر گزرو مگر) بھروسہ خدا ہی پر رکھنا وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۝ وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی ۝ ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی (النجم ع۷) اور یہ کہ انسان کو اتنا ہی ملیگا جتنی اسنے کوشش کی اور یہ اسکی کوشش آگے چلکر دیکھی جائیگی پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ ملیگا ۱۲

اس دھر میں کیوں ہو وہ ناکام
کیونکہ اسکا ہو نیک انجام

نادانی سے سینکڑوں مسلماں
ہو جاتے ہیں مبتلائے نقصاں

اس قوم میں کیوں ہو نہ تنزل
جسمیں ہوں یہ معنی توکل

اللہ جو دے تو کھائینگے ہم
بس آپ نہ کچھ کمائینگے ہم

کیا منہ میں نوالہ خود چلا آئے
یوں بھوک میں پیٹ بھر دیا جائے

اوروں ہی پہ اپنا بار ڈالے
اوروں ہی کے در پہ وقت کاٹے

کوشش نہ کرے خدا پہ چھوڑے
بیٹھا رہے ہاتھ پاؤں توڑے

انسان کا یہ نہیں ہے منصب
اس وصف کا یہ نہیں ہے مطلب

جس چیز کا نام ہے توکل
جسمیں ہے بزرگی و تجمل

واقع میں وہ بہترین صفت ہے
اللہ کی خاص موہبت ہے

کیا طرز عمل تھا مصطفیٰ کا
اصحابؓ رسول کبریا کا

ان کے افعال پر کرو غور
ان کے ہر حال پر کرو غور

وہ کونسی ایسی تھی مشقت
وہ کونسی تھی جو کی نہ محنت

کوشش میں صحابۂ نبیؐ نے
غربال کئے تھے اپنے سینے

اصحابؓ وہ جن کو رب یکتا
کہے رحما بھی اور اشدا[1]

---

[1] مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح ع ۴)
محمد خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں اور جو لوگ انکے ساتھ ہیں کافروں کے حق میں تو (انکی ایذاؤں سے بچنے کیلئے) بڑے سخت (ہیں مگر) آپس میں رحمدل ۱۲

کرتے رہے ہر طرح تحمل — کیا ان میں نہ تھا ذرا توکل
کیا اپنے گھروں میں بیٹھے بیٹھے — عالم پہ بٹھا دیے تھے سکے
اس کا مطلب وہ ہم سے سمجھو لیں — فی نفسہ ٹھیک جانتے تھے
ہمت سے ہوا ہے باز ممتا — ورنہ کیا چیل اور کیا باز
ہم کو بھی یہ چاہیئے کہ ہر دم — کرتے رہیں عزم کو مصمم
اپنی روزی کمائیں ہم آپ — بگڑی حالت بنائیں ہم آپ
رازق اپنا خدا کو جانیں — رکھیں تر شکر میں زبانیں
گھبرائیں نہ ہوں کبھی پریشاں — روزی کی طلب میں ہوں نہ حیراں
دنیا میں جب اسنے ہم کو بھیجا — پھر کیا ہمیں رزق وہ نہ دیگا
کوشش جتنی ہے آپ کر لو — اتمام اس کا خدا پہ چھوڑو
بیکار و عبث نہیں ہو بالکل — ہو سعی کے ساتھ ہی توکل
اصلی جو ہے اعتماد یہ ہے — اللہ پر اعتقاد یہ ہے
چلتے رہے اپنی راہ سالک — جو کچھ چاہے کرے وہ مالک

قناعت

اک شاخ ہے صبر کی قناعت[۱] — یہ وصف ہے نفس کی شرافت
قانع کو ہے ہر طرح سے عزت — پاتا ہے حریص سخت ذلت

۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ (مسلم) عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

(باقی بر صفحہ ۵۶)

ناکام رہا حریص دائم　　عزت، حرمت رہی نہ قائم

دولت قانع کی ہے قناعت　　ہے یہ بھی خدا کی ایک نعمت

قانع کو تونگری ہے حاصل　　رہتا ہے مدام شاد و خوشدل

فطرت میں بشر کی ہے ودیعت　　یہ بات کہ اسکو ہو فضیلت

ممتاز رہے وہ بین الامثال　　مشہور جہاں ہو اسکا اقبال

ہم چشموں میں اسکو برتری ہو　　حاصل غیروں پہ سروری ہو

لیکن حاصل نہ ہو جو یہ بات　　ہو کچھ نہ ذریعہ مباہات

ہوتی ہے اسے کمال تکلیف　　دیتا ہے اسے ملال تکلیف

لیکن وہ ملال ہے خیالی　　خود سر یہ ہے اس نے یہ بلا لی

باعث اس رنج کا ہے خود ہی　　ہے آپ ہی اس الم کا بانی

موجد ہے وہ آپ اس مرض کا　　خود مول لیا ہے اس کا سودا

دیکھا جو کسی کو اس نے خوشحال　　اپنے سے زیادہ صاحب مال

کڑھتا رہا رنج سے ہمیشہ　　کھاتا رہا دل پہ غم کا تیشہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵) فرمایا کہ جس نے (قضا و قدر) کو تسلیم کیا اور بقدر حاجت روزی دیا گیا۔ اور جو کچھ خدا کی طرف سے ملا اسپر خدا نے قانع کر دیا۔ اسنے فلاح پائی ۱۲

ے عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ (صحیحین) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیاوی مال و متاع کی کثرت کو تونگری نہیں کہتے بلکہ اصل تونگری یہ ہے کہ نفس قناعت اور بے نیازی کیساتھ تونگر ہو

یوں حاسد و بدنگاہ بنکر | ابلیس کا بن گیا برادر
اچھی ہوتی جو اسکی نیت | مقسوم پہ کرتا وہ قناعت
قانع نہ رہا جو ماحضر پر | یہ اس کا نتیجہ ہے سراسر
اتنا تو وہ کاش جان لیتا | کچھ عقل پہ اپنی زور دیتا
اک میں ہی نہیں بڑا ہوں حقدار | ہے اور بھی خلق بر سر کار
ٹھیکہ تو مجھے نہیں ملا تھا | اللہ کی ساری نعمتوں کا
کرتا رہے آدمی بہر طور | مخلوق خدا کے حال پر غور
پھر صبر و شکیب کی بدولت | روزی پہ کیا کرے قناعت
گر اپنے نصیب پر ہو قانع | ہو کون ترقیوں کا مانع
ذلت کے عذاب سے ہو محفوظ | ہر طرح کی نعمتوں سے محظوظ
ہو مد نظر یہ بات ہر دم | حق نے پیدا کیا ہے عالم
سب پر تقسیم نعمتیں کیں | الطاف کئے عنایتیں کیں
چیزیں جو خدا نے ہم کو دی ہیں | اوروں کو بھی کچھ نہ کچھ ملی ہیں
اپنے سے بڑے پہ کیوں نظر ہو | اپنے سے جو کم ہے اسکو دیکھو
کم رتبہ اگر ہو سینکڑوں سے | عہ پھر بھی تو ہزاروں سے ہو اچھے
دی حق نے تمہیں جو یہ فضیلت | ہے موقع شکر یا شکایت

عہ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۔ اور اگر خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ان کو پورا پورا گن نہ سکو ۔ ۱۲

ہے شکر سے ازدیاد احساں | ناشکری ہے قرین حرماں
گر غور کرو تو یہ قناعت | انساں کیلئے بڑی ہے دولت
دنیا اک جائے امتحاں ہے | غمگیں کوئی۔ کوئی شاداں ہے
جو صاحب جاہ و سیم و زر ہیں | دنیا میں جو اہل کرو فر ہیں
وہ بھی غم سے رہا نہیں ہیں | افکار سے خستہ و حزیں ہیں
خالد۔ محمود۔ آپ اور میں | سب کے سب وقف امتحاں ہیں
کیوں مجھ کو ہے رنج و غم کسی سے | کیوں بیر ہو دم بدم کسی سے
تم صاحب مال ہو تو اچھا | تقدیر کا میری لے لیا کیا
ہے حرص سے پرورش حسد کی | مٹی ہے خراب بخرد کی
تم حرص سے گر کرو گے نفرت | حاصل ہو جائیگی قناعت
ارشاد پیمبر خدا ہے | قانع در اصل بادشا ہے
فرماتے ہیں اَلْغِنیٰ غِنَی النَّفْس | کیا ہم کو دیا ہے بہترین درس
لیکن اس سے نہیں یہ مقصود | کر دو ہمت کو اپنی محدود

سہ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (ابراہیم ۲۶) اگر (ہمارا) شکر کروگے تو ہم تم کو اور زیادہ (نعمتیں) دینگے۔ ۱۲

سہ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔ اور اگر تم نے ناشکری کی تو (تم کو معلوم رہے کہ) ہماری مار (بھی بڑی) سخت (مار) ہے ۱۲

سہ اصل تونگری یہ ہے کہ نفس قناعت اور بے نیازی کے ساتھ تونگر ہو ۱۲

مجائے اگر در قناعت	اپنی رکھو بلند ہمت
لازم ہے بلند ہو ارادہ	مقصود ہو پیش پا نہادہ
پیدا نہ ہو فقر و تنگدستی	مسدود نہ ہو در ترقی
کھو بیٹھو نہ عز و مال و دولت	بر عکس معانی قناعت
دولت کی طلب بھی ہے ضروری	تکلیف سی ہو بشر کو دوری
مقصد ہو بلند آدمی کا	سر میں نہ مگر ہو اس کا سودا
کھاؤ خود اور کو کھلاؤ	دولت تم اس قدر کماؤ

ؔ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضٰى يُكْرَهُ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ مِّنْ هٰذِهٖ فَلْيُصْلِحْهُ فَإِنَّهُ زَمَانٌ إِنِ احْتَاجَ كَانَ أَوَّلُ مَنْ يَبْذُلُ دِيْنَهٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ (مشکوٰۃ) سفیان ثوری کہتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں لوگ مال کو برا جانتے تھے اور اب تو وہ مسلمانوں کی ڈھال ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر دینار نہ ہوتے تو (دنیادار) بادشاہ ہمیں منہ پوچھنے کا رومال بنا لیتے (یعنے نہایت مبتذل اور حقیر سمجھتے) سفیان ثوری یہ بھی کہتے ہیں کہ جس کے ہاتھ میں کچھ مال ہو تو اُسے چاہیئے کہ مال کی اصلاح کرے (اور بڑھائے) کیونکہ یہ وہ زمانہ ہے کہ آدمی محتاج ہو تو سب سے پہلے اپنی دین ہی کو ہاتھ سے دے بیٹھے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مال حلال میں اسراف نہ کرنا چاہیئے (بلکہ احتیاط سے خرچ کرنا چاہیئے تاکہ ضرورت کے وقت کام آسکے) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا (مشکوٰۃ) انس کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ فقر (رفتہ رفتہ) کفر (کی طرف منجر) ہو جائے ۱۲

لیکن زر کی طمع نہ ہو جائے ہاں خود بھی نہ اس ہوا میں کھو جائے
دولت کو نہ کوئی چیز جانے وقعت اسکی نہ دل سے مانے
نظروں میں تمہاری مال اور زر ہو سنگ و کلوخ کے برابر
ہو نفس میں شان بے نیازی پھر ہو گی نصیب سرفرازی
ہرگز نہ ہو تم کو عشق زر سے دیکھو اس کو بری نظر سے
معیار کمال زر نہیں ہے علم اور ادب ہے بہترین شے
پرہیز ہے حبّ زر سے لازم دولت کے نہ تم بنو ملازم
لب پر نہ بشر سوال لائے یہ حرف زبان پر نہ آئے
لالچ سے آپ کو بچانا دھوکے میں کبھی نہ اسکے آنا
لالچ کی جو چھوڑ دو گے عادت ہر ایک کریگا تم سے الفت

ایثار و کرم

دولت سے غرض ہے صرف ایثار ورنہ کس کام کے ہیں دینار
کوشش یہ برائے مال و دولت اور سعی حصول جاہ و ثروت
محمود ہے اسلئے کہ انسان کرتا رہے دوسروں پہ احسان

سه وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (بقرہ ۲۴۶) اور (لوگو) خدا کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کرو۔ اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

نادار کی وہ کرے اعانت | محتاجوں کو دے بقدر حاجت
للہ بھی صرف کچھ کرے وہ | کچھ اپنے عزیز کو بھی دے وہ
ہرگز نہ ہو مال و زر سے الفت | کیا فائدہ جو دھری ہو دولت
جس شخص کو زر عزیز تر ہو | جسکی دولت پہ ہی نظر ہو
جس کو ہو جمع زر کی عادت | پڑ جائیگی اسکو غصب کی لت
اوروں کے حقوق مارلیگا | بے رحمی سے جمع زر کریگا
اور جب نہ ہو مال سے محبت | ہوگی نہ اُسے ستم کی عادت
راحت عقبیٰ کی ہو جو منظور | اتلاف حقوق سے رہو دور
جمع زر پر ہی دل نہ رکھو | حاجتمندوں کی بھی خبر لو
ایثار کرو کہ بس یہی شئے | انساں کا زینۂ شرف ہے
قرآں میں ویؤثرون پڑھو | لو کان بہم خصاصۃ دیکھو

عہ یا ایھا الذین آمنوا لا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ
عن تراض منکم ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما (النساء ع۵)
مسلمانو ناحق (ناروا) ایک دوسرے کے مال خورد برد نہ کرو ہاں آپس کی رضامندی سے خرید
وفروخت ہو (اور اس میں کچھ ہاتھ لگ جائے تو وہ ناروا نہیں) اور اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں پر
کلہاڑی نہ مارو (تم سے یہ بات اس لیے کہی جاتی ہے کہ) اللہ تمہارے حال پر مہربان ہو ۱۲
سہ ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ (حشر ع۱) اور اپنے
اوپر تنگی کیوں نہ ہو (انصار مہاجرین بھائیوں کو) اپنے سے مقدم رکھتے ہیں ۱۲

انسان وہی ہے نیک کردار / حاجتمندوں کا ہو مددگار
ہے جود و سخا سے بڑھکے ایثار / لٹ جاتا ہے بعض وقت گھر بار
سامان جہاد کیلئے جب / مجلس حضرت نبی کی مرتب
فرمایا کہ بہر جنگ کفار / کچھ مال ہے غازیوں کو درکار
صدیقؓ کہ تھے نبی پہ قرباں / لائے سب گھر کا ساز و ساماں
دولت سب راہ حق میں دیدی / گھر میں اک پائی بھی نہ رکھی
لازم ہے یہی کہ وقت حاجت / پڑ جائے جو قوم کو ضرورت
اوروں کے مفاد کو برابر / ترجیح دو اپنے فائدے پر
ایثار کرو جو پاؤ درہم / ہونے دو نہ شان قوم کی کم
رحمت کرے انپہ حق تعالے / ہے دین کا جن سے بول بالا
اسلاف نے لاکھ زحمتوں سے / کیسی دل توڑ محنتوں سے
ایثار سے کام کیے ہر دم / وہ روکش معن و رشک حاتم
روشن کیا نام دین اسلام / ہمیشہ تا حشر ہے یہ انعام
کیا چیز ہے مال جان دیدی / مذہب کی تو آن بان رکھ لی
اسطرح لگایا باغ اسلام / پھل پاتے ہیں جس سے خاص اور عام
ہوتا نہ اگر سلف میں ایثار / اسلام کا پھیلنا تھا دشوار
ایثار و کرم ہی سے یہ گلزار / ہر وقت رہا جہاں میں سینچا
ایثار و کرم ہی کی بدولت / اس وصف اہم ہی کی بدولت
ایسا پھولا پھلا یہ گلشن / غیروں کے بھرے گلوں سے دامن

جب کم ہوئی اسکی آبیاری — جب بند ہوا وہ فیض جاری
ایثار کی ہوگئی کمی جب — لوگوں کو رہا نہ پاس مذہب
پھولوں کی جگہ یہ رہ گئی خار — موروں کی جگہ یہ رہ گئے مار
پھر قوم میں ہو جو وصف ایثار — بنجائے دوبارہ رشک گلزار
اسلام کا خاصہ ہے ایثار — اسلام ہے ہر بشر کا غمخوار
جب تم ایثار سے بری ہو — پھر شاخ مراد کیا ہری ہو
ایثار سے دین کی ہے ہستی — آباد کرم سے ہے یہ بستی
تم آپ کو کہتے ہو مسلماں — کرتے نہیں پھر کسی پہ احساں
دعویٰ ہے تو کچھ دلیل لاؤ — ایثار کا وصف تو دکھاؤ
ہے آب سے آبروئے گوہر — ورنہ پتھر پڑے ہیں در در
خوشبو سے ہے قدر عود وصندل — لکڑی تو بھرا پڑا ہے جنگل

ے لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ (البقرہ ۲۲ع)

مسلمانو! نیکی یہی نہیں کہ (نماز میں) اپنا منہ مشرق (کی طرف کرلو) یا مغرب کی طرف کرلو۔ بلکہ (اصل) نیکی تو انکی ہے جو اللہ اور آخرت اور فرشتوں اور (آسمانی) کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور مال (عزیز) اللہ کی حب پر رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیا اور (غلامی وغیرہ کی قید) سے لوگوں کی گردنوں (کے چھڑانے) میں دیا ۔۱۲

ایثار سے ہی بشر کی عزت
دیکھو تو رسولِ حق کا ایثار
فرماتے تھے کہ یا بلالُ انفِق[1]
حضرت ہی کے پیرو ہو تم
ہوتے ہیں کام کے مسلماں

ہے جود و کرم سے زر کی عزت
کس درجہ سخی تھی انکی سرکار
لاریب وہ تھے رسولِ صادق
حضرت کے طریق پر چلو تم
ہوتے نہیں نام کے مسلماں

رحم

وہ لوگ ہیں خوش نصیب بیشک
فطرت میں ہی جنکے رحم مضمر
اس دہر میں نرم دل ہیں وہ لوگ
فطرت میں نہیں ہے انکے سختی
جس شخص کے دل میں رحم ہوگا

دنیا عقبیٰ انہیں مبارک
جو پیکرِ رحم ہیں سراسر
جنمیں نہیں ظلم و جور کا روگ
گھٹی میں پڑا ہے رحم انکی
حاصل اُسے ہونگے دین و دنیا

[1] اے بلال خرچ کر ۱۲

[2] ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ (البلد) (سو جو ناحق کی شیخی مارتا ہے چاہیئے تھا کہ اس گھاٹی میں ہو کر گزرتا) اس کے علاوہ ان لوگوں کے (زمرہ) میں ہوتا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی ہدایت کرتے رہے اور (نیز) ایکدوسرے کو (مخلوقِ خدا پر) رحم کرنے کی ہدایت کرتے رہے یہی لوگ (آخرت میں) مبارک (و خوش نصیب) ہونگے

اللہ کی اسپہ ہوگی رحمت
مقبول جہاں ہے وہ نہایت

دنیا میں بھی نیکنام ہے وہ
عقبیٰ میں بھی شاد کام ہے وہ

بالمرحمۃ کہکے کبریا نے
بخشے ہیں دین کے خزانے

انسان میں رحم کی ہو عادت
ہرگز نہیں چاہیئے قساوت

سنلو یہ رسولِ حق کا ارشاد
اور اس کو رکھو ہمیشہ تم یاد

جو اہلِ زمیں پہ مہرباں ہو
خوش اس سے خدائے آسماں ہو

یاد آگئی مجھ کو نظمِ سعدی
تم کان لگا کے سنلو یہ بھی

حاصل نہ شود رضائے سلطاں
تا خاطرِ بندگاں نہ جوئی

خواہی کہ خدائے بر تو بخشد
با خلقِ خدائے کن نکوئی

وہ کون بشر ہے دل کا اندھا
جو حق کی عطا کا ہو نہ بندا

اگر چاہتے ہو حصولِ مقصد
ہو رحم خدا کا تم پہ بیحد

کرتے رہو رحم تم بھی سب پر
بیوہ، بیکس، یتیم، مضطر

امانت

جس میں کہ ہے شیوۂ امانت
ہے اسکی جہاں میں قدر و عزت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ (ابوداؤد و ترمذی)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہربانی کرنیوالوں پر خدائے رحمٰن مہربانی کیا کرتا ہے تو تم زمین والوں پر مہربانی کرو (خدا) تم پر مہربانی کریگا ۱۲

کرنے لگے کوئی گر خیانت
اس چیز میں جو کہ ہو ودیعت

عزت برباد اس کی ہوگی
تم نے یہ بات دیکھی ہوگی

عزت جس آدمی نے کھودی
بے لطف ہی رہ گئی پھر اسکی

جس کی جو چیز تم نے لی ہو
یا اسنے محافظت کو دی ہو

ویسی ہی اُسے حوالہ کر دو
جب دینے لگو تو بے ضرر دو

اچھا نہیں اسمیں کچھ تصرف
دینے میں نہ ہو تمہیں تکلف

اچھا ہے جو بار سر سے ٹلجائے
ورنہ ممکن ہے کچھ بدل جائے

کرنا ہرگز نہ تم خیانت
خالق کہے اس سے سخت نفرت

جو شئے لی ہو بغیر نقصاں
اس کا دینا ہے فرض انساں

گر پیش نظر ہو اَنْ تُؤَدُّوْا
عزت میں کمی نہ ہو سر مو

اللہ نے حکم دیدیا ہے
ارشاد جناب مصطفیٰ ہے

جس کو نہیں عادت امانت
ایماں کی نہیں ہے اسمیں دولت

سہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدِّ الْاَمَانَۃَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ (ابوداؤد و ترمذی) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تجھے امانت دی ہے اُسے اسکی امانت ادا کر دے اور جس نے تیری خیانت کی ہے تو اسکی خیانت نہ کر ۱۲

سہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا (النساء ع ۸) (سورۂ نساء) اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت (رکھنے) والوں کی امانتیں (جب مانگیں) اُن کے حوالے کر دیا کرو ۱۲

سہ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَھْدَ لَہٗ (مشکوٰۃ) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

باقی حاشیہ بر صفحہ ۶۷

خائن کو کہا گیا منافق | خائن نہیں دوستی کے لائق
مومن جو دم کرے خیانت | ایماں رہتا نہیں سلامت
مشکل ہے بہت امین ہونا | سب خلق میں بہترین ہونا
یہ بھی سن لو یہ وصف جوہر | محدود نہیں ہے صرف زر پر
ہر شئے میں ہی حاجت امانت | ہر بات میں اسکی ہی ضرورت
سلطاں ہے حقوق کا محافظ | ہے ملک کے حق میں ایک واعظ
حاکم کے واسطے حکومت | جب غور کرو تو ہے امانت
انسان کا جسم و جان دولت | عزت ناموس دین و ملت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۶) ہمیں بہت کم ایسا قصہ سنایا جسمیں یہ نہ فرمایا ہو کہ جو امانت دار نہیں اس کا کچھ ایمان نہیں اور جسے پاس عہد نہیں اس کا کچھ دین نہیں ۱۲

سہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ (صحیحین) ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ گو روزہ رکھتا نماز پڑھتا اور اپنے تئیں مسلمان سمجھتا ہو (۱) جب بات کہے جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے خلاف کرے (۳) جب اسکے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے ۱۲

سہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ اِذَا یَغُلُّ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاِیَّاکُمْ اِیَّاکُمْ (صحیحین) ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کی امانت میں خیانت کرنیوالا خیانت کرتے وقت مومن نہیں رہتا ایمان کامل ہو من مراد ہے تو لوگو اس گناہ سے اپنے تئیں دور رکھو۔ اپنے تئیں دور رکھو۔ ۱۲

حریت مذہبی و قومی — یہ سب ہیں امانتیں خدا کی
ان میں سے ہر ایک کی حفاظت — گر تم سے نہ ہو تو ہے خیانت
کہنا نہ کسی کا راز سنکر — شامل یہ اسی میں ہے مقرر
سرقہ ہو کہ غصب ہو کہ رشوت — صادق ان سب پہ ہے خیانت
یہ بات ذلیل کس قدر ہے — اس میں کتنا بڑا ضرر ہے
اک شخص کی داب لیں امانت — مرضی کے خلاف بے اجازت
اس نے تو دیا امیں سمجھکر — ہم نے بدلے کچھ اور تیور
رکھی ہو جو چیز غبن کر لیں — یوں عزت و جان و مال و زر لیں
ہیں ایک کے حفظ میں جو اشیاء — تم کو کچھ حق نہیں ہے اسکا
اک شخص کا مال چھین لینا — گویا ایمان کا ہے دینا
سرقہ ہو کہ غصب ہے خیانت — دارین میں پاؤ گے عقوبت
رشوت بھی گناہ ہے سراسر — اس جرم کے مرتکب ہیں اکثر

؎ وَلَا تَاكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ ۲۲) اے مسلمانو آپس میں ناحق (ناروا) ایک دوسرے کے مال خورد برد نہ کرو اور نہ مال کو حاکموں کے پاس (رسائی پیدا کرنیکا) ذریعہ بناؤ کہ لوگوں کے مال میں سے کچھ جان بوجھ کر ناحق ہضم کر جاؤ ۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ (مشکوٰۃ) عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور رشوت دینے والے دونوں پر لعنت کی ہے ۱۲

جو مردِ شریف ہو وہ ہرگز
رشوت کو نہیں رکھیگا جائز

یہ سب ہیں مخالف امانت
یہ عیب ہیں داخل خیانت

اک شخص تھا اِس صفت میں مشہور
تھا مکر و دغا سے منزلوں دور

اِس مرد کا نام تھا سموال
تھا عہد و وفا میں فرد اکمل

اِس وصف میں تھا وہ شخص یکتا
مشہور عرب تھا نام اسکا

اک روز اک مرد امرأ القیس
جرأت میں تھا فرد امرأ القیس

آیا اور اس نے حسب آئیں
اپنی زرہیں امانتاً دیں

زرہیں یہ کہکے کیں حوالے
لے لونگا جب آؤنگا سفر سے

لیکن تھا یمن کا ایک حاکم
سُن کر یہ خبر ہوا وہ عازم

رکھتا تھا جو بغض و کینہ دلمیں
اِس مردِ امیں سے مانگے زرہیں

زرہیں دینے کا سنکے انکار
لڑنے کے لیے ہوا وہ تیار

دیکھا جو عدو کا زور و تمکیں
گھبرایا سموال خوش آئیں

بیٹھا رہا قلعہ ہی کے اندر
شاکر قسمت پر اپنی ہوکر

لیکن باہر تھا اس کا بیٹا
اس وقت شکار کو گیا تھا

دشمن نے کیا اُسے گرفتار
دینے لگا ہر طرح کے آزار

کہلا بھیجا کہ زرہیں دیدو
ورنہ لڑکے کو مردہ سمجھو

زرہیں دیدو تو ہوگا بہتر
ورنہ یہ پسر ہے اور خنجر

کیا کہنا ہے واہ اے سموأل
تیوری پر بھی ذرا نہ تھا بل

زرہیں نہیں دینی تھیں نہیں دیں
کہلا بھیجا بحفظ تمکیں

جس نے جو چیز مجھکو دی ہے | تاکید حفاظت اُسنے کی ہے
ہرگز کسی اور کو نہ دوں گا | ٹیکا یہ کلنک کا نہ لوں گا
مانا کہ جو چیز ہے امانت | کچھ بھی نہیں اسکی قدر و قیمت
لیکن میرا تو فرض ہے یہ | ہوں میں تو امین غرض ہے یہ
سوکھا سا جو یہ جواب پایا | غصہ اُس کینہ جو کو آیا
سر تن سے جدا کیا پسر کا | دل ہو گیا غم سے خوں پدر کا
دیکھا کیا اور دم نہ مارا | تڑپا کیا خاک و خوں میں پیارا
پابند وفا جو وہ رہا ہے | ضرب المثل آج ہو گیا ہے
جو شخص اس وصف میں ہو افضل | کہتے ہیں وفا میں ہے سموال
سمجھو تاریخی اس بیاں کو | عبرت حاصل کرو سبق لو
چھوٹے نہ یہ شیوہ دیانت | تھامے رہو دامن امانت
مخصوص صفت ہے یہ نبیؐ کی | پھر کیوں نہ ہو ہر صفت سے اچھی
سرکارؐ کا جا بجا تھا مذکور | بچپن ہی سے تھے امین مشہور
اللہ عطا کرے امانت | دے بندوں کو اپنے صدق نیت

ایفائے عہد

تم عہد کرو اگر کسی سے | پورا کرو اُسے خوشی سے

؎ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (المائدہ ع۱) مسلمانو (اپنے) اقرار عہد کو پورا کرو

کرنا لازم ہے وعدہ ایفا — ہر طرح سے کر دو اسکو پورا
تم قول اگر کسی کو دیدو — اس کا ہر وقت دھیان رکھو
جتنے گزرے ہیں لوگ اچھے — تھے اپنی زبان کے وہ سچے
بعضوں نے تو اپنی جان دیدی — لیکن نہ ذرا زبان پلٹی
ایسوں کی ثنا خدا نے کی ہے — قرآں میں صفت لکھی ہوئی ہے
جھوٹے وعدوں کو چھوڑ دو تم — ایسے پیماں کو توڑ دو تم
ہرگز نہ کرو فضول وعدہ — اچھوں کا تو یہ نہیں ہے شیوہ
وعدہ نہ کرو بحد امکاں — بہتر ہے کہ کم ہوں عہد و پیماں
اچھا ہے کہ ہو سکے جہانتک — وعدہ نہ کیا کرو یکایک
پہلے تم سوچ لو سمجھ لو — ممکن ہو اگر تو قول دیدو
جب بات کوئی زباں سے نکلی — بے شک وہ ہوگئی پرائی
وعدہ کی ہے سخت ذمہ داری — دشوار ہے اسکی استواری
گو وعدہ کا سہل تر ہے اظہار — لیکن ایفا ہے سخت دشوار

ہ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا (البقرۃ ع ۲۲) (اصل نیکی تو انکی ہے جنہوں نے کسی بات کا) اقرار کرلیا تو وہ اپنے قول کے پورے ثابت ہوئے ۱۲

ہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدَةً فَتُخْلِفَهُ (ترمذی) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی سے جھگڑا مت کر اور نہ اس سے (اسقدر) مزاح کر جس سے اُسے تکلیف ہو اور نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کر جسکو پورا نہ کرسکے ۱۲

یوں لے لو نہ سر یہ ذمہ داری ‏ ‏ دیکھو ہو گا یہ بوجھ بھاری

لیکن جب عہد کر چکو تم ‏ ‏ ایفا میں اسکے پھر رکو تم

یہ جان لو منہ سے جو کہو تم ‏ ‏ قائم اُس عہد پر رہو تم

پھر جان بھی اسمیں گر چلی جائے ‏ ‏ پوری وہ ضرور بات کیجائے

انسان کیواسطے صداقت ‏ ‏ بے شک ہی جوہر شرافت

وعدہ کرنا ہمیشہ سچا ‏ ‏ دنیا نہیں کہ کے جھوٹا ہو کا

سچے پہ خدا کی ہے عنایت ‏ ‏ سچ ہے یہ وصف آدمیت

جو منہ سے نکالو تم وہ سچ ہو ‏ ‏ ہر بات میں اسکا دھیان رکھو

سرکار کے صدق و راستی اور ‏ ‏ ایفائے عہود پر کرو غور

عبداللہ سے ہی یوں روایت ‏ ‏ بچو حاصل کرو نصیحت

ف عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْحَسْمَاءِ قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُّبْعَثَ وَبَقِیَتْ لَہٗ بَقِیَّۃٌ مَبِیْعٍ فَوَعَدْتُہٗ اَنْ اٰتِیَہٗ فِیْ مَکَانِہٖ فَنَسِیْتُ فَذَکَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَاِذَا ھُوَ فِیْ مَکَانِہٖ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ اَنَا ھٰھُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ اَنْتَظِرُکَ (ابوداؤد) ابو الحسماء کے بیٹے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکی بعثت کے زمانے سے پہلے ایک چیز خریدی تھی اور بیع کی کچھ قیمت میرے ذمہ باقی رہگئی تھی میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ باقی قیمت اسی جگہ لا حاضر کرتا ہوں (میں وعدہ تو کر لیا مگر مکان پر آکر بھول گیا) اور تین روز کے بعد یاد آیا (گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ) آپ اسی جگہ تشریف رکھتے تھے (مجھے دیکھکر) فرمایا عبداللہ! تو نے مجھے سخت تکلیف دی۔ میں تین روز سے اسی جگہ بیٹھا تیرا انتظار کر رہا ہوں ۱۲

باقی کسی شے کی تھی جو قیمت — عبداللہؓ نے کہا کہ حضرتؐ
حاضر کرتا ہوں میں اسی جا — میرا کریں انتظار مولا
کی عادت لطف نے سفارش — حضرتؐ نے قبول کی گذارش
لیکن وہ صحابیؓ ایسے بھولے — آئے نہیں تین روز گھر سے
وہ بھی تھے اگرچہ صادق الوعد — لیکن یاد آیا تین دن بعد
سرکارؐ کے پاس دوڑے آئے — لانی جو چیز تھی وہ لائے
فرمانے لگے رسولؐ باری — تم نے تکلیف واقعی دی
وعدہ کی بنا پہ میں اسی جا — بیٹھا رہا انتظار کرتا
سبحان اللہ آپ کو تھا — اپنے وعدہ کا پاس کتنا
یہ واقعہ پڑھ کے دل میں سوچو — وعدہ ہے بہت اہم سمجھ لو
سُن لی اپنے نبیؐ کی حالت — تم بھی تو ہو اُنہیں کی امت
لازم ہے پیروی نبیؐ کی — ہے اس میں تمہاری ہی بھلائی

خُودداری

خودداری وتمکنت ہی زیور — انسان کا ہے نفیس جوہر
یہ دل کی ہے اک لطیف تحریک — کرتی ہے وقار سے یہ نزدیک
بڑھتا ہے بشر کا اس سے اعزاز — ہم جنسوں میں ہوتا ہے وہ ممتاز
ایسے کاموں سے رکھتی ہے باز — جس میں قائم رہے نہ اعزاز

جس سے کچھ فرق وضع میں آئے | عزت جس سے کہ رائگاں جائے

ہر امر رکیک سے ہے مانع | ہر وصف حسن ہے اسکا تابع

اعزاز و شرف ہے اسکا جوہر | انساں کو یہ کرتی ہے موقر

دولت یہ آدمی کو حاصل | ہوتی ہے جب اسکا دل ہو مائل

عزت اور سروری کیجانب | رفعت اور برتری کیجانب

حاصل ہوتی ہے سربلندی | عزت دولت سے ارجمندی

جو شخص ہو باوقار و خوددار | اچھے رہتے ہیں اسکے اطوار

یہ وصف ہو جسے عنایت | آتی نہیں اسکے پاس نکبت

رہتا ہے یہی خیال ہر دم | میرا ہو نہ مرتبہ کہیں کم

سرزد نہ ہو کوئی کام ایسا | کردے جو ذلیل و خوار و رسوا

عزت پہ کہیں نہ حرف آئے | ایسا نہ ہو اپنی بات جائے

اپنے اقوال سے وہ ہر دم | کرتا رہے حفظ ما تقدم

افعال برے کرے نہ ہرگز | بے جا وہ قدم دھرے نہ ہرگز

آلودہ کرے نہ اپنا دامن | عصیاں سے بھرے نہ اپنا دامن

نیت میں نہ اسکی ہو خرابی | کرتا نہ ہو کام میں شتابی

عصمت اُس کی نگاہباں ہو | خود اسکا ضمیر پندخواں ہو

تقویٰ جوہر ہو اسکے دلمیں | عفت مضمر ہو اسکے دلمیں

ہر خلق عظیم کا ہو معدن | ہر وصف حسن سے ہو مزین

لوگوں کی نظر میں ہو نہ کہتر | اپنے کو نہ وہ کرے محقر

جو خود کو ذلیل و خوار کردے / اپنے کو جو بے وقار کردے
اسمیں نہیں بات تمکنت کی / دولت نہیں حفظ مرتبت کی
جس نے خود کو گرا دیا ہو / اپنی ہی نظر میں جو برا ہو
اوروں کی نظر میں بھی برا ہے / اوج عزت سے گر گیا ہے
خودداری سے جاتی ہے دنائت / ہو جاتی ہے مستقل طبیعت
ثابت قدمی ہو ہر خطر میں / اپنا اعزاز ہو نظر میں
لالچ کو یہ وصف روکتا ہے / ہر ایک بدی سے ٹوکتا ہے
جب فعل رذیل سے ہو پرہیز / نام آوری اُسپہ ہو گہر ریز
عزت اسکی بنی رہیگی / خاطر اُس کی غنی رہیگی
انسان کبھی نہ کھائے دھوکے / اپنے جذبات بد کو روکے
خودداری پہ گر عمل کروگے / دنیا میں با وقار ہو گے
خودداری ہے اور شئے غرور اور / وہ وصف ہے نیک یہ برا طور
خودداری ہے جوہر شرافت / کرتا ہے غرور پست فطرت
اپنے کو سنبھالنا ہے محبوب / اپنے کو بڑا سمجھنا معیوب
خودداری کا اک ثمر ہے عفت / اور دوسرا پھل ہے اسکا غیرت
عفت غیرت نہیں ہے جس میں / اس شخص کا ہو شمار کس میں
بوزینہ خصال ہے وہ ناداں / صورت میں اگرچہ ہو وہ انساں

خودداری کا وصف جس نے کھویا
انسان کے نام کو ڈبویا

غبطہ

دیکھے جو کسی کو خود سے بہتر
ہوتا ہے بشر کو غبطہ اکثر

یہ وصف ہے واقعی مبارک
ہے یہ سبب کمال بیشک

غبطہ اسواسطے ہے جائز
خود بھی کرے سعی ہو گا فائز

جب تک نہ ہو آدمی میں یہ بات
جب تک بلند ہوں خیالات

جس میں نہ ہو خواہش ترقی
ثروت کی نہ آرزو ہو جس کی

بڑھتے ہوئے ہوں نہ جب ارادے
رفعت کا جسے نہ دھیان آئے

ہرگز خوشحال وہ نہ ہوگا
اور اہل کمال وہ نہ ہوگا

پستی میں رہیگا عمر بھر وہ
دنیا میں رہیگا بے ہنر وہ

بیشک ہے یہ مقبلوں کا شیوہ
انساں میں ہے اک یہی تو جذبہ

حاصل ہوتی ہے جس سے رفعت
بڑھتی ہے بشر کی قدر و قیمت

دیکھو جو کسی کو نام آور
پاؤ جو کسی کو خود سے بہتر

اس کا ارمان تم کو آئے
احساس دل کو گدگدائے

خواہش ہو کہ مثل اسکے بنجائیں
عزت، رفعت، بزرگیاں پائیں

ہم کو بھی نصیب ہو یہ دولت
اس خاص ہنر کی ہو لیاقت

اعزاز میں ہو جو کوئی فائق
ہم بھی ہو جائیں اسکے لائق

عالم فاضل اگر کوئی ہو
ہو خواہش علم و فضل تمکو

دولت ہو اگر کسی کو حاصل — کرنے لگیں ہم بھی سعی کامل
ہے واقعی یہ شریف جذبہ — ہے خلق میں اسکا نام غبطہ
غبطہ ہے یہ حسد نہیں ہے — یہ نیک صفت ہے بد نہیں ہے
غبطہ ہے خیر، رشک شر ہے — اک عیب ہے اور اک ہنر ہے
ہے سعی کمال کا قرینہ — ہے بام عروج کا یہ زینہ
جس دل میں یہ نہ گدگدی ہو — حاصل ہو گا نہ اوج اسکو
یہ ہے اخلاق فاضلہ سے — سمجھو اوصاف کاملہ سے
ہوتی ہے حسد میں بھی یہی شئے — اسکا بھی مادہ یہی ہے
یہ عادت نیک ہو کہ بد ہو — یہ شئے غبطہ ہو یا حسد ہو
ہر اک صورت میں مرد مفضول — اپنا رکھتا ہے بس یہ معمول
کرتا ہے بغیر فکر و وسواس — فاضل کی فضیلتوں کا احساس
حاسد ہے مگر بدی کے درپے — نعمت کا زوال چاہتا ہے
غبطہ کا یہ مدعا نہیں ہے — غبطہ میں کوئی خطا نہیں ہے
اوروں کے زیاں سے کچھ نہیں کام — مقصود ہے اپنا سود و آرام

تعصّب

ہرگز زیبا نہیں تعصب — یہ عیب ہے باعث تعجب

؎ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَشْفَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْعَصَبِیَّةُ قَالَ اَنْ تُعِیْنَ قَوْمًا عَلَی الظُّلْمِ (ابوداؤد) واثلہ بن اشفع کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جس عصبیۃ کو آپ منع فرماتے ہیں) باقی بر صفحہ

یہ جہل بڑی بری بلا ہے | یہ درد وہ ہے جو لا دوا ہے
ایماں میں اس سے نقص آئے | عاصی مومن کو یہ بنائے
ہے نفس خبیث کی شرارت | کرتا ہے جو ناروا حمایت
ظلمت ہے آدمی کے دل کی | جس نے یہ آگ مشتعل کی
ویراں کئے ہیں شہر اس نے | کیا کیا نہیں ڈھائے قہر اس نے
کتنے ہوئے اس سے خانہ برباد | ڈالی اس نے کچھ ایسی افتاد
پیاسا ہے آدمی کے خوں کا | شعلہ ہے یہ آتش جنوں کا
باقی نہیں رکھتا آدمیت | کھو دیتا ہے ایک دم میں غیرت
اندھا بہرا بنائے دم میں | انساں نہ آئے اسکے دم میں

(بقیہ صفحہ ،،) وہ عصبیہ ہے کیا چیز ؟ فرمایا تیرا اپنی قوم کی ناحق بات پر مدد کرنا ۔

سے عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّۃٍ وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِیَّۃً وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّۃٍ (ابوداود) جبیر ابن مطعم سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قوم کی (بیجا) حمایت کیطرف لوگوں کو بلائے (یعنی اس بات کی تحریک کرے کہ لوگ مبتلائے تعصب ہو جائیں) تو وہ ہم میں سے نہیں اور جو شخص قوم کی حمایت (بیجا) کے لئے لڑے وہ ہم میں سے نہیں اور جو حالت تعصب میں مر جائے وہ ہم میں سے نہیں ۱۲

سے عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ (رواہ ابوداود) ابو الدرداء سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو الدرداء تیرا کسی چیز کو دوست رکھنا (اسکی برائی اور عیب سے) تجھے اندھا اور بہرا کر دیتا ہے ۔ ۱۲

اپنے مذہب کی پاسداری — انساں کا ہے فعل اضطراری
حق بات کی تم کرو حمایت — حق کی کرتے رہو اشاعت
جو آپ کو اپنے سچے دل سے — حق گوئی و راستی پہ سمجھے
اوروں کو بھی راہ حق دکھائے — اوروں کو بھی راستی سکھائے
عالم پہ ہے فرض حق کا اثبات — لازم ہے کہ روکدے خرافات
حق پہ جو جاں نثار ہوگا — دارین میں کامگار ہوگا
ہو تم سے اگر کسی کو نسبت — تمپر لازم ہے اُسکی نصرت
لیکن رہو تم ہمیشہ محتاط — ہونے پائے نہ اسمیں افراط
ہو طرز عمل تمہارا اچھا — بیجا حرکت سے ہو مبرا
تقریر میں حد سے بڑھ نہ جاؤ — بے فائدہ جوش میں آؤ

مه عَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِيرٍ الشَّامِيِّ مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ مِنْ اِمْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فُسَيْلَةُ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ (ابن ماجہ) عبادہ بن کثیر شامی جو فلسطین کے باشندوں میں سے (ایک نہایت معتبر اور ثقہ آدمی) ہیں اہل فلسطین میں کی ایک عورت سے جسکا نام فسیلہ تھا روایت کرتے ہیں کہ فسیلہ نے کہا میں نے اپنے باپ کو کہتے سنا کہ اُسنے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یعنی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آدمی کا اپنی قوم کو دوست رکھنا عصبیۃ ہے پیغمبر صاحبؐ نے (جواب میں) فرمایا کہ نہیں ولیکن آدمی کا اپنی قوم کی ناحق بات پر مدد کرنا عصبیۃ ہے ۱۲

اس کا ہر دم خیال رکھنا | ہر امر میں اعتدال رکھنا
اوروں کا حق تلف نہ ہو جائے | دُرِّ ایماں خزف نہ ہو جائے
اپنے ہوں اگر تو ہونے دیجے | ناحق باتوں کی پیچ نہ کیجے
دشمن میں بھی گر ہوں عمدہ اوصاف | ہے ماننا ان کا عین انصاف
ورنہ ہٹ دھرمی ہے سراسر | کر دیتی ہے جو ذلیل و بدتر
اول ہوتی ہے اس سے نفرت | بڑھنے لگتی ہے پھر عداوت
تم میں ہونگے کمال جتنے | سمجھے جائینگے سب وہ فتنے
نظروں میں حقیر تم بنو گے | مقبول نظر کبھی نہ ہو گے
تذلیل کے ہو کبھی نہ درپے | یہ بات سنو بہت بری ہے
اچھی نہیں دوسروں کی تحقیر | رہتی نہیں اسمیں اپنی توقیر
فرمان خدا ہے لَا تَسُبُّوا[1] | رکھو اپنی زباں پہ قابو
جَادِلْهُم بِالَّتِی[2] کا ہو دھیان | ہو پیش نظر خدا کا فرمان

[1] وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (الانعام) سلمانو!
جو لوگ خدا کے سوا (دوسرے دوسرے معبودوں کو حاجت روائی کے لئے) بلایا (یعنے انکی پرستش کیا) کرتے ہیں۔ ان کو برا نہ کہو۔ یہ لوگ (بھی) براہ نادانی ناحق (ناروا) خدا کو برا کہہ بیٹھینگے۔

[2] اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۔ (النحل ع ۱۶)
(اے پیغمبر لوگونکو) عقل کی باتوں اور اچھی اچھی نصیحتوں سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ اور انکے ساتھ بحث (بھی) کرو تو ایسے طور پر کہ وہ (لوگوںکے نزدیک) بہت ہی پسندیدہ ہو (اے پیغمبر جو کوئی خدا کے رستہ سے بھٹکا۔ تمہارا پروردگار اس (کے حال سے) بخوبی واقف ہے اور (نیز) وہ ان (لوگوں کے حال) (بھی) بخوبی واقف ہے جو راہ راست پر ہیں ۱۲

محدود رہو بحد شروع
ہر بات کرو بطرز مطبوع

مقصود ہو صرف استمالہ
اوہام و شکوک کا ازالہ

تالیف قلوب گر ہو منظور
تم ہو گے مباحثہ میں منصور

باطل جو کرو کسی کا مذہب
اپنے کو رکھو بہت مہذب

برتو ہر وقت آدمیت
ملحوظ رہے تمہیں شرافت

تم کام جو لو ملائمت سے
اور دور رہو نہ مصلحت سے

سب لوگ رہینگے تمکو محبوب
ہو جاؤ گے تم دلونکو مرغوب

باطل کی کبھی مدد نہ کرنا
بے راہ کہیں قدم نہ دھرنا

لازم ہے کہ قوم کا رکھو پاس
ہر دم رہے دل میں اسکا احساس

سچے مذہب کی تم کرو تیچ
ہر وقت ہو مطمح نظر سچ

اوروں کی مگر نہ ہو برائی
در پردہ ہے اسمیں خود ستائی

اس عادت بد سے دور بھاگو
بھاگو۔ بھاگو۔ ضرور بھاگو

نرمی سے کہو۔ کہو اگر بات
نکلے نہ زبان سے خرافات

میٹھی باتوں سے رام کرلو
دشمن کو بھی تم غلام کرلو

دو زہر بھی تو شکر ملا کر
جسمیں نہ گراں ہو وہ کسی پر

مشہور ہے یہ کہ سچ ہے کڑوا
حکمت سے بنا لو سچ کو میٹھا

؎ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ (ترمذی) معدان کے بیٹے خالد (تابعی) معاذ بن جبل

بقیہ بر صفحہ ۸۲

کینہ

ہوتا ہے جو کینہ دل میں پیدا ۔ انساں نہیں اپنے بس میں رہتا
رہتی ہے خلش مدام دل میں ۔ اور خواہش انتقام رہتی
آتا ہے کبھی جو ذکر دشمن ۔ ہوتی ہے ضرور دل کو الجھن
ملنے کا جو اتفاق ہو جائے ۔ جینا کمبخت شاق ہو جائے
کینہ سے بری نہیں کوئی شے ۔ کینہ دوزخ کا اک شرر ہے
اسکو نہ لگے ہوائے شیطاں ۔ ورنہ ہوگا یہ آتش افشاں
بڑھ جائیگا جب یہ رفتہ رفتہ ۔ ڈھائیگا غضب یہ رفتہ رفتہ
زیادتی [عہ] کوئی کرے جو تم پر ۔ تم دفع کرو ضرور بڑھ کر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۱) صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی (مسلمان) کو کسی ایسے گناہ پر سرزنش کرے جو اس سے صادر ہوا ہے (اور سرزنش بھی اسطرح کرے جس سے اُسے عار آئے) تو جب تک وہ خود اسی گناہ میں مبتلا نہ ہولے گا مرے گا نہیں ۱۲

عہ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ (البقرہ ۲۴۶) وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ٥ (البقرہ ۲۴۶) جو تم پر (کسی قسم کی) زیادتی کرے تو جیسی زیادتی اُس نے تم پر کی ویسی ہی تم بھی اسپر کرو (جزو آیت ۱۹۰ سورہ ۲) اور زیادتی نہ کرنا اللہ کسی طرح زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (جزو آیت ۱۸۶ سورہ ۲)

سرزد ظالم سے ظلم جب ہو
بہتر تو ہے کام ضبط سے لو
انصاف کو ہاتھ سے نہ دو تم
ہوگا گر انتقام بیجا
ہرگز جائز نہیں ہے یہ بات
بغض و کینہ رکھو ہمیشہ
بہتر ہے خطا معاف کردو
غصہ جو ہو تین دن سے زائد
اس امر کا اہتمام رکھو

جب جان پہ بے سبب تعب ہو
گر یہ نہ ہو انتقام لے لو
حد سے بڑھ کر عوض نہ لو تم
ظالم مظلوم خود بنے گا
تا عمر کرو نہ تم ملاقات
بچاؤ جہاں میں ظلم ہمیشہ
سینہ کینہ سے صاف کردو
پیدا ہوجاتے ہیں مفاسد
کینہ سے ذرا نہ کام رکھو

ع وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران ع ۱۱) اور مسلمانو! سب مل کر مضبوطی سے اللہ (کے دین) کی رسی کو پکڑے رہو اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہونا ۱۲

ع فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا (البقرہ ع ۱۳) بس معاف کردو اور درگزر کرو ۱۲

ع عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ هٰذَا وَیُعْرِضُ هٰذَا وَخَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ (صحیحین) ابو ایوب انصاری کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن سے اوپر کسی شخص کو اپنے بھائی سے ترک ملاقات جائز نہیں کہ دونوں مڈبھیڑ ہوں تو ایک ادھر کو منہ موڑ کر چلا جائے اور دوسرا ادھر کو اور دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام (علیک) کرے ۱۲ مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ (ابوداؤد) جس نے اپنے بھائی کو ایک سال تک ملاقات ترک رکھی گویا اس نے اسے قتل کر ڈالا

لقمان نے اپنی حسب عادت — اکدن بیٹے کو کی نصیحت
اے جان پدر یہ یاد رکھنا — ہرگز نہ کبھی عناد رکھنا
زیبا نہیں دشمنی بشر کو — کیوں مول لیں آپ ہی ضرر کو
ہے بغض کی جب کسی کو عادت — قسمت میں نہیں ہے اسکے راحت
افضال خدا سے دور ہے وہ — نادان ہے بے شعور ہے وہ

تمسخر

اوروں کی ہنسی نہیں ہے زیبا — ہنسنے سے کسی پہ فائدہ کیا
کیوں اور کا مضحکہ اڑاؤ — کیا وجہ کسی کو کیوں چڑھاؤ
آپس میں اگر ہنسی بڑھیگی — پھر رنجش باہمی بڑھیگی
تم طعن کرو نہ دوسروں پر — تہمت رکھو نہ اور کے سر
کچھ باعث آبرو نہیں یہ — تہذیب کی گفتگو نہیں یہ
ایسے حرکات چھوڑ دو تم — تمکین کے ساتھ ہو تکلم
محمود ہے وصف بردباری — چھوڑو گے اسے تو ہوگی خواری
اوروں کے مضحکہ سے حاصل — دیکھو تم میں ہیں کیا فضائل
پہلے تم آپ یہ کرو غور — دراصل تمہارے کیسے ہیں طور
تم میں تو نہیں ہے کوئی خامی — کیا سب اوصاف ہیں گرامی
ہر ایک صفت میں تم ہو کامل — ہر فعل حسن کے تم ہو عامل
ہوگے اسوقت حق بجانب — پھر تمکو مزاح ہے مناسب

لیکن تم میں ہے ایسی کیا بات — غیروں پہ جو کرتے ہو مباہات
اکثر جو مزاح کے ہیں عادی — فطرت میں ہے جنکی کج نہادی
ایسا بھی ہوا ہے بیسیوں بار — باتوں میں بڑھی کچھ ایسی تکرار
لڑ لڑ کے ہوئے وہ خانہ برباد — دیکھو یہ مزاح کی ہے افتاد
بنیاد یہی ہے دشمنی کی — اچھی نہیں بات دل لگی کی
لیکن ہے ظرافت اور ہی شے — اس کا ہونا بُرا نہیں ہے
ہے زندہ دلی بھی اک نعمت — انسان میں چاہیئے ظرافت
خوشدل رہے آدمی ہمیشہ — اندوہ و الم کا ہے یہ تیشہ
جو خندہ جبیں ہی خوش رہیگا — پائے گا نہ دکھ نہ غم سہیگا
ہاں زندہ دلی ہی زندگی ہے — یہ بھی اک حسنِ آدمی ہے
لیکن جسمیں کہ ہو تمسخر — ہوتا ہے وہ باعث تکدر
اس کی نظروں میں دل لگی ہے — اسمیں مگر اور کی ہنسی ہے
اس کا اچھا نہیں نتیجہ — ہوتا ہے یہ رنج کا ذریعہ
اس سے پرہیز ہے ضروری — تم کو لازم ہے اس سے دوری
لَا یَسْخَرْ حکم ہے خدا کا — شیوہ نہیں دل لگی کا اچھا

ے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (حجرات ۲۶) مسلمانو! مرد مردوں پر نہ ہنسیں عجب نہیں کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ (خدا کے نزدیک)

استہزا کی ممانعت ہے
مذموم بہت ہے مسخراپن
استہزا تم کبھی نہ کرنا
ابلیس کا کام ہے تمسخر
انسان ہو تم نہیں ہو شیطاں
غیروں کے نہ تم عیوب دیکھو
گر نفس کے حال سے ہو واقف
اصلاح غرض رکھو ہنسی سے

تذلیل بہت بری صفت ہے
کر دیتا ہے دوست کو یہ دشمن
اِس کوچہ میں ہاں قدم نہ دھرنا
فتنوں کا ہے اسکے یہ بڑا گُر
ہر دم اِس سے رہو ہراساں
اپنی حالت کو خوب دیکھو
رنجش کے مآل سے ہو واقف
رکھو پرہیز دل لگی سے

ظلم

کر دیتے ہیں خوبیوں کو برباد
جتنے دنیا کے ہیں معائب
بیداد خلاف معدلت ہے
ظالم سے ذلیل تر جہاں میں
کیا پاؤ گے غیر کو ستا کر
اچھا نہیں غیر کو ستانا
سوچو دل میں ذرا تو ہیہات
مانا تجھے شان و سروری دی

ظلم و ستم و جفا و بیداد
یہ عیب ہے ان سبوں پہ غالب
اسکی بیحد ممانعت ہے
ہر گز نہیں کوئی انس و جاں میں
کیا نفع ملیگا ظلم ڈھا کر
بیجا ہے غریب کو رُلانا
ہے دل کو دکھانا فخر کی بات
اورنگ و کلاہ قیصری دی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۵ - آپ سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں پر ہنسیں عجب نہیں کہ جن پر ہنستی ہیں - وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو نام دھرو ایمان لائے پیچھے بدتہذیبی کا نام ہی برا ہے اور جو (ان حرکات سے) باز نہ آئیں تو وہی

لیکن وہ پاک حق تعالے
سب سے اعلیٰ ہے سب سے بالا

اللہ ہر اک کا منتقم ہے
قبضہ میں اُسی کے ہے ہر اک شے

بدلہ ہر ظلم کا وہ لے گا
عہ ظالم کو سزائے ظلم دیگا

سہ کر ترک جفائے ناروا کو
دکھلاتا ہے منہ تجھے خدا کو

کسطرح وہ ہو خدا کا محبوب
ظالم ملعون ہے وہ مغضوب

جس نے باندھی کمر ستم پر
جس نے دل میں چبھوئے نشتر

اس کی نہیں نیکیاں بھی مقبول
ہو جاتے ہیں خار اسکے سب پھول

دو دن کی حیات پر نہ بھولو
اور روز حساب کو نہ بھولو

سہ سمجھو کہ یہ ڈھیل ہے خدا کی
مہلت جو تمہیں ذرا عطا کی

لیکن اسکی گرفت ہے سخت
کردیتی ہے ایک دم میں لخت لخت

ابن آدم ہیں بھائی بھائی
مل جل کے رہو بآشنائی

کب ظلم روا ہے بھائیوں پر
کیوں جور و جفا ہے بھائیوں پر

اوروں کو ستاؤ تم نہ ہرگز
اپنوں کو رلاؤ تم نہ ہرگز

عہ اِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (الشوریٰ ع۴) الزام تو انہی پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور ناحق (ناروا) ملک میں (لوگوں پر) زیادتی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جنکو عذاب دردناک ہوگا ۱۲-

سہ اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِينَ (الشوریٰ ع۴) بیشک وہ (اللہ) ظلم کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا ۱۲

سہ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتّٰى

(باقی برصفحہ ۸۸)

ہے ظلم کسی کا مال لینا   مانگے تو جھڑک کے ٹال دینا
اچھی نہیں سرکشی خدا سے   ڈرتے رہو آفت و بلا سے
تم نے جو کیا ہو ظلم کوئی   سمجھو کہ اسی میں ہے نکوئی
مظلوم سے مانگ لو معافی   ہو جائے خدا کرے وہ راضی
ہو جائینگے ورنہ سوختہ اعمال   مل جائینگے خاک میں سب آمال

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۷ - اِنَّہٗ اِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ (صحیحین) ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا ظالم کو ڈھیل دیا جاتا ہے یہانتک کہ جب اسکو پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا ازاں بعد پیغمبر صاحبؐ نے یہ آیت وَكَذٰلِكَ پڑھی یعنے اور (اے پیغمبر) جب بستیوں کے لوگ سرکشی کرنے لگتے ہیں اور تمہارا پروردگار ان کو (عذاب میں) پکڑتا ہے تو اسکی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے - بیشک اسکی پکڑ (بڑی) دردناک اور (بڑی) سخت ہے ۱۲

سہ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ (بخاری) ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی پر کسی طرح کا ظلم کیا ہو یعنی اسکی آبروریزی کی ہو یا مال وغیرہ چھین لیا ہو تو آج اس سے اس ظلم کو معاف کرالے اس سے پہلے کہ دینار و درہم کچھ پاس نہ ہونگے (اور معاف نہ کرایا تو قیامت کے دن) اگر اس (ظالم) کے پاس نیک عمل ہونگے تو بقدر ظلم اس سے چھین لئے جائینگے اور نیکیاں نہ ہونگی تو مظلوم کے گناہ لیکر اسپر لاد دئے جائینگے ۱۲

تم ظلم کبھی روا نہ رکھو ‏ ‏ ‏ اِس زہر کی تلخیاں نہ چکھو
بیداد کی رسم پہلے کم تھی ‏ ‏ ‏ ہوتی گئی اس میں پھر ترقی
پہنچی آخر جب ایسی نوبت ‏ ‏ ‏ باقی نہ رہی ذرا عدالت
تب حضرت نوحؑ لائے تشریف ‏ ‏ ‏ لوگوں سے بہت اُٹھائی تکلیف
ساڑھے نو سو برس گزارے ‏ ‏ ‏ ظالم نہ ستم سے اپنے ہارے
خالق سے انہوں نے التجا کی ‏ ‏ ‏ اس قوم کے حق میں بددعا کی
طوفان ستم کا ایسا آیا ‏ ‏ ‏ جس نے انہیں خاک میں ملایا
تھے جو کہ سوار کشتی نوحؑ[۱] ‏ ‏ ‏ بس اُن کی بچی عذاب سے روح
عبرت کے لئے یہ سارا قصہ ‏ ‏ ‏ قرآن میں ہے خدا نے لکھا
لازم ہے کہ اب سے باز آؤ ‏ ‏ ‏ مخلوق پہ ظلم تم نہ ڈھاؤ

سخن چینی و چغلخوری

بدبخت ہے وہ جو ہے سخن چیں ‏ ‏ ‏ ہر سمت سے مستحق نفریں

ــه قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاَنْجَیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (الشعراء ع ۶) (اخیر کلام نوح علیہ السلام) نوح نے کہا اے پروردگار میری قوم نے مجھے جھٹلایا تو (اب) مجھ میں اور ان لوگوں میں ایک قطعی فیصلہ کر دے (یعنی ان پر عذاب نازل کر) اور مجھ کو اور ایمان والے جو میرے ساتھ ہیں انکو بچا لے چنانچہ ہم نے نوحؑ اور ان لوگوں کو جو (ان کے ساتھ تھے) بھری ہوئی کشتی میں (بٹھا کر) (عذاب طوفان) سے بچا لیا پھر اسکے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا بیشک اس (واقعہ) میں (بڑی) نشانی (ایک عبرت) ہے اور نوح کی امت کے اکثر لوگ ایمان لانیوالے تھے بھی نہیں ۱۲

یہ عادت بد ذلیل تر ہے — یہ نفس خبیث کا اثر ہے
نمّامی بہت کمینہ پن ہے — ناپاک دلوں کا مکر و فن ہے
نمّام پہ ہے خدا کی پھٹکار — دیتا ہے دلوں کو جو کہ آزار
زیبا نہیں تم کو عیب چینی — مذموم ہے کذب آفرینی
اس کی باتیں اسے سناتا — یوں بیٹھے بٹھائے دل دکھانا
ایسا کرنے سے فائدہ کیا — تم کو ملجائیگا صلہ کیا
خوبی کو نہ لینا عیب چننا — ہر عیب کو گوش دل سے سننا
اسکی جاکر لگائی اس سے — اس کی کہہ دی برائی اس سے
کہنا یہ کسی سے کچھ سنا بھی — اس نے یہ برائی کی تمہاری
اللہ بچائے اس صفت سے — اس عادت بد سے دور رکھے
ایسا جو ہو نابکار انساں — انسان کی شکل میں ہے شیطاں
سب میں ہے وہ بیگماں کمینہ — توبہ توبہ ہے بد قرینہ
نمّامی کا نخل جو لگائے — نیکی کا کبھی وہ پھل نہ پائے
اس کی ہرگز نہ آبرو ہو — جسکو عیبوں کی جستجو ہو
قرآن میں لَا تُطِعْ ہے آیا — اللہ نے ہے تمہیں جتایا

ع وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۝ (القلم ع ۱) اور (اے پیغمبر) تم کسی (ایسے نابکار) کے کہے میں (بھی) نہ آجانا جو بہت قسمیں کھاتا پھرتا اور آبرو باختہ ہے (لوگوں پر) آوازے کسا کرتا ہے (اور ادھر کی اُدھر اور اُدھر کی ادھر) چغلیاں لگاتا پھرتا ہے اچھے کام سے (لوگوں کو) روکتا رہتا ہے۔ حد بندگی سے بڑھ گیا ہے۔ بد ہے۔ اکھڑ ہے اور ان (عیوب) کے علاوہ بد اصل بھی ہے ۱۲

لوگوں کی برائیاں نہ لینا — خوبی جو ہو آپ میں نہ دینا
حضرت کو ہوا ہے حکم باری — تم چاہتے ہو جو کامگاری
جا بہکے مکر میں نہ آنا — خاطر میں کبھی نہ اسکو لانا
اچھے کاموں سے روکتا ہے — انسان کے حق میں بھیڑیا ہے
باتیں سنکر اودھر ادھر کی — بھڑکاتا ہے آگ ظلم و شر کی
فرمایا رسول حق نے سن لو — قتات عـه کبھی نہ جنتی ہو
سارے بندوں میں وہ برا ہے — اس عیب سے جو بھرا ہوا ہے
جسمیں ہو خوئے عیب چینی — عادت ہو دروغ آفرینی
وہ شخص ہے قابل ملامت — نازل ہوتی ہے اسپہ لعنت
رکھتے ہیں جو خصلت ذمیمہ — المشاؤن بالنمیمۃ عـه

عـه عن حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ قتات (بخاری) حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ سخن چین جنت میں داخل نہ ہوگا ۱۲۔

عـه عن عبد الرحمن بن غنم واسماء بنت یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیار عباد اللہ الذین اذا رؤوا ذکر اللہ وشرار عباد اللہ المشاؤن بالنمیمۃ المفرقون بین الاحبۃ الباغون البرآء العنت (مشکوٰۃ) عبد الرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے بندوں میں بہترین بندے وہ ہیں کہ جب ان کے چہروں کے نور صلاح و تقوی کو دیکھا جائے خدا یاد آجائے اور خدا کے بندوں میں بدترین بندے وہ ہیں جو ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر چغلیاں لگاتے پھرتے دوستوں میں جدائی ڈلواتے پاک اور بے لوث لوگوں کو تہمت لگاتے ہیں ۱۲

یہ وہ ہیں کہ جنکا صرف مقصد | اسکی کبھی اسکی ہے خوشامد
یاروں میں جدائی ڈالتے ہیں | اپنا مقصد نکالتے ہیں
بے لوث پہ اتہام دھرنا | بدنام بلا سبب بھی کرنا
تھا راز جو اُن کے پاس امانت ہیں | کرتے ہیں اسی میں یہ خیانت
دو شخصوں میں پھوٹ ڈالتے | شاخیں وہ نئی نکالتے ہیں
عہ یہ حضرت عائشہؓ نے اک بار | حضرتؐ سے کہا کہ شاہ ابرار
بیشک ہے صفیہ پست قامت | کافی ہے تمہیں یہی ندامت
حضرتؐ نے کہا یہ بردباری | بخشے تم کو خدائے باری
تم نے اتنی بڑی کہی بات | سمجھو جائے گر یہی بات
دریا میں ملو تو آئے اسمیں طوفان | پیدا ہو تغیر اور طغیان
موجیں مارے ابھی سمندر | دریا میں بپا ہو شور اور شر

عہ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ (ترمذی) ام المومنین حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کو صفیہ کے فلاں فلاں عیوب بس کرتے ہیں (ام المومنین حضرت عائشہ کا اس سے مقصود صفیہ کی کوتاہ قامتی کا عیب پیغمبر صاحبؐ کے سامنے مذکور کرنا تھا) پیغمبر صاحبؐ نے فرمایا۔ عائشہ! تم نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ اگر وہ سمندر میں ملائی جائے تو بلا شبہ سمندر میں تغیر پیدا کردے (اور جب سمندر کی باوجود اس بڑائی کے جو وہ رکھتا ہے یہ کیفیت ہے تو پھر تمہارے اعمال کس گنتی میں ہیں) ۱۲

یہ بات تو کچھ اہم نہیں تھی
لیکن توہین سگے قریں تھی

بدگوئی نہیں کبھی سزاوار
ہرگز نہ ہو آدمی دل آزار

بیہودہ ہی خو سے عیب چینی
کچھ خوب نہیں ہے عیب بینی

اس عیب سے حق بچائے ہمکو
اس خو کے قریں نہ لائے ہمکو

یا رب بطفیل شاہ لولاک
رکھ جملہ عیوب سے ہمیں پاک

اوصاف حمیدہ دل میں بھر دے
بدخوئی سے سینہ صاف کر دے

غیبت

غیبت ہرگز نہیں سزاوار
غیبت کا بہت برا ہے آزار

یہ ہے کہاں کوئی شرافت
کرنے لگیں دوسروں کی غیبت

اک شخص کی غیرحاضری میں
ناحق اسکے عیوب کھولیں

غیبت کرنا برا مرض ہے
کیا جانیے اس سے کیا غرض ہے

بدگوئی کسی کی پیٹھ پیچھے
کرتے ہیں وہی جو ہیں کمینے

ہرگز جائز نہیں ہے غیبت
غیبت ہے بہت کمینہ خصلت

لَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ کا فرماں
نازل کیا حق نے بہر انساں

سه یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (الحجرات ۲۶)

مسلمانو (مومنوں کی صفت) بہت شک کرنے سے بچتے رہو کیونکہ (باقی بر صفحہ ۹۴)

اللہ نے صاف کہہ دیا ہے
غیبت سے کیا ہے منع رب نے
غیبت کرنے سے باز آؤ
اَنْ یَّاکُلَ لَحْمَ پر کرو غور
بھائی جو کسی کا مر گیا ہو
اپنے بھائی کا گوشت کھانا
حاضر نہ ہو جب کوئی برادر
مردہ بھائی کا گوشت کھانا
ہرگز یہ نہ ہوگا آدمی سے
جب تم کو نہیں ہے یہ گوارا
غیبت ناپاک تر غذا ہے
انسان میں ہو بری جو عادت
اسکا اظہار اس کے پیچھے

غیبت نہ کرے کوئی برات
سمجھا معیوب اسکو سب نے
دوزخ میں نہ اپنا گھر بناؤ
غیبت کے ہیں کس قدر برائی
آئیگا لپٹ کے تم کو اسکی
فطرت یہ ہے یہ تو ظلم ڈھانا
مرنے والے کے ہے برابر
جائز رکھیگا اس کو دانا ؟
یہ تو ممکن نہیں کسی سے
غیبت کا نہ نام لو خدارا
غیبت کا شر بہت برا ہے
یا عیب ہو کوئی فی الحقیقت
کرنا ناحق کسی کے آگے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۳) بعض شک (داخل گناہ) ہیں اور ایک دوسرے کی ٹٹول میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک کو ایک پیٹھ پیچھے برا کہے بھلا تم میں سے کوئی (اس بات کو) گوارا کریگا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے یہ تو (یقیناً) تم کو گوارا نہیں۔ (تو غیبت کیوں گوارا ہو کہ یہ بھی ایک قسم کا مردار کھانا ہے) اور اللہ (کے غضب سے) ڈرتے رہو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے ۱۲

سه عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَکْرَهُهٗ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ

سمجھو ہے اسی کا نام غیبت ‏ — انجام میں جس کے ہے مصیبت
گر اس میں نہ پایا جائے وہ عیب ‏ — بہتان کہینگے اسکو لاریب
غیبت سے زیادہ یہ برا ہے ‏ — یہ اس سے بھی بڑھکے ناروا ہے
غیبت بھی ہے اتہام بھی ہے ‏ — اس کا مجرم تو مفتری ہے
اس کے لیے تسبیح یہ عادت ‏ — لا یغفر لہ کی ہے روایت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۴) مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ (مسلم) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا چیز ہے صحابہ نے عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا تمہارا اپنے (دینی) بھائی کو ایسی بات سے یاد کرنا جو اُسے ناخوش لگے (یہی غیبت ہے) کسی نے عرض کیا بھلا اگر میرے بھائی میں وہ بات موجود ہو جو میں کہتا ہوں (تو بھی غیبت ہے) فرمایا اگر اس میں وہ بات پائی جاتی ہے جو تو کہتا ہے تو بیشک تو نے اسکی غیبت کی۔ اور اگر اسمیں وہ بات نہیں ہے جو تو کہتا ہے تو یقیناً تو نے اسپر بہتان باندھا ۱۲

ے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَجَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَزْنِیْ فَیَتُوْبُ فَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَیَتُوْبُ فَیَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَةِ لَا یُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰی یَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ وَفِیْ رِوَایَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا یَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِیْبَةِ لَیْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ (مشکوٰۃ) ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت ہے (اور اسکی وجہ یہ ہے کہ) آدمی زنا کرکے توبہ کرتا ہے تو خدا اسکی توبہ قبول کر لیتا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ زانی توبہ کرتا ہے تو خدا اسے بخش دیتا ہے (کیونکہ زنا حق اللہ ہے) اور غیبت کرنیوالے کی بخشش نہیں ہوتی تاوقتیکہ وہی شخص بخشے جسکی غیبت کی ہو (کیونکہ یہ اسی کا حق ہے) اور انس کی روایت میں یوں آیا کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا زانی توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنیوالے کیلئے توبہ نہیں ۱۲

محبوب خدا نے یوں کہا ہے — غیبت ہی اشد من الزنا ہے

کہتے ہیں انس کہ مصطفےٰ جب — معراج کی شب ہوئے مقرب

اک جا حضرت یہ دیکھتے ہیں — کچھ لوگ [illegible] ہیں

تانبے کے بنے ہوئے ہیں ناخن — جس سے [illegible]

انجام کو اپنے سوچتے ہیں — اپنے چہروں کو نوچتے ہیں

ہوتے ہیں لہولہان ہر دم — کھوتے ہیں وہ اپنی جان ہر دم

جبریل نے عرض کی کہ حضرت — ان لوگوں کی کھولدو حقیقت

چنتے تھے یہ عیب ہر کسی کا — کھاتے تھے یہ گوشت آدمی کا

تہمت سے انہیں نہیں تھی صحبت غرض — بہتان کی پڑ گئی تھی عادت

اب درد سے آپڑا انہیں کام — دم بھر کے لئے نہیں ہے آرام

تکلیف و الم میں روز و شب ہیں — اس رنج و بلا میں جبکے سب ہیں

پھنس جائینگے بس ان آفتوں میں — رہتے ہیں یہاں جو غیبتوں میں

غیبت بہتان جھوٹ الزام — جنکے دن رات میں یہی کام

؎ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما عرج بی ربی مررت بقوم لهم اظفار من نحاس یخمشون وجوههم وصدورهم فقلت من هؤلاء یا جبریل قال هؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضهم۔ (ابوداؤد) انس کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میرا پروردگار مجھے اوپر چڑھا لے گیا (یعنی مجھے معراج ہوئی) تو میرا ایک ایسی قوم پر گذر ہوا جنکے تانبے کے ناخن تھے (اور وہ ان سے) اپنے چہروں اور سینوں کو چھیل چھیل کے لہولہان کر رہے تھے (میں نے جبریل سے) کہا جبریل! یہ لوگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ لوگ وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) لوگوں کا گوشت کھاتے اور انکی آبرو کے پیچھے پڑے رہتے تھے ۱۲

دل کو رہتی ہے فکر اکثر ‌ ‌ دوزخ سے نجات ہوگی کیونکر
اے بارِ خدا بحق سرورؐ ‌ ‌ بندوں پہ رحم کی نظر کر
ہم سے ہوتے ہیں روز و شب جرائم ‌ ‌ کرتے رہتے ہیں بے سبب جرائم
غیبت پھیلی ہوئی ہے سب میں ‌ ‌ ہر اک انسان ہے تعب میں
لکھے، پڑھے، مولوی، مقدس، ‌ ‌ جاہل، ان پڑھ، غریب، بیکس
یہ سب کے سب اسمیں مبتلا ہیں ‌ ‌ مجرم ہیں، قابلِ سزا ہیں
لیکن تو فضل کر الٰہی ‌ ‌ دھودے اعمال کی سیاہی
ہے ایسی وسیع تیری رحمت ‌ ‌ رکھتی ہے تری غضب پہ سبقت
غیبت سے بچائے رکھ الٰہی ‌ ‌ بندونکی نہ اس سے ہو تباہی
ہم تیرے رسولؐ کی ہیں امت ‌ ‌ ہم سے ہی انھیں بڑی محبت
امت کا الم نہ تھا گوارا ‌ ‌ ہر وقت خیال تھا ہمارا
تو اُن کے طفیل بخش ہم کو ‌ ‌ کر دور دلوں سے رنج و غم کو
باطن کے مرض کو دور کر دے ‌ ‌ سینوں کو معرفت سے بھر دے
ہو فضل ترا تو کچھ نہیں دور ‌ ‌ ہو جائیں تمام جرم کافور
کرتے ہیں خطا کا اپنی اقرار ‌ ‌ تو بخشدے اے کریم غفار
ہیں گرچہ ہمارے جرم بیحد ‌ ‌ تو کر دے معاف بہر احمدؐ
رحمت کے امیدوار ہیں ہم ‌ ‌ ہر چند گنہگار ہیں ہم
ہم نے لَا تَقْنَطُوْا کا ارشاد ‌ ‌ قرآن شریف سے کیا یاد

؎ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (الزمر ۲۶) (اے پیغمبر ان لوگوں سے (آپ) کہو)

اپنے ارشاد کے اثر سے — یارب محفوظ رکھ ضرر سے

نفاق

انساں کا نفاق یا دوروئی — ہے صدق و ورع سے جنگجوئی
اس جرم کے مرتکب نہو تم — دور اس کی ہوا سے بھی رہو تم
انساں سے کبھی شریف انساں — رکھتا نہیں دل میں بغض پنہاں
جو لوگ رذیل ہیں ہمیشہ — ہے انکا نفاق خاص پیشہ
ملتے ہیں بصد خلوص و رغبت — دلمیں ہے بھری ہوئی خیانت
مخلص ہیں وہ سامنے اگرچہ — جب پیٹھ پھری تو کینہ ور ہیں
انسان کے خیر خواہ بنکر — درپے نقصان کے ہیں سراسر
تم غور کرو کہ یہ دوروئی — ہے کتنی بڑی کمینہ خوئی
ہے کفر سے بھی نفاق بدتر — کوئی نہیں عیب اس سے بڑھکر
مَاکَانُوْا مُهْتَدِیْنَ کو پڑھ لو — انجام پہ تم نگاہ رکھو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۷) کہدو کرلے ہمارے بندو جنہوں نے (گناہ کرکے) اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو کیونکہ اللہ تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے (اور) وہ بیشک (بڑا) بخشنے والا مہربان ہے ۱۲

سہ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ۝ (البقرہ ۳۶۰) یہی (منافق) وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی سو نہ تو ان کی تجارت ہی سودمند ہوئی اور نہ راہ راست پر ہی قائم رہے ۱۲

قرآن میں ہے جو درکِ اسفل ہے اہل نفاق کا وہ مدخل
رکھتے ہیں نفاق جو نبیؐ سے ہونگے اسفل میں وہ سقر کے
ہوگا نہ وہاں کوئی مددگار ہونگے وہ آپ اپنے غمخوار
لَا تَعْلَمُهُمْ کو دیکھ لو تم عبرت پکڑو حذر کرو تم
دو بار عتاب ان پہ ہوگا پھر سخت عذاب انپہ ہوگا
دنیا کیا برسرِ خطا ہے اچھا اسے سمجھیں جو برا ہے
سمجھے ہیں منافقوں کو دانا کہتے ہیں کہ ہے وہی سیانا
عاقل کا واہ کیا ہی طور دل میں کچھ اور لب پہ کچھ اور
وضع شرفا پہ خاک ڈالی کرنے لگے سب زمانہ سازی
نیت میں بھی ہوا گر خیانت ہے یہ بھی دوروئی کی خباثت
ہے ذُو الْوَجْهَيْنِ قول حضرتؐ وہ شخص ہے بدترین خلقت

ٓ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ج وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا (التوبہ ۲۶)
بیشک نہیں کہ منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں ہونگے اور (اے پیغمبر ہاں) تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے ۱۲

ٓ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰی عَذَابٍ عَظِیْمٍ (التوبہ ۱۲)
(اے پیغمبر) تم ان کو نہیں جانتے ہم ان کو (خوب جانتے ہیں سو ابھی تو ہم (دنیا میں) انکو دوہری مار دینگے پھر (آخر کار قیامت) بڑے (سخت) عذاب کی طرف لوٹائے جائینگے ۱۲

ٓ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ اَشَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰٓؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَّهٰٓؤُلَاءِ بِوَجْهٍ (صحیحین)
ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قیامت کے دن دورو شخص کو سب لوگوں سے بری اور بدتر

(باقی بر صفحہ ۱۰۰)

پھر اسکو پڑھو جو کی روایت | حضرت عمارؓ نے بہ صحت
ہونگی آتش کی دو زبانیں | ہر اہل نفاق کے دہن میں
جو دل میں ہے وہ زباں پہ لاؤ | سچ بات کبھی نہ تم چھپاؤ
دل میں ہو کسی سے گر عداوت | اچھی نہیں سامنے محبت
دھوکا ہے فریب ہی یہ جب ہے | ایماں کا چراغ اس سے گل ہے
یہ تو نہیں شیوہ مسلماں | اس طرح کریں کسی کا نقصاں
ظاہر میں بڑے ہی یار نکلیں | باطن میں دغا شعار نکلیں
گمراہ ہیں سب نفاق والے | یارب اس سے ہمیں بچا لے

نخوت و تعلّی

نخوت یا کبر یا تعلّی	ہو فخر کہ عُجب خود پسندی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۹) حالت میں پاؤ گے جوان لوگوں کے پاس ایک ڈھب سے اور ان لوگوں کے پاس دوسرے ڈھب سے آمد و رفت کرتا ہے (یعنے ایک گروہ کو انہیں خوش کرنے کیلئے ان کی سی اور دوسرے گروہ کو راضی کرنے کیلئے ان کی سی کہدیتا ہے ۱۲

ہ عَنْ عَمَّارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ ذَا الْوَجْهَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ (دارمی) عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں دورو ئی کرتا رہا ہوگا۔ قیامت کے روز اس کی آگ کی دو زبانیں ہونگی ۱۲

سچ پوچھئے تو یہ عیب سارے — بیشک ہیں عدوئے جاں ہمارے
سب حفظ نفوس پر ہیں مجبول — اس حد تک ادعا ہے معقول
لیکن یہ شرط ہے مقرر — فی نفسہ آدمی ہو بہتر
انسان میں ہو اگر کوئی بات — تو بھی نہیں کوئی فخر کی بات
لیکن پھر بھی ہے حق بجانب — اعزاز کا ہو اگر وہ طالب
اور جبکہ نہ ہو کمال کوئی — بہتری نہ ہو تا آل کوئی
ایسے انسان کا تکبر — در اصل ہے قابل تمسخر
فطرت میں ہے آدمی کی یہ بات — ہے ذوق تفاخر و مباہات
جو وصف ہو اسمیں بہترین ہو — ہر بات پہ اس کی آفریں ہو
لیکن جب یہ نہ ہو میسر — یا وہ نہ ہو اور کے برابر
جب ہو کسی وصف میں نہ اعلیٰ — پھر ہے اس کا فضول دعویٰ
کہتے ہیں اسی کو کبر و نخوت — جسمیں ہوتی ہے اسکو ذلت
یہ اپنے خیال برتری کو — اعزاز و وقار و سروری کو
ظاہر کرتا ہے غیر پہ بھی — یوں کرتا ہے مفت خود فروشی
اپنی کرتا ہے جب ثنا وہ — ہوتا ہے ذلیل بارہا وہ
یہ بات ہے ناگوار سب کو — نخوت ہوتی ہے بار سب کو
ہے مورد قہر بسکہ مغرور — سب کے نزدیک ہے وہ مقہور
گر ترک کرے وہ یہ برائی — اور چھوڑ دے وصف خودستائی
کیوں رکھیں نہ پھر عزیز اسکو — کیوں سمجھیں نہ باتمیز اسکو

لیکن یہ خیال برتری کا
یوں تو نہیں مٹ سکیگا اصلا

تھوڑا سا فقط سمجھ کا ہے پھیر
انساں کرلے تو غور کچھ دیر

پہنچیگا مآل کار پر وہ
ہو جائیگا خود سے باخبر وہ

سوچے نخوت سے جو بھرا ہو
کس بات پہ ہی غرور اسکو

یہ فضل و کمال و زہد و تقویٰ
یہ مال و منال و زور اعضا

یہ حسن و جمال و شوکت و جاہ
مٹ جائینگے ایک روز ناگاہ

اک دن سب کو زوال ہوگا
اور سب کا یہی مآل ہوگا

یہ سب اوصاف ظاہری ہیں
اسباب فسردہ خاطری ہیں

جتنے ہیں صفات ہیں اضافی
نخوت کے لئے ہیں غیر کافی

یہ حسن و جمال ہے جو موصوف
لوگوں کے مذاق پر ہی موقوف

کالی اور موتی چور آنکھیں
ممدوح ہیں اپنی سرزمیں میں

جس کی ہوتی ہے چشم ازرق
محبوب نہیں یہاں وہ مطلق

یورپ میں مگر حسیں وہی ہے
دلبر وہی نازنیں وہی ہے

یاں زلف سیہ ہے سبکو مرغوب
یورپ میں ہیں بھورے بال محبوب

گندم گوں آدمی حبش میں
جا نکلے تو کوڑھی اسکو سمجھیں

یاں لعل لبی ہے داخل حسن
یورپ میں نہیں ہے شامل حسن

اس حسن کا اعتبار کیا ہے
اچھا ہے کہیں کہیں برا ہے

وہ اس سے یہ اس سے منحرف ہے
ہر اک کا مذاق مختلف ہے

پھر حسن پہ یہ غرور کیسا
اپنے کو سمجھنا دور کیسا

مانا کہ ہے تم میں زور بازو
حاصل ہر شخص پر ہے قابو

تم صاحبِ زور و پہلوان ہو
مانا کہ ہزار پر گراں ہو

لیکن ہوتا ہے عجز پیدا
جب سوء مزاج ہو ذرا سا

ہو جائیگا جب نڈھال انساں
پھر اس کو پچھاڑنا ہے آساں

انسان ہو لاکھ زور آور
لیکن نہ کرے غرور اسپر

ہے زر پہ عبث غرور کرنا
سب چھوڑ کر ایک دن ہے مرنا

ہے مال پہ نازِ امر بیجا
کل اور کا آج ہے تمہارا

کردے دورِ فلک جو ناچار
شیخی زیبا نہ ہوگی زنہار

جس شئے کو زوال اسقدر ہو
اس درجہ جو غیر معتبر ہو

کیا کوئی کرے غرور اسپر
نظروں میں ہو مال کیوں موقر

یہ دولت و مال یہ خزانہ
یکساں رکھتا نہیں زمانہ

کس بات پہ کیجئے تکبر
ہر چیز ہے قابل تغیر

یہ مال و منال جاہ و حشمت
ہو جاتے ہیں دم زدن میں غارت

اک چشم زدن میں لاکھ کے گھر
ہو ہو گئے خاک کے برابر

دینداری و زہد و پارسائی
ہرگز نہیں وجہ کبریائی

دیکھے گئے اہل شرع اکثر
تقوی جنہیں کچھ ہوا میسر

بس ہو گئے حق کے برگزیدہ
بن بیٹھے وہیں خدا رسیدہ

مقبولِ الٰہ خود کو سمجھیں
جو ان کو نہ مانیں گالیاں دیں

جتنے زاہد ہیں ان میں کوئی
شاید ہی غرور سے ہو خالی

بجلاتے ہیں صاحب تقدس — کرتے نہیں احتساب نفس
دوزخ کے عذاب سے ہیں فارغ — اللہ رکھے نظر ہے بالغ
پروا نہیں وہ کریں جو چاہیں — نخوت کی نئی نکالیں راہیں
اوروں کو مگر یہ نام کے پیر — دیکھا نہ کریں بچشم تحقیر
بڑھ کر تم سے ہیں اتقیا بعض — فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
تم میں ہو جو کوئی بات بہتر — اچھا نہیں فخر دوسروں پر
زیبا نہیں طرز خود پسندی — ہرگز نہیں اسمیں ارجمندی
خود بینی و عجب یا رعونت — انسان کو کرتے ہیں فضیحت
جسطرح خزاں کی وہ ہوائیں — آندھی بنکر جو خاک اڑائیں
لاتی ہیں چمن میں اک تباہی — ہو جاتی ہے خشک پتی پتی
آتی ہے کبھی جو تیز آندھی — اکثر گر جاتے ہیں شجر بھی
ایسے ہی غرور اور نخوت — انسان کی مٹاتی ہیں فضیلت
انسان کے سارے نیک اخلاق — جن میں وہ ہوا ہے کامل اور طاق
پیدا ہوتے ہی کبر و نخوت — ہو جاتے ہیں دم کے دم میں رخصت
یہ کبر بہت برا ہے واللہ — کر دیتا ہے آدمی کو گمراہ
غیروں کے عیوب کو نہ چھانو — اپنی کمزوریوں کو مانو
اوروں کو حقیر مت سمجھ لو — ہرگز نہ برا کہو کسی کو
بے شک تم بھی ہو نیک بندے — ظاہر نہ کرو مگر کسی سے
اچھا نہیں یہ غرور و تقوی — تم زید سے اپنے ہو نہ اعلی

ع (ابتدائے پارہ ۳) ہم نے (اللہ تعالےٰ نے) بعض کو بعض پر ترجیح دی ہے ۱۲

نخوت چاہے جسے وہ معبود | مسعود نہ تم نہ غیر مردود
ایمان پہ انحصار ہی صرف | نیت پہ مدار کار ہے صرف
اس میں کچھ شک نہیں کہ اعمال | انسان کی بہتری پہ ہوں دال
لیکن جب ہو غرور پیدا | تھرب ہو ضرور پیدا
ہے کبر و غرور اور نخوت | انساں کے لئے خلاف فطرت
مٹی سے بنا حقیر انساں | پھر کس لئے ہے شریر انساں
مٹی کی صفت ہے خاکساری | اللہ کو یہ صفت ہے پیاری
سونچے اتنا تو مرد مغرور | اتنا بھی رہے نہ عقل سے دور
موٹی سی بات ہے سمجھ لے | ہستی کو تو اپنی دیکھے پہلے
خود بینیوں کے یہ ساز و ساماں | جس پر وہ اسقدر ہے نازاں
ہیں عہد و حیات کے عوارض | دونوں کیلئے ہے اسپہ قابض
اعزاز و کمال و دولت و زر | موقوف ہے صرف زندگی پر
ایسی کتنی یہ زندگی ہے | ہستی نہیں اعتبار کی شئے
دولت ہے نہ ہی حیات باقی | ہے ایک خدا کی ذات باقی
بس کبر و غرور سے بچو تم | نخوت کا طریق چھوڑ دو تم
ہے کبر و غرور حق کو زیبا | سب سے جو ہے بلند و بالا
جب لائق کبر اک خدا ہے | پھر کبر بشر کو کب روا ہے
ہر بات میں آدمی ہے مجبور | گر کبر کرے ہے عقل سے دور
محتاج ہے سر بسر خدا کا | پھر کبر کا کیوں بنے وہ پتلا

نخوت سے جو زبان کھولے
اپنے کو بڑا سمجھ کے بولے
عالم میں رہے ہمیشہ ناکام
اٹھے دنیا سے وہ بدانجام
اللہ سے بھی نہ پائے انعام
ہو دونوں جہاں میں وقف آلام

دکھاوا اور شہرت پسندی

سر میں سودا نہ ہو ریا کا
مقصود نہ ہو کبھی دکھاوا
جو کام ہو وہ خلوص سے ہو
اللہ سے چشم اجر رکھو
تم نے جو کیا ہو کوئی احساں
ہونا ہرگز نہ اسپہ نازاں
احسان اگر کوئی جتائے
بدلہ کیا خاک اسکا پائے
مقصود ہو جبکہ صرف شہرت
بنجائینگی نیکیاں بھی آفت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ (مسلم)

ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے ۱۲

کچھ نفع نہ پائیگا ریاکار ۔۔۔ گو صرف کرے وہ لاکھ دینا ر

شہرت کے لئے ہو جو سخاوت ۔۔۔ کرنا ہے مال و زر کا غارت

یوں دی ہے خدا نے اسکی تمثیل ۔۔۔ تفہیم ہے یوں برائے تسہیل

ہو مدنظر جسے دکھاوا ۔۔۔ اسکی نسبت یہ سمجھو گویا

دانے پتھر پہ اسنے ڈالے ۔۔۔ جس پر مٹی کے بھی تھے ڈھیلے

برسیگا مگر جب اسپہ پانی ۔۔۔ ہوگی برباد جانفشانی

بہ جائیگا پھر ہر ایک دانہ ۔۔۔ پڑ جائیگا غم کا تازیانہ

احسان کرو تو بھول جاؤ ۔۔۔ پھر اس کو زبان پر نہ لاؤ

شہرت طلبی کی یہ سخاوت ۔۔۔ لائیگی عاقبت میں آفت

ہو تم میں جو وصف زہد و تقوی ۔۔۔ اس سے بھی نہ دو کسی کو دھوکا

ـہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

(البقرہ ۲۶۴) مسلمانو! اپنی خیرات کو احسان جتانے اور (سائل کو) ایذا دینے سے اس شخص کیطرح اکارت مت کرو جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتا اور اللہ اور آخرت کا یقین نہیں رکھتا تو اسکی (خیرات کی) مثال چٹان کی سی ہے اسپر (کچھ تھوڑی سی) مٹی (پڑی) ہے۔ پھر اسپر بر سازور کا منہ۔ اور اسکو سپاٹ کر (کے بہا) گیا (اسی طرح قیامت میں) ریاکاروں کو اس (خیرات) میں سے جو انہوں نے کی تھی کچھ بھی ہاتھ نہ لگیگا۔ اور اللہ ان لوگوں کو جو (نعمت کی) ناشکری کرتے ہیں ہدایت نہیں دیا کرتا ۱۲

کرتے ہو خدا کی جب عبادت — ہو پیش نظر خلوص نیت
امید کسی سے یہ نہ رکھو — عابد زاہد کہیگا تم کو
شہرت کا مدار ہو نہ اسپر — مقصود رہے رضائے داور
جس وقت نماز کو کھڑے ہو — آئے یہ خیال بھی نہ تم کو
سب دیکھ کے طاعت خدا میں — مقبول، بزرگ، تم کو سمجھیں
مقصود جب اس سے ہوگی شہرت — ہوگی نہ خدا کی خاص طاعت
طاعت میں جو ہو غرض تمہاری — بے شبہ وہ ہے سیاہ کاری
یہ زہد یہ اتقا نہیں ٹھیک — مقبول نہیں خدا کے نزدیک
ظاہرداری کی یہ عبادت — بیکار ہے بلکہ اور زحمت
نیت خالص ہو آدمی کی — خواہش نہ ہو نام آوری کی
کچھ شائبہ غرض نہ رکھنا — مقصود کوئی عوض نہ رکھنا
طاعت ہوتی ہے کبریا کی — بس چاہیئے بندگی خدا کی
اس زہد سے اتقا سے حاصل — سینوں میں ہوں ان بھیڑیوں کے جب دل

سہ عن عبد اللہ بن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سمع الناس بعملہ سمع اللہ بہ اسامع خلقہ وحقرہ وصغرہ (مشکوٰۃ) عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص اپنے عمل لوگوں میں مشہور کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے اپنی مخلوق کے کانوں پر مشہور کر دیتا ہے اور دنیا و عقبیٰ میں اُسے حقیر اور بے قدر کرتا ہے ۱۲

سہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی اٰخر الزمان

(باقی بر صفحہ ۱۰۹)

ظاہر داری ہو صرف منظور بتلاؤ کہ کیا کروگے اُسدم	مقصد یہ کہ متقی ہوں مشہور فرمائیگا جب خدائے عالم	

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۸) رِجَالٌ یَّخْتِلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّیْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِءُوْنَ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰٓئِکَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِیْمَ فِیْهِمْ حَیْرَانَ (ترمذی) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پچھلے زمانہ میں بہت لوگ ایسے پیدا ہونگے جو دنیا کو دینی علوم سے طلب کرینگے اور اپنے لوگوں کو دھوکے میں ڈالینگے اظہار نرمی اور تواضع کیلئے کھالڑیاں پہنینگے ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہونگی اور دل بھیڑیوں جیسے (انہی لوگوں کے بارے میں) خدا فرماتا ہے کیا یہ لوگ میری مہلت دینے سے مغرور ہوگئے ہیں؟ (نہیں) بلکہ مجھپر جرأت کرتے ہیں تو مجھے اپنی قسم ہے کہ میں ان لوگوں پر ان ہی میں سے ایک فتنہ ایسا اٹھا کھڑا کردونگا جو بردبار سے بردبار کو بھی حیران و مبہوت بنا دیگا ۱۲

ہ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فُضَالَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ نَادٰی مُنَادٍ مَنْ کَانَ اَشْرَکَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَهٗ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَهٗ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَی الشُّرَکَآءِ عَنِ الشِّرْکِ (مشکوٰۃ) ابوفضالہ کے بیٹے ابوسعید جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جب خدا تعالیٰ قیامت کے روز جسکے برپا ہونے میں کسی طرح کا بھی شک شبہ نہیں۔ لوگوں کو جمع کریگا تو ایک پکارنے والا چاروں طرف پکار دیگا کہ جو شخص (دنیا میں) اپنے اس عمل میں جو خدا کے لئے کیا تھا کسی اور کو شریک کرتا تھا (یعنی ریا کرتا تھا) اسے چاہیئے کہ اپنے اس فعل کا ثواب بھی خدا کے علاوہ کسی اور سے مانگے۔ کیونکہ خدا (بلحاظ شرکت) تمام شرکاء سے غنی تر اور بے نیاز ہے ۱۲

جسکی خاطر عمل کیا تھا
جا مانگ لے اس سے اجر اپنا
ظاہرداری سے دور ہو تم
نفرت کی ہے شے لغو ہو تم

حرص و طمع

مذموم صفت ہے آرزو حرص
کرتی ہے ذلیل و سفلہ خو حرص
جس شخص کو مال کی ہوس ہو
کیوں خوار بصورت مگس ہو
دولت ہو لاکھ اس کے گھر میں
سودا زر کا بھرا ہو سر میں
اس کی ہوتی رہیگی خواری
حاصل ہوگی نہ بختیاری
گو لاکھ وہ جمع کر کے مر جائے
ایسی دولت سے نفع کیا پائے
ہے حرص بہت کمینہ عادت
ہوتے ہیں حریص اہل نکبت
نفرت لازم ہے اس بشر سے
جو نفع نہ پائے سیم و زر سے
یوں دولت و مال جمع کرنا
مٹی میں دبا دبا کے دھرنا
یوں زر کو گاڑنا زمیں میں
رکھنا ہی سی کے پوستیں میں
اچھی نہیں یہ صفت ہے خست
زیبا نہیں مال و زر سے الفت
کچھ مال پہ منحصر نہیں حرص
ذلت ہے ہر طرح قرین حرص
لالچ ہرگز نہیں سزاوار
طماع پہ ہے خدا کی پھٹکار
لالچ کا ہو جسکے سر میں سودا
ہر دم وہ کبیدہ دل رہیگا
اس شخص کو جو ہے زر کا عاشق
بس فکر یہی رہیگی لاحق

کچھ اور بھی مال جمع ہو جاے
گو جان بھی اسمیں کیوں نہ کھو جاے
پروا نہیں اسکو اس ہوس میں
وہ قید ہی حرص کے قفس میں
دولت کا خیال دلنشیں ہے
کمبخت کو سوجھتا نہیں ہے
قاروں کا بھی اگر ہو ہمسر
بڑھتی جائیگی خواہش زر
کچھ اور بڑھیگی مال کی دھن
لائینگے رنگ حرص کے گن
دولت کا رہیگا غم ہمیشہ
نکلیگا اسی پہ دم ہمیشہ
سمجھے اتنا تو مرد طامع
کس کام کا زر نہ ہو جو نافع
جب وقت پہ زر نہ کام آئے
پھر مال کا رنج کیوں اٹھائے
اسطرح سے جمع کرکے حاصل
کیا پائیگا جب ہو موت نازل
پھر کیوں لالچ میں مبتلا ہو
پھر کیوں مقہور کبریا ہو
بے فکر نہیں حریص انساں
اپنے ہاتھوں سے ہے پریشاں
اس کو نہیں زندگی میں راحت
جمع زر و مال کی ہے زحمت
جسمیں جتنی ہے زر پرستی
اتنی ہی اسے ہے تنگدستی
جس شخص میں ہو طمع کی عادت
مشکل ہے کہ اسمیں ہو دیانت
دیکھو اک حرص کی بدولت
پیدا ہوتی ہے کیا شقاوت
ہوگا انساں تباہ اس سے
سرزد ہونگے گناہ اس سے
دھوکا ہو کہ جھوٹ یا خیانت
کرتے ہیں یہ حرص کی اعانت
سرقہ ہو کہ رہزنی کی گھاتیں
ترغیب طمع کی سب ہیں باتیں
یہ حرص و ہوا کا جال پھندا
کردیتا ہے آدمی کو اندھا

ہیں حرص و ہوس کے یہ نتیجے	لالچ ہی کے سبب ہیں بیج بوئے
جو لوگ ہیں پیر یا کہن سال	طامع دیکھے گئے بہر حال
لالچ ہرگز کریں نہ بوڑھے	بے موت کے یوں مریں نہ بوڑھے
قانع رہیں جو ملے خدا سے	یہ وصف ہے بڑھکے کیمیا سے

بچوں میں یہ وصف ہو نہ پیدا	طفلی میں نہ ہو یہ غم ہویدا
بچے گر لالچی رہیں گے	لالچ کا الم اگر سہیں گے
پھر عیب یہ جائیگا نہ تامرگ	ان کو ہوش آئیگا نہ تامرگ
ڈھائینگے غضب جوان ہو کر	دولت پائینگے دین کھو کر
بڑھ جائیگی حرص کی جو عادت	باقی نہ رہیگا خوف ملت
بچپن ہی میں حرص دور کر دو	لالچ سے انہیں نفور کر دو
دیکھا گیا بس یہی ہمیشہ	بچے ہوتے ہیں حرص پیشہ
کمسن ہیں ابھی سمجھ نہیں ہے	سمجھینگے وہ کیا بھلی بری شئے
لیکن ہے والدین کا فرض	ہو مدنظر یہ ہے بڑا فرض

سے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھرم ابن آدم ۳۳
ویشب فیہ اثنان الحرص علی المال والحرص علی العمر (صحیحین انس کہتے
ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم جوں جوں بوڑھا اور ضعیف ہوتا
جاتا ہے اسمیں دو چیزیں جوان اور قوی ہوتی جاتی ہیں ایک مال کی حرص دوسرے عمر کی حرص ۱۲

ہر عادت بد سے انکو روکیں
تنبیہ کریں ہمیشہ ٹوکیں

کھانے پینے میں حرص اصلا
بچوں کیلئے نہیں ہے زیبا

ہر وصف کو دلنشیں وہ کردیں
اس رنگ کو بچپنے میں بھردیں

بچپن سے انہیں غنی بنائیں
قسمت کا انہیں دھنی بنائیں

ڈالیں انہیں عادت قناعت
بچوں سے کریں کبھی نہ غفلت

گو حرص خراب ہے دنی ہے
اخلاق کی اسمیں رہزنی ہے

لیکن اعمال نیک میں حرص
اوصاف و مآل نیک میں حرص

محمود ہے۔ قدر کے ہی لائق
ایسا انساں ہے سب پہ فائق

اچھے کاموں میں جب ہوس ہو
اخلاق میں اسکو دسترس ہو

پڑھنے لکھنے کا ہو جو لالچ
ایسے لالچ کی کیجیے پچ

اعمال حسن میں حرص انساں
ہے عزت و برتری کا ساماں

تم نیکیوں میں رہو ہوسناک
ہو جاؤ گے ہر برائی سے پاک

دیکھو جو کسی کو نیک عابد
اسکے بن جاؤ تم مقلد

تم پر اتریگا خوان رحمت
ہو جاؤ اگر حریص طاعت

طامع رہو علم و فضل کے تم
ہو حرص کہ ہم کو ہو تقدم

تم جمع کرو زر فضیلت
کوشش کرو بہر نقد طاعت

رشک و حسد

دل میں نہ رکھو حسد کسی سے
حیوان بنو نہ آدمی سے

حاسد کبھی بہرہ ور نہ ہوگا
محسود کا کچھ ضرر نہ ہوگا

حاسد خود پیچ و تاب میں ہے
اپنے ہاتھوں عذاب میں ہے

ہوگا یہ مرض جس آدمی کو
بس مار اوتاریگا اسی کو

عزت یہ لیگا شان لیگا
برباد کریگا جان لیگا

ہے آپ ہی رنج و غم میں اسیر
حاسد کا ہے کیا برا مقدر

شاہوں میں جو ہوتی ہی لڑائی
کرتا ہے حسد ہی رہنمائی

ہو جاتے ہیں اس حسد میں برباد
مٹ جاتی ہے سلطنت کی بنیاد

کھو دیتے ہیں اپنی بادشاہت
آخر میں اٹھاتے ہیں ندامت

کم بخت یہ آگ ہے، بلا ہے
ذلت اس جرم کی سزا ہے

فرمان ہے لَا تَحَاسَدُوْا کا
ہو جاؤ حسد سے تم نہ رسوا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا (صحیحین)

ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو) اپنے تئیں بدگمانی

(باقی حاشیہ برصفحہ ۱۱۵)

جتنی قومیں ہوئی ہیں نابود / وہ رد چکی ہیں حسود محسود

اس رشک سے اگلی امتوں پر / نازل ہوا قہر رب سراسر

اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ کو سمجھو / یہ حکم دیا نبی نے سب کو

ذم اسکی حدیث میں ہے وارد / یہ خلق حسن کی ہے مگر ضد

کھا لیتا ہے رشک نیکیوں کو / جسطرح کہ آگ لکڑیوں کو

ہیزم پہ اثر جو آگ کا ہے / انسان حسد سے یوں فنا ہو

مٹجائینگی نیکیاں تمہاری / یہ عیب اگر ہو تم میں ساری

جس شخص پہ تم حسد کروگے / اپنا ہی کچھ بگاڑ لوگے

محسود کے واسطے تو یہ شئے / کچھ اور دلیل برتری ہے

ہوتا جو واقعی نہ اچھا / اسپر کیوں کوئی رشک کرتا

تم ہوکے حسد سے دامن آلود / ثابت کرتے ہو فضل محسود

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۴) کہنے سے دور رکھو۔ کیونکہ بدگمانی بہت ہی جھوٹی بات ہے اور لوگوں کی عیب نہ ٹٹولو اور جاسوسی نہ کرو اور دوسرے کو دھوکہ میں ڈالنے کے لئے کسی چیز کی قیمت نہ بڑھاؤ اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ اور باہم دشمنی نہ رکھو اور خدا کے بندو! سب بھائی بھائی بنے رہو ۱۲

ہ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ (ابوداؤد) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! اپنے تئیں حسد کو دور رکھو کیونکہ حسد نیکیوں کو اسطرح کھا جاتا ہے جسطرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے ۱۲

دشمن ہو تو دشمنی کرو تم — اسلئے یا اسکو فضل دو تم

آدم سے چلا ہے رشک کا جرم — سرزد پہلے ہوا یہی جرم

قابیل ہوا ہے جس سے مقہور — عہ قصہ قرآں میں ہے یہ مذکور

آدم کے پسر تھے ایک ہابیل — اور نام تھا دوسرے کا قابیل

ہر ایک نے بارگاہِ حق میں — کیں حسب طریق کچھ نیازیں

مقبول ہوئی نیاز ہابیل — جسکو قابیل پر تھی تفضیل

اللہ کے پاس تھی نہ معقول — قابیل کی نذر کی نہ مقبول

کہنے لگا رشک سی مقرر — تجھکو ہونے نہ دونگا جانبر

اک دن تری جان لونگا بیشک — بھائی سے کہا لَاَقْتُلَنَّكَ

آخر آمادہ ہوگیا وہ — صحرائے حسد میں کھو گیا وہ

عہ بھائی کی حسد سے جان لے لی — ایمان سی شئے حسد میں دے دی

عہ اُتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ (المائدہ ۹۶) اور اے پیغمبر ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کے واقعی حالات پڑھکر سناؤ کہ جب دونوں نے (خدا کی جناب میں) نیازیں چڑھائیں کہ ان میں سے ایک (یعنے ہابیل) کی قبول ہوئی اور دوسرے (یعنی قابیل) کی قبول نہ ہوئی تو (قابیل مارے حسد کے بھائی سے) لگا کہنے کہ میں ضرور تجھ کو قتل کر کے رہونگا ۱۲

عہ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (المائدہ ۳۰) قابیل کے نفس نے اسکو اپنے بھائی کے مار ڈالنے پر آمادہ کیا (چنانچہ) آخرکار اسکو مار ڈالا اور آپ ہی گھاٹے میں آگیا ۱۲

کھو دی خود عافیت کی دولت — مقصود جو تھا زوال نعمت

کچھ اس کو ملا نہ قتل کر کے — صدمے ذلت کے خود اٹھائے

ہرگز نہ حسد کرو کسی پر — یہ رشک و حسد ہیں تیغ و خنجر

زخمی کرتے ہیں آدمی کو — کرتے ہیں ذلیل و خوار اسی کو

جس شخص میں ہو حسد کی عادت — اسمیں نہیں نام کو شرافت

ناکام رہیگا خوار ہو گا — دنیا میں وہ دلفگار ہو گا

سارے اوصاف نیک و بد میں — روحانی عذاب ہے حسد میں

بہتان

بہتان بھی جھوٹ کی ہے اک شان — اس سے بچتا ہے مسلمان

ہے اِثمِ مُبِین کا گنہگار — ایسا انسان ہے جفاکار

ہے آپ ہی مرتکب گنہ کا — لاکن یَرْمِ بِہٖ بَرِیْئاً

ہو صاف بری گناہ سے جو — سر تھوپے اسکے اس گنہ کو

الزام دھرے پھر اسپہ ناحق — جس نے نہ کیا ہو جرم مطلق

وَمَنْ یَّکْسِبْ خَطِیْئَۃً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِہٖ بَرِیْئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ (النساء ۱۱۲) اور جو شخص کسی خطا یا گناہ کا مرتکب ہو۔ پھر وہ اپنے قصور کو کسی بیگناہ پر تھوپ دے تو اس نے بہتان اور گناہ صریح کا بوجھ اپنی گردن پر) ۱۱۲-۱۲

یہ بات ذلیل کسقدر ہے | بہتان ہے جھوٹ ہی یہ شر ہے
بالا تر ہے یہ کذب سے بھی | عادت ہرگز نہیں یہ اچھی
اِس کے لئے حکم سخت تر ہی | ایسوں کے واسطے سقر ہے
ہوتی ہے بعض میں جو عادت | رکھ دیتے ہیں بے سبب جو تہمت
لذت ملتی ہے انکو اس میں | سو فتنہ و شر نہاں ہی جسمیں
جسکو چاہیں کریں وہ بدنام | ہو واقعی بد کہ نیک فرجام
دل میں نہیں کچھ بھی خوف معبود | رسوا کرنا ہیں ہے مقصود
وہ مرد ہو یا ہو کوئی عورت | رکھ دیتے ہیں اسپہ اک تہمت
اس مرد کی شان میں کہ جسنے | اوروں پہ اتہام رکھے
کرتا ہے وہ کبریائے واحد | یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ وارد
یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ بھی ہے | تہمت کی صفت بہت بری ہے

۱؎ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (نور ۲۳) جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں جو (بیچاریاں ایسی باتوں سے محض) بے خبر (ہیں اور) ایمان رکھتی ہیں (ایسے لوگ) دنیا اور آخرت (دونوں) میں ملعون ہیں۔ اور (قیامت کے دن) اُن کو بڑا (سخت) عذاب ہوگا ۱۲

۲؎ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا (الاحزاب ۶۰) اور جو لوگ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بے اسکے کہ انہوں نے قصور کیا ہو (ناحق کی تہمت لگاکر) ایذا دیتے ہیں تو (وہ جھوٹ،

(باقی بر صفحہ ۱۱۹)

اچھا نہیں ہوتا کام ان سے — لیگا رب انتقام ان سے
دنیا اور عاقبت میں ان پہ — بے شک ہے عذاب حق مقرر
تم چاہتے ہو اگر بھلائی — حاشا نہ لو اپنے سر برائی
تہمت سے دور ہی رہو تم — بہتان عدو پہ بھی نہ لو تم

خوشامد

بیجا نہ کرو کبھی خوشامد — ہے اسمیں فریب مکر بیجد
دل کی بیماریاں ہیں جتنی — مہلک کوئی نہیں ہے اتنی
جھوٹ اسمیں ہے باعث خرابی — بنیاد نحس ہے اس صفت کی
جو بات نہ ہو کسی میں اچھی — اچھی کرتی ہے چاپلوسی
قارون کے مثل جو ہوں کنجوس — حاتم ان کو بتائیں افسوس
تلوار پکڑنا جو نہ جانیں — رستم کا حریف انکو مانیں
آتی نہیں جس کو بات کرنی — سحباں سے ہی بڑھکے مدح اسکی
گھر سے باہر بھی جو نہ نکلیں — ان کو ابن بطوطہ کہدیں
سمجھیں جو زنجبیل و ادرک — ان کو کہیں بو علی سے زیرک
کچھ طب میں جنھیں مداخلت ہے — عیسیٰ کا نظیر کہدیں انکو
پوری اردو بھی جو نہ جانیں — برتر غالب سے انکو مانیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۸) طوفان اور صریح گناہ کا بوجھ (اپنی گردن پر) لیتے ہیں ۱۲

قصے ہو جائیں کچھ اگر یاد — کہنے لگیں واعظوں کا استاد
القصہ اسی طرح کی باتیں — ہوتی ہیں خوشامدی کی گھاتیں
کرنے لگے جب کوئی خوشامد — موقوف کرو تم اُس کی آمد
تعریف کرے جو کوئی بیحد — سمجھو اس کو نری خوشامد
اس مدح سے کیوں نہ دلکو غم ہو — جو ہجو ملیح سے نہ کم ہو
جو شخص کیا کرے خوشامد — ہر بات کو اسکی تم کرو رد
لازم ہے کہ مدح بے سبب کا — نکلیگا کوئی بُرا نتیجا
تعریف کے تم جو ہوگے خوگر — یہ یاد رکھو کہ تم کو اکثر
جھوٹی باتوں پہ ہوگی رغبت — سچی باتوں سے ہوگی نفرت
تعریف جو ہو تملق آمیز — ظاہر میں تو ہوتی ہے دلاویز
لیکن اس کی ہے یہ حقیقت — پردے میں ہے مدح کی مذمت
اس سے تمہیں انفعال ہوگا — آخر میں بُرا مآل ہوگا
ہرگز نہ سنو فضول تعریف — بیکار ہے بے اصول تعریف
جو لوگ کہ کرتے ہیں خوشامد — عیبوں سے بھرے ہوئے ہیں ہمدم
ہر چند وہ مدح آفریں ہیں — غیبت میں ضرور نکتہ چیں ہیں

؎ عن المقداد بن الاسود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم المداحین فاحثوا فی وجوههم التراب (مسلم) اسود کے بیٹے مقداد کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ لوگ تمہاری تعریف میں مبالغہ کرتے ہیں تو ان کے مونہوں میں خاک ڈالدو ۱۲

دیکھا تمہیں مائل نیائش ۔۔۔ کرنے لگے سامنے ستائش
اغیار کی مجلسوں میں جا کر ۔۔۔ کہتے ہیں خوشی سے مسکرا کر
اک اُلّو کو ہم نے آج مارا ۔۔۔ تعریف سے شیشے میں اُتارا

بدگوئی

منہ سے نہ نکالو تم بری بات ۔۔۔ بدگوئی بہت ہی شرم کی بات
اچھی باتیں کہو زباں سے ۔۔۔ ظاہر ہو ادب ہر اک بیاں سے
ہو فحش کلام کی جو عادت ۔۔۔ حاصل ہو گی نہ کچھ سعادت
ہرگز نہ زباں پہ لاؤ گالی ۔۔۔ بد ہے وہی جس نے بد دعا لی
شیریں سخنی کا وصف ہے خوب ۔۔۔ خالق کو بھی ہے یہ بات مرغوب
قُولُوا حُسْنًا[1] ہوا ہے ارشاد ۔۔۔ فرمان خدا کو تم رکھو یاد
میٹھی باتیں کیا کرو تم ۔۔۔ لوگوں کی بھلا کیا کرو تم
تم بات کرو تو مسکرا کے ۔۔۔ محفل سے اٹھو تو دل لبھا کے
کی عرض کسی نے مصطفےٰ[2] سے ۔۔۔ بتلائیے مجھکو کام اچھے
کہنے لگے یوں نبیؐ اکرم ۔۔۔ قابو میں رکھو زبان ہر دم

۱؎ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرہ ۱۰۶) اور لوگوں سے اچھی طرح (نرمی کیساتھ) بات کرنا ۱۲

۲؎ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ ۔ اپنی زبان کا مالک بن جا ۱۲

شیریں سخنی ہو خو تمہاری
ہو تلخ نہ گفتگو تمہاری

جس روز کہ ہوگا روز محشر
پوچھیگا یہ تم سے رب اکبر

گویائی کی دی تھی ہمنے قوت
کس کام میں صرف کی یہ دولت

آئیگا جواب جب نہ کچھ بن
بن جائیگی یہ زباں ہی دشمن

یوں عرض کریگی رب باری
مجھکو رہی اس سے دلفگاری

لوگوں کو بُرا بھلا سُنایا
بے خوف کہا جو منہ میں آیا

دل توڑ دیا ہر اک بشر کا
پتلا یہ بنا ہوا تھا شر کا

غیبت، تہمت، بدی، خرافات
تھا کام انہیں سے مجھکو دن رات

ہوگی یہ سزائے بد زبانی
پائینگے عذاب جاودانی

کندے دوزخ کے ہونگے یکسر
رہجائینگے اپنے ہاتھ ملکر

تم اپنی زبان کو سنبھالو
زنہار نہ حرف بد نکالو

کردو گر ترک بدزبانی
تم پر ہو خدا کی مہربانی

تمت

مثنوی فیاض

مصنفہ حضرت حاجی حافظ مولوی محمد فیاض الدین صاحب فیاض مرحوم (والد ماجد والاجناب مولانا عندلیب حیدرآبادی مدظلہ العالی) نصف صدی پہلے کی ایک بیش بہا تصنیف ہے۔ مخالفین کہتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔ اس کتاب کو دیکھئے معلوم ہوگا کہ اسلام نے حکومت کے کیا شرائط مقرر کئے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی حکومت کے زمانہ میں کس مسالمت کا ثبوت دیا ہے۔ زبان ٹکسالی اور سلیس ہے مجملی فہرست مضامین درج ذیل ہے۔

(۱) حمد۔ (۲) بیان صفات اربع عناصر۔ (۳) احسانات الٰہی کا بیان (۴) پہلا باب سلطنت الٰہی کے بیان میں۔ (۱۰) شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین پیغمبر خدا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ کی نعت۔ (۱۱) دوسرا باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق نبوی کے بیان میں۔ (۲۳) تیسرا باب شرائط سیاست میں پہلی شرط تامل اور حلم سے عدل کرنے کے بیان میں۔ (۲۵) دوسری شرط مخلوق کی حاجت براری کی تعریف میں۔ (۲۷) تیسری شرط خواہش نفس کو پورا کرنے کے بیان میں (۳۱) چوتھی شرط سختی کی مذمت اور رحمت کی سماعت کے باب میں (۳۳) پانچویں شرط منہاج شریعت کے موافق عدل کرنے میں اور حاکم کے ماجور ہونے میں۔ (۳۵) چھٹی شرط حاکم کے عدالت سے غافل نہ رہنے کے بیان میں۔ (۳۷) ساتویں شرط علما کے ساتھ صحبت رکھنے اور ان کے نصائح سننے کے بیان میں (۴۳) آٹھویں شرط

نیکوں کی صحبت اختیار کرنی اور بدوں کی صحبت سے متنفر رہنے کے بیان میں۔ (۴۷) نویں
شرط رعایا کیساتھ محبت رکھنے کے بیان میں۔ (۴۹) دسویں شرط سزا بلا رعایت دینے کے
بیان میں۔ (۵۱) گیارھویں شرط پیچیدہ معاملات میں عقل و فراست سے کام لینے کی بیانمیں (۵۴) بارہویں
شرط حاکم کے ذی علم اور حق شناس ہونیکے بیانمیں۔ (۵۷) تیرھویں شرط فصل خصومات میں قرابت
کی رعایت نہ رکھنے کے بیانمیں (۵۹) چودھویں شرط حکومت کی تمنا نہ رکھنے کے بیانمیں (۶۱)
پندرھویں شرط خوف خدا رکھنے کے بیانمیں (۶۳) سولھویں شرط رشوت سے احتراز کرنا
(۶۹) سترویں شرط غصہ کی حالت میں فتویٰ نہ دینے کے بیانمیں۔ (۷۱) اٹھارویں شرط حاکم کو اپنی رائے پر
امین ہونیکے بیانمیں (۷۳) انیسویں شرط بیت المال کی حفاظت میں (۷۸) بیسویں شرط قرابتدار ونکو
اپنے ماتحت حاکم مقرر نہ کرنیمیں۔ (۸۰) اکیسویں شرط اگر بادشاہ کسی ملک کی رعایا پر ظلم کرنا چاہے تو بھی عمال
کو عدل سے انحراف لازم نہیں (۸۴) چوتھا باب حقوق رعایا (۸۱) حق اول انکسار کرنا۔
(۸۵) دوسرا حق حاسدوں کی بات پر عمل نہ کرنا۔ (۸۸) تیسرا حق مومنوں کی خطابخشی میں۔
(۹۰) چوتھا حق اعلیٰ و ادنیٰ میں مساوات رکھنا (۹۲) پانچواں حق رعایت آداب میں (۹۴) چھٹا حق
رعایا کے ساتھ محبت رکھنے میں (۹۶) ساتواں حق غلط گوئی کی ممانعت میں (۱۰۰) آٹھواں حق ملامت
اختیار کرنے میں (۱۰۲) نواں حق رعایا کو خوشنود رکھنے کی بیان میں (۱۰۴) دسواں حق متخاصمین کے
رضامند کردینے میں (۱۰۶) گیارہواں حق بداعمالی کے انسداد میں (۱۰۸) بارہواں حق مساکین کو
اغنیاء سے بڑھکر سمجھنا۔ (۱۱۰) تیرھواں حق مساکین کی خبر لینا۔ (۱۱۴) چودھواں حق
خبرداری سے امن کو قائم رکھنا۔ (۱۱۶) پندرہواں حق دین کو رونق دینا (۱۱۸) سولھواں حق رعایا کو
تلقین دین کرنا (۱۲۰) ستراں حق رعایا کے شکوہ سے غض بصر کرنا (۱۲۲) پانچواں باب دعا بدرگاہ
رب الارباب فقط قیمت ۸ / (محمد عبد العظیم قلندر منتظم رسالہ واعظ)

تصانیف مولنا عندلیب آبادی صاحب

(۱) اعظم الحقوق۔ یہ مولنا مولوی محمد عبدالوہاب صاحب عندلیب کی تازہ تصنیف ہے جو باجازت شہنشاہ دکن خلد اللہ ملکہ وضاعف جلالہ شہزادہ فرخندہ فال بلند اقبال نواب اعظم جاہ بہادر کے نام نامی و اسم گرامی سے موسوم و معنون ہے۔ یہ ایک مثنوی ہے جو مثنوی مولنا روم کی بحر میں لکھی گئی ہے اسمیں تمام حقوق العباد نہایت عمدگی اور سلاست سے نظم کئے گئے ہیں جو کچھ لکھا گیا ہے قرآن وحدیث اس کا ماخذ ہے اور ہر جگہ حوالہ دیدیا گیا ہے اسمیں حسب ذیل مضامین ہیں۔

حمد۔ نعت منقبت۔ مدح۔ تمہید حقوق آنحضرت۔ حقوق الانبیاء حقوق النفس حقوق علماء حقوق حاکم حقوق رعایا حقوق والدین حقوق اولاد حقوق الزوجین۔ مردوں کے حقوق۔ عورتوں کے حقوق۔ حقوق قرابت حقوق ہمسایہ۔ مہمانونکے حقوق۔ میزبانونکے حقوق۔ حقوق السائل۔ حقوق یتامی۔ لونڈی غلامونکے حقوق۔ آقاؤں کے حقوق۔ حقوق فقراء و مساکین و مسافرین۔ حقوق احباب۔ حقوق دشمن۔ حقوق اہل کتاب۔ حقوق اہل معاملہ حقوق تجارت۔ حقوق عامہ عباد۔

(۲) حالات بیدر۔ بیدر ایک عظیم الشان دارالسلطنت تھا اور اسکی عالیشان عمارتیں اب تک اسکے نام ونمود کی ضامن ہیں۔ بیدر میں جتنے آثار قدیمہ ہیں انکو اس کتاب میں اس تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ پڑھتے وقت نقشہ سامنے آجاتا ہے

اس کتاب سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ سیر و سیاحت کیجائے تو کس نظر تحقیق سے عبرت آموز چیزوں کا مشاہدہ ہونا چاہیئے۔ قیمت ۸ ؍

(۳) سوانح علاؤالدین حسن گنگوئی بہمنی۔ دکن کی سرزمین ہمیشہ سے مشاہیر کا خمیر بنتی رہی ہے یہاں ایسے افراد پیوند خاک ہوئے ہیں جو یورپ کو ملجاتے تو آسمان پر پہنچا دئے جاتے مگر یہاں والے انکے نام سے بھی واقف نہیں۔ اسلاف کے تجربوں سے اخلاف کو بہرہ اندوز ہونیکا موقع دینا مصنفین کا خاص کام ہے مگر اسکی جانب کسی نے توجہ نہیں کی اب دوست عثمانی کی علمی سرپرستی نے یہ کتاب تیار کرائی ہے یہ سلسلہ مشاہیر دکن کا پہلا نمبر ہے اسمیں ایک غریب کسان کے تمام حالات زندگی درج ہیں جو دکن کا سب سے بڑا مستقل مسلمان فرمانروا بنا اور ایسے اثرات چھوڑ گیا کہ تا قیام قیامت دکن مسلمانوں ہی کا رہیگا۔ یہ کتاب محض ایک سوانح عمری ہی نہیں بلکہ جہاں کسی مشہور مقام کا نام آیا ہے اُسپر فٹ نوٹ ایسا دیا گیا ہے کہ اس کی مختصر تاریخ بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ لہذا یہ کہنا بجا ہوگا کہ یہ جام دکن نما ہے۔ قیمت ۴ روپئے

(۴) فخر الکلام فی نعت سید الانام۔ قصیدہ بردہ ایک مشہور قصیدہ ہے جسکا ورد حاجت کیلئے مجرب ہے۔ عندلیب صاحب ایک نادان دوست اکبر کی سادہ لوحی سے شعبان ۱۳۳۶ھ میں ایک پریشانی میں مبتلا ہوگئے تھے انہوں نے قصیدہ بردہ کے مضامین کو اردو میں نظم کرنا شروع کیا ابھی یہ کام ختم نہیں ہونے پایا تھا کہ رحمت عین رحمت ہوگئی مثنوی مولانا روم کی بحر میں منظوم ترجمہ ہے

(۵) رسالہ واعظ کی پہلی جلد۔ مذہبی مضامین کا بیش بہا ذخیرہ۔ اسکی ۹ سو کاپیاں سرکار عالی نے خرید فرمائیں۔ فی الحقیقت قابلِ دید۔ قیمت (۴ ر)

محمد عبد العظیم قلندر منتظم رسالہ واعظ شاہ علی بنڈہ حیدرآباد

2-E

۸۹۱، ۵۳۱۶

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۶ ۱۳۱۴، ۸۹۱ ع - ح

محمد عبد الوہاب

حمایت الاخلاق

[illegible] سال اول

[illegible]